© rasailojaraid.com

اہل حدیث کو وہابی کہنے پر اعتراض

(گورنمنٹ اور خواص ملک توجہ کرین)

ایک لفظ گو اچھے معنے بھی رکھتا ہو مگر جب وہ عام محاورہ مین بُرے معنی مین مستعمل ہو چکا ہو تو اسکا استعمال کسیکے حق مین (خصوصًا انکے جو اسکو برا سمجھین) جائز نہین ہے۔ اور اس استعمال سے اگر عام لوگونکو روکنا مشکل ہے بلکہ وہ اور بھی انکے ضد و کد اور روکنے والے کی چڑ کا باعث ہو جاتا ہے) مگر خواص (اہل تہذیب و مدعیان انصاف) کو جو جائز و ناجائز کے پابند ہون اُسکے استعمال سے روکنے کا ہر ایک کو حق ہے

اسکی مثالین عربی فارسی انگریزی ہندی وغیرہ زبانون کے بہت ذومعانی الفاظ مین جنکے اچھے معنی بھی ہو سکتے ہین۔ پر وہ زیادہ تر بُرے معنے مین مستعمل ہونیکے سبب کسیکی حق مین (خصوصًا انکے جو انکو برا سمجھین) بولنے جائز نہین سمجھے جاتے جیسے عربی مین لفظ کافر ہے جو اپنے اصلی اور پرانے استعمال کی رو سے بری چیز سے انکار کرنے کے معنے بھی رکھتا ہے جو اچھے معنے مین اور اس معنی کی نظر سے قرآن مجید مین مومنون پر جو طاغوت

فمن یکفر بالطاغوت و یومن باللہ (بقرہ ۳۴) کفرنا بکم الآیۃ (ممتحنہ ع ۱)	اور ادیان باطلہ سے منکر ہین اس لفظ کا اطلاق پایا گیا ہے مگر

چونکہ پچھلے زمانون مین یہہ لفظ حق سے انکار کرنے کے معنے مین جو امر بد ہے زیادہ تر مستعمل ہو گیا ہے ۔ لہذا اب اسکا استعمال کسی خاص شخص کی نسبت جائز نہین سمجھا جاتا۔ ایسا ہی لفظ رافضی بحق اہل تشیع ہے اور لفظ خارجی بحق اہل سنت۔ ایسا ہی ہندی محاورہ مین لفظ جلال خور ہے جسکی اصلی معنے حلال کہا نیوالے کے ہین

٭ ان آیات اور ان معنی کفر کی تفصیل اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰ جلد ۴ مین بعنوان مضمون "کفر و کافر" بخوبی ہو چکی ہے۔

© rasailojaraid.com

(جنمین کوئی برائی نہین) مگر چونکہ اس کا استعمال بر طبق عکس نہند نام زنگی کا فور
ایکجرام خور قوم (چوہڑون) کے حق مین ہوگیا ہے - لہذا اسکا اطلاق کسی ہندو یا
مسلمان پر جائز نہین سمجہا جاتا

ایسے ہی فارسی مین الفاظ "ثالث بالخیر - کریم الطرفین - وغیرہ وغیرہ" جنکی تشریح
کی حاجت نہین اور بعض کی تشریح سے تہذیب مانع ہے

ان ہی الفاظ مین سے لفظ وہابی ہے جو اہل حدیث ہندوستان کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے
اس لفظ کے اگرچہ اچہے معنے بہی ہو سکتے ہین یعنے وہاب والا یا بندہ خدا جو اسکے لغوی معنے
ہین مگر دو معنی اسکے برے بہی ہین جنمین وہ اب عموماً استعمال کیا جاتا ہے -

انمین سے ایک معنی کو تو مذہبی محاورہ مین برا سمجہا جاتا ہے دوسری معنے کو پولیٹیکل اصطلاح
مین مذہبی محاورہ مین اسکے معنی محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیرو کے سمجہے جاتے ہین
جسکو اکثر مسلمانان ہند و عرب و روم و مصر دائرہ اسلام سے خارج سمجہتے ہین - اور
اسکے عقائد و اعمال یہہ بیان کرتے ہین کہ وہ معجزات انبیا و کرامات اولیا کا منکر تہا - اور تمام
مسلمانون کا (جو اسکے اعتقاد سے مخالف تہے) قاتل و مکفر -

پولیٹیکل محاورہ مین اسکے معنے باغی و بدخواہ سلطنت کے لیے جاتے ہین - جسکی مناسبت پہلے
معنے مذہبی سے یہ بیان کی جاتی ہے - کہ محمد بن عبدالوہاب ایسا ہی تہا سلطنت روم کا وہ
باغی [illegible] رہا اس سے لڑا اور مکہ معظمہ پر متغلب ہوگیا جسکو آخر محمد علی پاشا مصر نے
مغلوب کیا -

اور چونکہ اہلحدیث ہند مین یہہ دونو بری معنے پائے نہین جاتے نہ وہ معجزات و کرامات کے
منکر ہین نہ کسی اہل قبلہ کے (جو انکا اعتقاد مین مخالف ہو) مکفر ہین - اور نہ کسی گورنمنٹ
کے جسکی ظل حمایت مین رہین (مخالف مذہب و غیر مسلم کیون نہو) وہ باغی ہین - اور کم سے
کم یہہ کہ وہ دونو معنے سے اپنی برات و انکار ظاہر کرتے ہین - لہذا اپنے حق مین وہ اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لفظ کی استعمال جائز نہین جانتے - اور اسکو لائبل لفظ خیال کرتے ہین - جیسا کہ موزہ لفظ کا ذکر یا مسلمان لفظ حلال خور کو - اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور خواص ملک سی وہ اصرار کے ساتھہ یہہ درخواست کرتے ہین - کہ وہ اس لفظ سی اس گروہ کو مخاطب نکیا کرین - خصوصیت کی ساتھہ ان کو مخاطب کرنا ہو تو لفظ اہل حدیث جو انکا صحیح خطاب ہی - چنانچہ مضمون اہل حدیث قدیم ہین یا جدید انکو اسی مضمون کے بعد سے رسالہ ہی مخاطب کیا کرین -

ہر چند - ہمارے مہربان گورنمنٹ (جسکو گروہ اہل حدیث سی بد ظنی نہین ہے اور وہ اس گروہ کو بھی ایسا ہی خیرخواہ و مطیع سلطنت سمجھتی ہے جیسا کہ اور مسلمانون کو) یہہ لفظ اس گروہ کی نسبت ان معنے کے ارادہ سے استعمال نہین کرتی - صرف اس فرقہ کے اس نام سے مشہور ہونے کے سبب یہہ لفظ انکے حق مین بولتی ہے (چنانچہ گورنمنٹ پنجاب نے اپنے *نمبر کا مجریہ ۲۹ اکتوبر ۱۸۷۶ع مین اور گورنمنٹ ممالک مغرب و شمال و اودہ نے اپنے *یادداشت نمبری ۲۷ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۸۶۲ع مین اس امر کا اظہار کیا ہے) اور اسی طور پر بعض خواص ملک (جنکو گروہ اہل حدیث سی کوئی مذہبی وغیرہ عناد نہین ہے) صرف شہرت عام کی نظر سے اس لفظ کو ان کے حق مین استعمال کرتے ہین - ولیکن چونکہ یہ لفظ ایک مدت سی برے معنے مین مشہور ہو چکا ہے اور جہان کہین گورنمنٹ کی تحریرات و احکام مین اس گروہ کے مخالفین اس گروہ کی نسبت یہہ لفظ مستعمل دیکھتے ہین - وہان اس لفظ کے یہی معنی وہ لوگ قرار دیتے ہین (گو گورنمنٹ کے ارادہ مین وہ معنی نہون) اور ان ہی لوگون کی تقلید و پیروی بعض افسران گورنمنٹ (جو گورنمنٹ کی اصول و پالسی کا لحاظ نہین کرتے) اختیار کرکے اس فرقہ کو اس لفظ سی یاد کرتے اور حقارت سی دیکھتے ہین - لہذا یہہ فرقہ گورنمنٹ کا دلی خیر

* یہہ تحریرات بعینہا معہ ترجمہ خاتمہ مضمون مین منقول ہین -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خیر خواہ گورمنٹ سے اس درخواست کرنے کی جرأت کرتا ہے۔ کہ گورمنٹ اپنی خیر خواہ رعایا کی نسبت ایسے لفظ کا استعمال جسکو فساد پسند و بدنیت لوگ بُرے معنے پر حمل کرتے ہیں قطعاً ترک کرے۔ بلکہ اس مضمون کا سرکلر مشتہر و متداول کردے کہ سرکاری احکام و تحریرات میں اس خیر خواہ فرقہ کی نسبت یہہ لفظ قطعاً تحریر میں نہ آوے۔ اور اس فرقہ کو خصوصیت کے ساتھہ مخاطب کرنا ہو تو بلفظ اہل حدیث (جو ان کا پُرانا خطاب ہے اور بجز اس کے وہ اپنا قومی خطاب اور کوئی پسند نہیں کرتے) مخاطب کیا کریں۔

یہہ درخواست گورمنٹ کے نیوٹرل (غیر طرفدار) ہونے کے مخالف نہیں کیونکہ اسمین نہ اس امر کی التجا کی گئی ہے کہ گورمنٹ خود انکا مذہبی ایڈریس اہلحدیث مقرر کرے۔ اور انکو فرقہ ناجیہ یا آرتھوڈاکس مین مین شامل و داخل کرے۔ اور نہ اس امر کی التجا ہے کہ وہ دوسرے اہل مذاہب کو اس امر پر مجبور کرے۔ بلکہ اسمین صرف اس امر کی درخواست ہے کہ انکی نسبت پولیٹیکل لفظی اشتباہ کو (جو باوا قفون کو ہے) اٹھا دے اور اس گروہ کا قومی خطاب (جس سے گورمنٹ انکو خود پکارنا چاہیے) اہل حدیث مقرر کرے۔

یہہ درخواست بعینہ اس درخواست کی مانند ہے کہ کوئی گورمنٹ کا خیر خواہ جسپر کسی قسم کا پولیٹیکل اشتباہ ہو اپنے رفع اشتباہ کی درخواست کرے یا کوئی قومی مجلس یا سوسائٹی اپنی سوسائٹی کا کوئی نام خود مقرر کرے۔ اور اس نام کی گورمنٹ سے رجسٹری کرانے کی درخواست کرے (جیسے محمڈن ایسوسی ایشن۔ یا ریفارمر ایسوسی ایشن۔ یا انجمن اسلامیہ۔ یا انجمن ہمدردی۔ یا انجمن رفاہ عام وغیرہ وغیرہ)

اس درخواست کیطرف توجہ کرنے کے وقت شاید امور ذیل امور تنقیح قرار دئے جاوین۔

اوّل۔ یہہ لفظ ان بُری معنے خصوصاً دوسرے معنے مین (جس سے گورمنٹ کو تعلق ہے) مستعمل ہے؟

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دوم یہ قوم اس لفظ کا اپنے حق مین استعمال ہونا برا جانتی ہے؟

سوم یہہ قوم اس لفظ کے دوسرے معنے سے (جنکو گورنمنٹ سے تعلق ہے) بری ہے؟ اور اس سے وہ اپنی برأت ظاہر کرتی ہے؟ - اور خیر خواہی گورنمنٹ کا دم بھرتی ہے؟ -

ہم مضمون مین ان امور کی تائیدات بطور نوٹ گورنمنٹ مین پیش کرتے ہین - گورنمنٹ اپنی تنقیح و تحقیق کے وقت اگر وہ تحقیق کرنا چاہے اِنُ کو پیش چشم رکھے -

(تائید امر اول)

امر اول کی تائید مین ہم ڈاکٹر ہنٹر صاحب (ممبر کونسل واضع قانون) کا وہ رسالہ پیش کرتے ہین جسمین انہون نے یہہ دعوی کیا اور اس قوم کو گورنمنٹ کا بدخواہ قرار دیا ہے اس رسالہ سے بہت سی افسران گورنمنٹ نے دہوکا کہایا اور یہہ سمجھہ لیا ہے کہ وہابی گورنمنٹ کے باغی کا نام ہے - یا گورنمنٹ سے بغاوت وہابیون کا کام ہے جِسکو آنرایبل سید احمد خان سی ایس آئی نے عمدہ تفصیل سے اٹہایا اور خوب ثابت کر دکہایا ہے کہ یہہ فرقہ جسکو وہابی کہا جاتا ہے گورنمنٹ کا مخالف نہین - اور ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے ناواقفی کے سبب دہوکا کہایا ہے

اس امر کی موید بعض متعصب اخبارات اور گروہ اہلحدیث کے مخالفین مذہب کے تحریرات بہی ہین جن مین وہ وہابیون کو گورنمنٹ کا مخالف و بدخواہ قرار دیتے ہین مگر ہم ان اخبارات و تحریرات کو بالفعل پیش کرنا نہین چاہتے - اور اپنی ملکی

* آنرابل سید احمد خان صاحب کے جوابات کا خلاصہ ہمارے رسالہ نمبر ۶ جلد ۲ کے ضمیمہ مین اور رسالہ نمبر ۱ جلد ۳ مین بضمن مضمون ہندوستان کے حدیث پر عمل کرنے والے وہابی نہین منقول ہو چکا ہے اس مضمون مین بہی اسکا ایک حصہ منقول ہوگا -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یا مذہبی بھائیون کی شکایت آپ نہین کرتے کر ان لوگون کو یہہ لحاظ نہین ہے

(تائید امر دوم)

یہ امر عموماً مشہور ہے کہ اس لفظ کو کوئی اہلحدیث اپنی نسبت بولنا پسند نہین کرتا - اور عند الاستفسار کوئی وہابی نہین کہلاتا اس دعویٰ پر ایک بڑی روشن دلیل یہہ کہ مردم شماری کے وقت اس گروہ کے کسی پڑھے لکھے آدمی نے اپنے آپ کو وہابی نہین لکھایا باوجودیکہ اس گروہ کی تعداد ملک ہندوستان مین لاکھ سے بڑہکر تھی - بعض ان پڑھ لوگون نے اپنے آپ کو وہابی کہا یا ہے تو یہہ ان کی ناواقفی کا نتیجہ ہے وہ لوگ عوام مین لفظ وہابی کے کسی معنے اچھے یا برے سے واقف نہین جو لفظ لوگون سے اپنے حق مین سنا وہی لکھا دیا - ان لوگون کا مذہبی امور مین کچھہ اعتبار نہین ہے -

آنرابیل سید احمد خان سی ایس آئی نے جو ڈاکٹر ہنٹر کے مقابلہ مین لفظ وہابی کو تسلیم کر لیا ہے تو وہ بھی بطور فرض و تنزل تسلیم کیا ہے ورنہ وہ بھی خوب جانتے ہین کہ اس گروہ کا اصلی نام اہلحدیث ہے - اسی رسالہ مین چھہ سات دفعہ وہ خود انکا یہی نام لکھہ چکے ہین - چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰ جلد ۲ مین بضمن مضمون "ہندوستان کے اہلحدیث وہابی نہین" - اصل کلام آنرابیل صاحب منقول ہو چکا ہے -

اسی تسلیم و تنزل پر کسی شاعر گروہ اہلحدیث کا کلام مبنی ہے جس نے نظم مین یہہ کہا ہے ؎ "وہابی کا معنے ہے رحمان والا کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا" ورنہ حقیقت مین اسکو بھی اپنے وہابی ہونیکا اقبال نہ تھا -

دوسری دلیل اہلحدیث کے اس لفظ وہابی کو پسند نہ کرنے کی یہہ ہے کہ ۱۸۶۷ء مین جو درخواست متضمن خیر خواہی گورنمنٹ تین سو اشخاص اہلحدیث کیطرف سے گورنمنٹ پنجاب مین پیش ہوئی تھی جسکا جواب مین وہ سرکلر مورخہ ۲۹ - اکتوبر ۱۸۶۷ء جاری

٭ اسپر دلیل یہہ ہے کہ وہابی فرقہ کو (جو در حقیقت نجدیون کا نام ہے) تو وہ مضمون نمبر ۲ مین تہذیب الاخلاق نمبر ۲ جلد ۴ صفحہ ۲۹ سطر ۱۲ مین بدعتی فرقہ منا قرار دے چکے ہین - پھر انکا اپنے آپکو حقیقۃً وہابی مان لینا کیونکر ممکن ہے -

© rasailojaraid.com

ہوا تہا اسمین بہی اس لفظ سی اس گروہ کا انکار موجود ہے۔ جسکو گورنمنٹ نے بہی تسلیم کیا اور پہر اس لفظ سی انکو مخاطب کرنے پر عذر کیا۔

تیسری دلیل۔ گورنمنٹ ممالک شمال و اودہ کی سالانہ رپورٹ مین رسالہ اشاعۃ السنۃ کے ذکر مین اڈیٹر کو وہابی کے خطاب سی یاد کیا گیا تو ہم نے بذریعہ خاص عرض اصلیت اس لفظ سی اپنا اور اپنی قوم کا متنفر و بیزار ہونا ظاہر کیا۔ جسپر سکرٹری گورنمنٹ نے اپنی اس یادداشت نمبر ۲۷۹ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۸۸۲ع مین عذر کیا۔ اور آیندہ اس لفظ کہنے سی احتیاط عمل مین لانیکا وعدہ دیا۔

چوتہی دلیل جو سب سے زیادہ روشن و قوی ہے یہہ ہے کہ رسالہ اشاعۃ السنۃ جو گروہ اہلحدیث کیطرف سی گورنمنٹ مین وکیل ہے عرصہ نو سال سی پکار رہا ہے کہ اس گروہ کو اس لفظ کی استعمال سی سخت نفرت ہے ۱۸۷۹ع مین اوس نے بضمن ضمیمہ رسالہ نمبر ۶ جلد ۲ بڑے شد و مد سے اس تنفر و انکار کو ظاہر کیا اور خوب ثابت کر دیا کہ اس قوم کو اس لفظ سی مخاطب کرنے کی کوئی وجہ نہین۔

پہر ۱۸۸۱ و ۱۸۸۲ مین اوس نے اس عنوان کے کہ "ہندوستان کے حدیث پر عمل کرنے والے وہابی نہین" چار نمبر مضمون شایع کیے۔ جو رسالہ نمبر ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ جلد ۴ اور نمبر ۱ و ۲ جلد ۵ مین درج ہین۔ جنمین عقلی و نقلی دلائل اور تاریخی شہادتون سے ثابت کیا گیا ہے کہ یہہ لوگ اس لفظ کو بہت برا جانتے ہین اور کسی وجہ سی وہ اس لفظ کی استعمال کے محل نہین ہو سکتے پہر اسی ۱۸۸۲ عیسوی مین مضمون "لارڈ رپن اور وہابی" مین ان کے انکار کا اظہار کیا پہر ۱۸۸۳ مین جلد ۶ کے متعدد پرچون مین اس انکار کو مشتہر کیا۔ اور خاصکر نمبر ۱ جلد ۶ مین اس گروہ کے ایک سر گروہ مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کا گورنر حجاز (کمانڈر چیف عربستان) کی اجلاس مین عین مکہ مکرمہ مین وہابیت سے جسکو اعتزال سے تعبیر کیا گیا ہے انکار *

* [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرنے اور اس سے بری ہونے کو مشتہر کیا - اور اسکی تائید مین گورنر حجاز کاتر کی زبان مین سرکلر شائع کیا - جو اس مضمون کے خاتمہ مین منقول ہوگا -

اشاعۃ السنۃ کے ان پرچون پر پڑہنے کے بعد کوئی اس دعوی مین شک نہین کرسکتا کہ اس گروہ کو اس لفظ کی استعمال سے سخت نفرت و انکار ہے

تائید امر سوم

اس امر کی تائید گورنمنٹ کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت نہین - گورنمنٹ بخوبی واقف ہے کہ اس گروہ کے اعیان و مقتدا اون نے نازک وقتون مین گورنمنٹ کی خیر خواہی و وفاداری ثابت کر دکہائی ہے - اور عین طوفان بے تمیزی کے وقت گورنمنٹ کی مخالفت نہین کی - لیکن ہم اپنے ناظرین اور بعض ناواقف عہدہ داران گورنمنٹ کے لیے چند ایسی واقعات و دلائل پیش کرتے ہین جن سے اس قوم کا خیر خواہ گورنمنٹ ہونا - اور بدخواہی و مخالفت سے بری ہونا ثابت ہوتا ہے

(۱) غدر ۱۸۵۷ء مین کسی اہل حدیث نے گورنمنٹ کی مخالفت نہین کی - بلکہ پیشوایان اہلحدیث نے مین اس طوفان بے تمیزی مین ایک شخص یورپین لیڈی کی جان بچائی - اور عرصہ کئی مہینے تک اسکا علاج معالجہ کرکے تندرست ہونیکے بعد سرکاری کیمپ مین پہنچایا ہے - اسکی تصدیق مین سرکاری چہٹیات موجود ہین جو اس مضمون کے خاتمہ پر معہ ترجمہ نقل کی جاوینگی -

(۲ سے ۵) ریاست بہوپال نے (جو زمانہ نواب سکندر بیگم مرحومہ سے اہلحدیث کی ریاست کہلاتی ہے) زمانہ غدر مین گورنمنٹ کو خوب مدد دی (۳) پہر کابل کی لڑائی مین فوج وغیرہ سے معاونت کی (۴) اور اب تہوڑا عرصہ گذرا ہے کہ مہدی سودانی کے مقابلہ کے لیے مستعدی ظاہر کی - جسکی تصدیق سرکاری تحریرات سے بخوبی ہوسکتی ہے - (۵) اور ابتدا جنگ کابل سے آجتک بہوپال سے عربیون ترکیون اور ولائتیون کی آمد و رفت موقوف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

موقوف کر دی۔

(۶) اس قوم کا وکیل سرکار رسالہ اشاعۃ السنہ عرصہ سات سال سے اپنے متعدد پرچون مین گورنمنٹ کی خیر خواہی کے مضامین شایع کر رہا ہے۔ جن مین اصول مذہب اسلام (قرآن و حدیث) سے وہ ثابت کرتا ہے کہ برٹش گورنمنٹ سے مسلمانان ہند کو لڑنا اور انکے مخالفون کو مدد دینا جائز نہین۔ ان مضامین ہفت سالہ کی فہرست جنرل انجمن پنجاب نمبر ۱۵۔ جلد ۵ مطبوعہ ۲۵ دسمبر ۱۸۸۵ع مین شائع ہوئی ہے۔ اور ان مضامین پر گورنمنٹ پنجاب کا اعزاز نامہ متضمن شکریہ یہی ایڈیٹر کے نام صادر ہو چکا ہے جسکی نقل اس مضمون کے خاتمہ مین ہو گی۔

(۷) اس قوم اہلحدیث کی خادم (خاکسار ایڈیٹر) نے اس مضمون مین "کہ برٹش گورنمنٹ سے کسی مسلمان ہند کو جہاد کرنا جائز نہین" (چہ جای فساد) ایک خاص رسالہ "اقتصاد فی مسائل الجہاد" تالیف کیا ہے جسکو ایک یورپے جنٹلمین فاضل جی ڈبلیو ڈاکٹر لیٹنر صاحب بہادر بانی مبانی یونیورسٹی پنجاب اور پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور انگریزی مین ترجمہ کر رہے ہین اور وہ بہت جلد شائع ہونے والا ہے۔ اس رسالہ کا ذکر بھی اس نمبر جنرل انجمن پنجاب اور اخبار پایونیر وغیرہ ولیسی اخبارات مین ہوا اور ہو رہا ہے۔

ہر چند اس مضمون کے رسائل گورنمنٹ اور ملک کے اور خیر خواہون نے بھی لکھے ہین۔ ولیکن جو ایک خصوصیت اس رسالہ مین ہے وہ آجتک کسی تالیف مین (جو ہمارا مین آئی ہین) پائی نہین جاتی وہ یہ ہے کہ یہ رسالہ صرف مولف کا خیال نہین رہا اس گروہ کے عوام خواص نے بلکہ اسلام کے اور مختلف فرقون کے خواص نے بھی اسکو پسند کر لیا اور اس سے اپنے ارا کا توافق ظاھر کیا ہے۔ اس توافق راے حاصل کرنے کے لیے مؤلف (خاکسار) نے عظیم آباد پٹنہ تک ایک سفر کیا تہا جسمین لوگون کو یہہ رسالہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سُنا کر اتفاق حاصل کیا - اور جہان خود نہین پہنچا وہان اس رسالہ کی متعدد کاپیان ارسال کرکے توافق حاصل کیا اور ۱۸۷۹ء مین بذریعہ ضمیمہ اشاعۃ السنۃ اس رسالہ کی اصل اُصول مسائل کو مشتہر کرکے لوگون کو اسپر متفق کیا - اس وجہ سے یہہ رسالہ عوام وخواص مین کامل درجہ کا پاپولر (عام پسند) ہوگیا ہے - اور یہہ امر اس مضمون کے کسی رسالہ مین آجتک پایا نہین گیا -

(۸) اس گروہ اہلحدیث کی خیرخواہ و وفادار رعایا برٹش گورنمنٹ ہونے پر ایک بڑی روشن اور قوی دلیل (جو اور کسی اسلامی فرقہ کی وفاداری پر پائی نہین جاتی) یہہ ہے کہ یہہ لوگ برٹش گورنمنٹ کی زیر حمایت رہنے کو اسلامی سلطنتون کے ماتحت رہنے کی (بلحاظ امن و آزادی روزافزون ترقی بلحاظ مذہب) بہتر سمجھتے ہین اور اس امر کو اپنی قومی وکیل اشاعۃ السنۃ کے ذریعہ سے (جسکی نمبر ۱۰ جلد ۶ مین اس امر کا بیان ہوا ہے اور وہ نمبر ہر ایک لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا مین پہنچ چکا ہے) گورنمنٹ پر بخوبی ظاہر ومدلل کر چکے ہین جو آجتک کسی اسلامی فرقہ رعایا گورنمنٹ نے ظاہر نہین کیا اور نہ آیندہ کسی سے اسکے ظاہر ہونیکی امید ہوسکتی ہے

ان واقعات و دلائل خصوصاً دلیل ہفتم و ہشتم علی الخصوص دلیل ہشتم مین غور کرنے کے بعد کسیکو اس قوم کے دلی خیرخواہ گورنمنٹ ہونے مین شک باقی نہین رہ سکتا اور نہ اس قوم کی نسبت کوئی بدخواہی کی بدگمانی رہ سکتی ہے -

شاید ان دلائل کے مقابلہ مین اس گروہ کے مخالفین بعض سرحدی واقعات اور پٹنہ کے بعض مقدمات کو پیش کرین - ولیکن وہ واقعات اور مقدمات ان دلائل کا دو وجہ سے مقابلہ نہین کرسکتے - وجہ اول یہ کہ وہ حالات و مقدمات مشتبہ ہین ان سے گروہ اہلحدیث کے کسی شخص کی نسبت کوئی یقینی اور طمانیت بخش نتیجہ نہین نکل سکتا

© rasailojaraid.com

اور نہ کوئی الزام قائم ہوسکتا ہے۔ وجہ دوم یہہ کہ اگر ان حالات مقدمات کو مشتبہ نکہین یقینی نتیجہ کا مثبت تسلیم کرلین تو بہی ان سے عام گروہ اہل حدیث پر الزام قائم نہین ہوسکتا۔

تفصیل وجہ اول

وجہ اول کو انرایبل سید احمد خان سی ایس آئی نے رسالہ ڈاکٹر ہنٹر کے جواب مین نہایت مفصل و مدلل کردیا ہے اس وجہ کی تفصیل مین ہم انہی کے رسالہ مطبوعہ لنڈن کی عبارت نقل کرتے ہین۔ اس رسالہ مین بصفحہ ۱۵ بمقابلہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے اس دعوے کے کہ سرحد بغاوتون مین پہاڑی قومون کے ساتہہ وہابیونکی سازش ہی پائی جاتی ہین۔ ہندوستان کے گوشہ شمال و مغرب کی سرحد پر جو پہاڑی قومین رہتی ہین وہ سنی المذہب حنفی قومین ہین اور اور لوگ ان کے ہم مذہب جسقدر ہندوستان مین رہتے ہین ان سب مین وہ قومین اپنے مذہب کی پابند زیادہ ہین۔ اور جس طرح پر ان قومون کو اپنے مخالف مذہب مسلمانون سے عداوت ہے چنانچہ یہہ قوم اپنے مذہب مین اس قدر سخت ہے کہ اگر کوئی اور شخص انکے ملک مین جاوے تو جب تک وہ اپنے مذہبی عقاید کو مثل انکے نہ کرلے اس وقت تک نہ ان اسکی جان و مال کی خیر نہین ہوتی۔ چند سال کا عرصہ ہوا کہ ایک میرے دوست حاجی سید محمد مرحوم شافعی المذہب ساکن حاجی پور اتفاق سے سرحد کی انہین قومون مین گئے تہے مجہہ سے کہتے تہے کہ مجہکو شافعی ہونے کے سبب سے اس قوم مین طرح طرح کی مصیبتین اٹہانی پڑین ان قومون

✱ اس رسالہ کی اردو عبارت کو ہم پہلے بہی اشاعۃ السنۃ جلد ۴ کے نمبر ۱۱ و ۱۲ مین نقل کر چکے ہین اور تکرار ہماری عادت نہین لیکن چونکہ اس مضمون کے انگریزی حصہ مین بالحاظ انگریزی خوان ناظرین خصوصاً گورنمنٹ اصل انگریزی عبارت کو نقل کرنا پڑا تو اسکی تبعیت و معیت مین اردو حصہ مین اردو عبارت کا نقل کرنا بہی مناسب نظر آیا۔ اور نیز ہم جانتے ہین کہ بعض ناظرین کو وہ نمبر جنمین یہ عبارت اردو نقل ہوچکی ہے میسر آیا ہو یا انکو اسکے تلاش و بہم رسانی مین تکلیف ہو۔

نکے تین فرقون سے عداوت ہے اس قدر اور باقیماندہ فرقون کو اپنے مخالفون ۲

دیہات وقصبات بلکہ خاص مساجد مین امن تلاش کرتا تہا لیکن مجہکو درصل مسجد مین بہی امن معلوم ہوتا یہہ پہاڑی قومین حنفی لوگون کے فروعات کو بجاے اصول کے سمجہتے ہین چنانچہ انہین فروعات حنفیہ مین سے ایک کتاب درمختار ہے جو سنہ ۱۰۷۱ھ یا سنہ ۱۶۶۱ع مین لکہی گئی تہی اور فروعات حنفیہ مین سے یہہ کتاب نہایت معتبر اور معتمد علیہ ہے اس کتاب مین چند اشعار عربیہ اس مضمون کے درج ہین جن مین فروعات حنفیہ کو اور آئمہ کے فروعات پر ترجیح دی ہے اور اوروں کو برا لکہا ہے انہین شعروں مین سے ایک شعر کا ترجمہ* یہہ ہے "خدا کی لعنت اور قہر بے شمار اس شخص پر جو امام ابوحنیفہ کے مذہب کا پیرو نہین ہے" یہہ پہاڑی قومین اولیاکرام کے مقابر اور مزاروں کو خصوصاً پیر بابا کے مقبرہ کو جو بونیر مین ہے اور کاکا صاحب کے مزار کو جو کوٹہ مین ہے نہایت خلوص عقیدت سے پوجتے ہین اور مجہکو صدہا پہاڑی لوگون کے دیکہنے کا اتفاق ہوا لیکن میری نظر سے آجتک کوئی پہاڑی پٹہان ایسا نہین گذرا جو سواے حنفی مذہب کے اور کسی مذہب کا پیرو ہو یا وہابیت کی جانب ذرا بہی میلان خاطر رکہتا ہو البتہ حیات افغانی مین جسکو گورنمنٹ کی ایک خیرخواہ اور ملازم مسلمان نے اردو زبان مین تصنیف کیا ہے (جو سنہ ۱۸۶۷ع مین لاہور مین چہپی ہے) یہہ فقرہ لکہا دیکہا ہے چند عرصہ سے ملا سید میر کوٹہ کے پیرو وہابی سمجہے جاتے ہین اور اخوند سوات کے پکے پیرو جو حنفی المذہب ہین ملا سید میر کے معتقدین کو گمراہ سمجہتے ہین اور کیشر عثمانزئی اور ناصر اللہ کی اولاد وغیرہ جو گڑہی اسمعیل کا باشندہ تہا ملا سید میر کے طرفدار اور باقی پہاڑی قومین اخوند سوات کی پیرو ہین۔ پس اسی فقرہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سرحدی قومون کے عقیدے مین وہابیت کا نام کو بہی اثر نہین ہے بایں لحاظ اس بات کا ہرگز گمان نہین ہوسکتا کہ سرحد کے پٹہانون اور وہابیون مین کسیطرح سازش ہوسکتی ہے چنانچہ سنہ ۱۸۲۴ع مین وہابیون نے پہاڑون مین جاکر قیام کیا اور انہون نے اس بات کا قصد کیا کہ سکہون پر ہم لوگ جہاد کرین اور شہید ہون

* اصل شعر یہ ہے۔ فلعنة ربنا اعداد رمل + علی من رد قول ابی حنیفة یعنے بقدر شمار ریگ بیابان اس شخص پر خدا کی لعنت ہو جو امام ابوحنیفہ کے قول کو رد کرے۔ نعوذ باللہ من ہذا الغلو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیکن چونکہ پہاڑی قومین ان کے عقاید کے مخالف تہین اس لیئے وہ وہابی ان پہاڑیون کو ہرگز اس بات پر راضی نہ کرسکے کہ وہ ان کے مسائل کو بہی اچہا سمجہتے مگر چونکہ وہ سکہون کے جور و ستم سے نہایت تنگ تہی اس سبب سے وہابیون کے اس منصوبہ مین وہ بہی شریک ہوگئی کہ سکہون پر حملہ کیا جاوے اور آخرکار وہابیون اور پہاڑیون نے متفق ہوکر سکہون پر حملہ بہی کیا لیکن چونکہ یہہ قوم مذہبی مخالفت مین نہایت سخت ہی اس سبب سے اس قوم نے اخیر مین وہابیون سے دغا کرکے سکہون سے اتفاق کرلیا اور مولوی محمد اسمعیل صاحب اور سید احمد صاحب کو شہید کیا پس ان باتون کو ذرا اچہی طرح یاد رکہنا چاہیے کیونکہ ان سے وہابیون کی وہ تاریخ بخوبی معلوم ہوتی ہے جس کو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے پہاڑی قومون کے ساتھ وہابیون کی سازش خیال کیا ہے ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اپنی کتاب کے پہلے باب مین وہابیون کے باغی لشکر قائم ہونے کی ایک کیفیت بیان کی ہے مگر چونکہ مجہکو اس تحریر مین چند در چند شبہے ہین اس لیے مین بہی ہندوستان کے وہابیون کی ایک مختصر کیفیت لکہتا ہون اور جب تک مین ایک مختصر کیفیت وہابیون کی نہ بیان کرون گا اسوقت تک یہہ بات اچہی طرح نہین کہلیگی کہ ڈاکٹر صاحب کو کن امور مین دہوکا ہوا ہے اور اس معاملہ مین اصلی کیفیت کو ڈاکٹر صاحب نے کس مبالغہ اور زیادتی کے ساتہ بیان کیا ہے۔ ہندوستان کے وہابیون کی تاریخی کیفیت پانچ زمانون سے متعلق ہے پہلا زمانہ سنہ ۱۸۲۳ء سے شروع ہوتا ہے اور سنہ ۱۸۳۱ء تک پورا ہوتا ہے اور یہہ وہ زمانہ ہے جسمین مولوی محمد اسمعیل صاحب اور سید احمد صاحب نے ان سکہون پر جہاد کیا تہا جو اپنے مسلمان رعایا کو تکلیف پہونچاتے تہے اور انتہا اس زمانہ کی اس وقت تک ہوئی جب کہ پشاور دوبارہ ان کے پیرون کے ہاتہ سے نکل گیا۔

دوسرا زمانہ سنہ ۱۸۳۱ء سے سنہ ۱۸۳۱ء تک یعنی پشاور کی فتح ثانی سے لیکر مولوی محمد اسمعیل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صاحب اور سید احمد کی وفات تک ہے۔

تیسرا زمانہ اس وقت سے شروع ہوتا ہے جبکہ یہہ دونو بزرگ شہید ہوئے اور انتہا اس زمانہ کی اس وقت تک ہی جب کہ گورنمنٹ انگریزی پنجاب پر قابض ہوئے اور وہابی لوگ معہ عنایت علی اور ولایت علی کے سرحد سے اپنے گہرون کو بہیجے گئے یعنے ۱۸۳۱ء سے لیکر ۱۸۴۷ء تک ہے

چوتہا زمانہ اس وقت سے مراد ہے جب کہ ولایت علی اور عنایت علی نے دوبارہ سرحد پر حملہ کیا اور انتہا اس زمانہ کی ان دونون کے مارے جانے تک ہوئی - پانچوان زمانہ حال کا زمانہ ہے جسکو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے صریح غلطی سے وہابیون کی بغاوت کا زمانہ بیان کیا ہے

پس ان پانچون زمانون مین وہابیت کا پہلا زمانہ نہایت عمدہ تہا اور جو کام اس زمانہ کے وہابی کرتے تہے ان سے گورنمنٹ انگریزی واقف تہی اور کسیطرح ان لوگون کیطرف گورنمنٹ کی بدخواہی کا گمان نہین ہوتا تہا - چنانچہ اس زمانہ مین علے العموم مسلمان لوگ عموماً کو سکہون پر جہاد کرنے کی ہدایت کرتے تہے تاکہ وہ اپنے ہموطن مسلمانون کو اس قوم کے ظلم و تعدی سے نجات دین -

اس زمانہ مین مجاہدین کے پیشوا سید احمد صاحب تہی مگر وہ واعظ نہ تہے - واعظ مولوی محمد اسمعیل صاحب تہے جن کی نصیحتون سے مسلمانون کے دلون مین ایک ایسا ولولۂ اثر خیز پیدا ہوتا تہا جیسا کہ کسی بزرگ کرامت کا اثر ہوتا ہے - مگر اس واعظ نے اپنے زمانہ مین کبہی کوئی لفظ اپنی زبان سے ایسا نہ نکالا جس سے انکے ہم مشربون کی طبیعت ذرا بہی گورنمنٹ انگریزی کیطرف سے منحرف ہو کر برافروختہ ہو بلکہ ایک دفعہ وہ کلکتہ مین سکہون پر جہاد کرنے کا وعظ فرما رہے تہے اثنا وعظ مین کسی شخص نے ان سے دریافت کیا کہ تم انگریزون پر جہاد کرنے کا وعظ کیون نہین کہتے وہ بہی تو کافر ہین - اس کے جواب مین مولوی محمد اسمعیل صاحب نے فرمایا کہ انگریزون کے عہد مین مسلمانون کو کچہہ اذیت نہین ہوتی اور چونکہ ہم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انگریزون کے رعایا ہین اس لیے ہم پر اپنے مذہب کی رو سے یہہ بات فرض ہے کہ انگریزون پر جہاد کرنے مین ہم کبہی شریک نہون - پس اس زمانہ مین ہزارون مسلح مسلمان اور بے شمار سامان جنگ کا ذخیرہ سکہون پر جہاد کرنے کے واسطے ہندوستان مین جمع ہوگیا مگر جب صاحب کمشنر اور صاحب مجسٹریٹ کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو اونہون نے گورنمنٹ کو اطلاع دی گورنمنٹ نے انکو صاف لکہا کہ تمکو اس معاملہ مین ہرگز دست اندازی نہین کرنی چاہیے - کیونکہ ان کا ارادہ کچہہ گورنمنٹ انگریزی کے مقاصد کے برخلاف نہین ہے غرضکہ ۱۸۲۶ع مین یہہ لوگ سکہون پر جہاد کرنے کے واسطے سرحد پر پہونچے اور اوس کے بعد ہندوستان سے برابر انکے پاس مدد پہنچتی رہی اور گورنمنٹ بہی اس امر سے بخوبی واقف تہی جس کے ثبوت مین ایک مقدمہ کی کیفیت نظیراً مین درج ذیل کرتا ہون -

دہلی کے ایک ہندو مہاجن نے جس کے پاس جہادی لوگون کی امداد کے واسطے روپیہ جمع کیا گیا تہا امداد کے روپیہ مین کچہہ تغلب کیا اور مسٹر ولیم فریزر صاحب بہادر متوفی کمشنر دہلی کی روبرو ان پر نالش دائر ہوئی اور بانجام کار مولوی محمد اسحاق صاحب مدعی کے حق مین اس دعوی کی ڈگری ہوئی اور جو روپیہ مدعا علیہ سے ڈگری کا وصول ہوا وہ اور ذریعہ سے سرحد کو بہیجا گیا بعد اس کے اس مقدمہ کا اپیل صدر کورٹ آلہ باد مین ہوا وہان بہی عدالت ماتحت کا فیصلہ بحال رہا اس زمانہ مین وہابیون نے سرحد کی قومون کی مدد سے پشاور فتح کیا اور بعد فتح کے دوست محمد خان والی کابل کے بہائی سلطان محمد خان کو حوالہ کیا مگر سلطان محمد خان نے فریب سے تہوڑے عرصہ کی بعد پشاور رکو رنجیت سنگہ کی ہاتہہ فروخت کر ڈالا -

مگر دوسری زمانہ مین گویا وہابیت کا زوال شروع ہوگیا تہا - چنانچہ جب پہر سکہون کا پشاور پر قبضہ ہوگیا تو سید احمد صاحب اور مولوی محمد اسمعیل صاحب کے پیروون کا بالکل جی ٹوٹ گیا کیونکہ ان کو معلوم ہوگیا تہا کہ سرحد کے پٹہان ہماری مذہب کے باعث سے ہم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے دلی عداوت رکھتے ہین اب ہم کو ان سے کسی قسم کی امداد کی توقع نہین رکھنی
چاہئے اور ہماری یہہ قلیل جماعت کسی طرح کامیابی کے ساتھ سکھون کا مقابلہ نہین
کرسکتی۔ اور اسیوجہ سے انہون نے یہہ بہی کہا تہا کہ اب ہم کو اپنے مذہب کے رو سے
یہہ جہاد جائز نہین رہا علاوہ اس کے لوگون کے باہم بہی اس امر مین اختلاف ہوگیا کہ
آیا سید احمد صاحب ان کے پیشوا ہونے کی قابلیت رکھتے ہین یا نہین چنانچہ ان مین
سے اکثر کی تو یہہ رائے تہی کہ وہ اس کام کے لائق نہین ہین اور بعض نے اس کے خلاف بیان
کیا مگر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے اس حالت مین بہی ان جھگڑون کے دفعیہ کے واسطے حتی
الامکان کوشش کی اور ایک کتاب موسوم بہ منصب امامت لکھی (جو ۱۲۶۵ ہجری مطابق
۱۸۴۹ء مین کلکتہ مین طبع ہوئی تہی) لیکن ان کی یہ تمام کوششین بے فائدہ ہوئین
اور انجام کار وہ جماعت بالکل ٹوٹ گئی جس مین کئی ہزار آدمی ہندوستان مین اپنے
گہرون کو واپس چلے آئے چنانچہ منجملہ ان کے ایک نہایت مشہور و معروف مولوی محبوب علی
تہے (جنکا انتقال ۱۸۶۴ء مین ہوا) اور دوسری مولوی حاجی محمد بنگالہ کے رہنے والے
تہے مگر چونکہ انکا نکاح دہلی مین ہوا تہا اس سبب سے وہ کئی برس تک دہلی مین رہے اور ۱۸۶۷ء
کو مقام الور مین انہون نے وفات پائی۔ شاید اس مضمون کے پڑہنے والے اس عجیب بات
کے سننے سے بہی خوش ہون کہ مولوی محبوب علی صاحب وہی شخص تہے جنکو ۱۸۵۷ء مین
باغیون کے سرغنہ بخت خان نے عین ہنگامہ غدر مین طلب کیا اور ان سے یہہ درخواست کی
کہ آپ اس زمانہ مین انگریزون پر جہاد کرنے کی نسبت ایک فتوٰی پر اپنے دستخط کرین مگر
مولوی محبوب علی صاحب نے صاف انکار کیا اور بخت خان سے کہا کہ ہم مسلمان گورنمنٹ
انگریزی کے رعایا ہین ہم اپنے مذہب کے رو سے اپنے حاکمون سے مقابلہ نہین کرسکتے اور
طرہ برین یہہ ہوا کہ جو ایذا بخت خان اور اوسکے رفیقون نے انگریزون کی بیبیون اور
بچون کو دی تہی اس کی بابت بخت خان کو سخت لعنت و ملامت کی۔

© rasailojaraid.com

اس زمانہ کے بعد سید احمد صاحب کے پیرو بہت ہی کم ہو گئی اور آخر کار وہ ۱۸۳۱ء مین اپنی اکثر رفیقون کے ساتھہ خادی خان کے دغا بازی سے شیر سنگھ کے مقابلہ مین شہید ہو گئے اور اُن کے شہید ہوتے ہی جو لوگ جہادیون کے ہمراہ تھے ان مین سے بہت سی لوگون نے جہادیون کا ساتھہ چھوڑ دیا مگر اور لوگون نے انکا دل تھامنے کے لیے مصلحتہً یہہ خبر مشہور کر دی کہ سید احمد صاحب ابتک زندہ ہین صرف بطور کرامات غائب ہو کر کسی پہاڑ کی کھوہ مین پوشیدہ ہو گئی ہین مگر آخر کار جب اس دہوکہ کا حال کھل گیا تو سید احمد صاحب کے پیرو اپنے گھرون کو لوٹ آئے اور اس زمانہ کے بعد جہاد کی امداد کے واسطے ممالک مغربی و شمالی سے آدمی اور روپیہ کا پہونچنا بالکل بند ہو گیا اور جو کچھہ واقعات اس زمانہ کے بعد ہوے وہ چندان دلچسپ نہین ہین اسمقام پر مین یہہ بات بیان کرتا ہون کہ سید احمد صاحب نے پشاور پر سکھون کا پہر قبضہ ہونے کے بعد اپنے ان رفیقون سے جو جہاد مین جان دینے پر امادہ تھے یہہ کہا کہ تم جہاد کے لیے مجھہ سے بیعت شرعی کرو چنانچہ کئی سو آدمیون نے اُسی وقت بیعت کی اور یہہ بات تحقیق ہے کہ جو شخص شیر سنگھ کے مقابلہ مین لڑائی مین بچ رہے تھے انمین سے صرف چند آدمی تو اپنے پیشوا سید احمد صاحب کی شہادت کے بعد پہاڑیون مین باقی رہ گئی تھے جن مین سے اکثر لوگ پٹنہ اور دیگر اضلاع بنگالہ کے رہنے والے تھے اسکی بعد مولوی عنایت علی اور ولایت علی ساکن پٹنہ ان کے سردار ہوے لیکن اُنہون نے جہاد کے سرانجام مین کچھہ کوشش نہین کی اور جب پنجاب پر گورنمنٹ انگریزی کا تسلط ہوا تو مولوی عنایت علی اور ولایت علی معہ اپنے اکثر رفیقون کے ۱۸۴۷ء مین اپنے گھرون کو واپس بہیج دی گئی پس اس سے ہمکو یہہ بات معلوم ہو گئی کہ پٹنہ یا بنگالہ کے اور ضلعون سے بلکہ عموماً ہندوستان سے روپیے اور آدمی اس وہابیت کی پہلے تین زمانون مین ضرور سرحد کو بہیجے گئے تھے لیکن میری رائے مین یہہ بات بہت کہلی ہوئی ہے کہ ان مین سے کوئی آدمی انگریزی گورنمنٹ پر حملہ کرنے کے واسطے نہین کیا گیا تھا اور نہ انکو

© rasailojaraid.com

سے یہہ کام لیا گیا اور نہ ان تینون زمانون مین کسیکو اس بات کا کچھہ خیال ہوا کہ ہندوستان کے مسلمانون کی نیت بغاوت کی جانب مائل ہے مگر ہان ہمارے ڈاکٹر ہنٹر صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۹۷ مین لکھتے ہین کہ تیس برس کا عرصہ ہوا ہوگا جب ایک خلیفہ بطریق رسالت بنگالہ کو آیا اور وہان اُسنے قیام کیا اور قرب وجوار کے تمام زمیندار اسکا اعتبار کرنے لگے اور اُسنے بڑی مضبوطی اور موثر بیان کے ساتھہ جہاد کا وعظ کیا اور جو سرحد پر لشکر تہا اُسکے پاس بہیجنے کے واسطے اس نے پٹنہ کو اور بہی آدمی اور روپیہ بہیجا یہہ سب ۱۸۴۱ع یا اس کے قریب کا ذکر ہے جس سے کئی برس بعد پنجاب پر سرکار انگریزی کا تسلط ہوا تہا - پس کیا ڈاکٹر ہنٹر صاحب کو فی الواقع یہہ یقین ہے کہ اس زمانہ مین روپیہ اور آدمی اس غرض سے بہیجے گئے تہے کہ سرحد کی قومون کو انگریزون پر حملہ کرنے مین مدد پہونچی -

مین خیال کرتا ہون کہ شاید ڈاکٹر صاحب اس بات کو تو تسلیم کرینگے کہ ۱۸۴۱ع سے کئی برس پہلے بہی سکہون پر مسلمانون کا جہاد ہو رہا تہا اور غالب ہے کہ جن آدمیون اور روپیون کا ڈاکٹر صاحب نے ذکر کیا ہے وہ سب پنجاب کے بادشاہون کی رعایا کو شکست دینے کے واسطے بہیجے گئے ہونگے - اب یہان سے مین یہہ بات ثابت کرنا چاہتا ہون کہ چوتہے زمانہ (یعنی زمانہ حال)* مین بہی میرے ان ہم مذہبون کی نسبت جو اب ہندوستان مین رہتے ہین کسی قسم کی بدگمانی کی کوئی وجہ نہین ہے مگر چونکہ انگریز لوگ مسلمانون کی عام رائے اور خیالات سے ناواقف ہین اس لیے وہ ضرور مجھکو مسلمانون کا طرفدار سمجھین گے اور اس سبب سے شاید میری خیالات یا تحریر پر وہ بہت کم التفات اور اعتماد کرینگے لیکن اس امر کے سبب سے مجھکو ایک ایسی معاملہ کے اظہار مین ڈرنا نہ چاہیے جسکو مین اپنے ذہن مین بالکل سچ سمجھتا ہون جب مولوی عنایت علی و ولایت علی ۱۸۴۷ع مین ہندوستان کو لوٹ آئے تو اس وقت سید احمد صاحب کے

* زمانہ حال کو آپنے پانچوان زمانہ ٹہرایا تہا شاید یہان کاتب کی غلطی ہے - یا یہہ کہ چوتہے زمانہ کی ضمن مین پانچوان زمانہ کا حال بہی بیان کیا ہے اسلیے دونون کو یکجا کردیا ہے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چند پیرو سرحد پر باقی رہ گئے اور یہہ بات بہی صحیح ہے کہ ان دو شخصون نے پٹنہ اور اُسکے قرب و جوار کے آدمیون کو اسبات کی ترغیب دینے مین ہرگز کوتاہی نہین کی کہ وہ جہاد مین شریک ہون اور اس کام کے واسطے روپیہ جمع کرین چنانچہ وہ برابر بڑی سرگرمی سے کوشش کرتے رہے اور جس بات کا ابتک انکو دل سے خیال تہا اُسکا اظہار انہون نے سنہ ۱۸۵۱ء مین اس طرح پر کیا کہ وہ پھر ہندوستان سے سرحد کی جانب چلے گئے مگر ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے یہہ خیال کیا ہے کہ یہہ لوگ دوبارہ سرحد کو انگریزون پر حملہ کرنے کی نیت سے گئے تہے اور انہون نے بجاے سکہون کے انگریزون پر جہاد کیا تہا حالانکہ جب ان لوگون کو انگریزون سے کسی طرح کی کوئی شکایت نہ تہی تو پہر انکا یہہ ارادہ کرنا کسیطرح پر صحیح نہین ہوسکتا البتہ جو ظلم و تعدی سکہہ لوگ مسلمانون پر کرتے تہے اس سے ہمکو یہہ بات معلوم ہوگئی ہے کہ مسلمان سکہون پر کس وجہ سے حملہ کرنا چاہتے تہے ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے یا کسی اور شخص نے اس بات کی کوئی وجہ نہین بیان کی کہ مسلمانون کے دلمین انگریزون سے یہہ عداوت دفعتہً کیونکر پیدا ہوگئی کیونکہ مسلمانون کو انگریزون سے کچھ عداوت نہ تہی بلکہ جو سکھہ جمون مین رہتے تہے اُنپر وہ حملہ کرنا چاہتے تہے۔

مجھکو یہہ سب* حال اس شخص کی زبانی معلوم ہوا ہے جس کی ملاقات خاص مولوی عنایت علی اور ولایت علی سے اُسوقت مین ہوئی تہی جب وہ سرحد کو جاتے تہے اس وجہ سے مجھکو اسکی صداقت مین کسیطرح کی کلام نہین ہے اور یہہ بات بخوبی یاد رکھنی چاہیے کہ وہابی اپنے مذہب مین بڑے پکے اور نہایت سچے ہوتے ہین وہ اپنے اصول سے کسی حال مین منحرف نہین ہوتے اور جن شخصون کی نسبت مین یہہ لکھہ رہا ہون وہ اپنی بال بچون

* یہہ حال مجھے عین اس تحریر کو نقل کرانے کے وقت ایک متدین اور معتبر شخص کی زبان سے معلوم ہوا ہے جسکو ایسے لوگون سے ملاقات ہے جو بعض سرکاری سرحدی افسرون کی طرف سے سرحدی لوگون کے پاس آتے جاتے ہین۔

© rasailojaraid.com

مال اسباب کو گورنمنٹ انگریزی کی حفاظت مین چہوڑ گئی تہے اور ان کے مذہب مین اپنے
اہل بچون کے محافظون پر حملہ کرنا نہایت ممنوع ہے اس لحاظ سے اگر وہ انگریزون سے لڑتے
اور لڑائی مین مارے جاتے تو وہ بہشت کی خوشیون اور شہادت کے درجے سے محروم ہو جاتے
بلکہ اپنے مذہب مین گنہگار خیال کیے جاتے ہمکو یہہ بات بہی ثابت ہو چکی ہے کہ وہابیون کی
باقی ماندہ جماعت سرحد پر نہایت قلیل رہگئی تہی اور پہاڑی قومین ان کے مذہب کے باعث سے
ان سے سخت عداوت رکہتی تہی پس جب ہم ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی کتاب کی اس قسم کے فقرے
پڑہتے ہین کہ (لارڈ ڈلہوزی صاحب نے اپنے دوسرے مراسلہ مین سرحد کی ان قومون پر
حملہ کرنے کی تجویز کی نسبت کچہہ بحث کی تہی جن کی بیہودہ عداوت کو جو ان کو کفار کے ساتہہ
تہی ہندوستان کے معتقد وہابیون نے غایت درجہ تک بہڑکا دیا تہا (صفحہ ۲۳) تو ہمکو
بلکہ ہر ایک شخص کو ہنسی آتی ہے ڈاکٹر صاحب شاید اس نہایت ضروری امر کو بہول گئے ہین کہ
یہہ پہاڑی قومین قدیم زمانہ سے سرکش اور مفسد ہین اور جو قومین انکی سرحد پر رہتی ہین
خواہ وہ کافر ہون یا مسلمان ان کو انہون نے کبہی چین نہین لینے دیا اور بلا امتیاز کسی کے
خود دہلی کے مسلمان بادشاہون اور سکہون کے ساتہہ لڑتے رہے ہین اور ضرب المثل اس
علاقے کے باشندے کی جو میلہ مین تماشائیون سے خواہ مخواہ جنگ و جدال کا خواہان ہوتا تہا جب
تک اس قدر سے کوئی شخص لڑنے کے لیے موجود ہوتا تہا اس وقت تک انکو اس بات کی کچہہ
پروا نہوتی تہی کہ وہ شخص کون ہے یہانتک کہ نادر شاہ سا شخص بہی جو بڑا ظالم تہا اور جس
کے [illegible] سے تمام ہندوستان لرزتا تہا ان کو ہرگز اپنا مطیع نہ کر سکا اور ولایت علی اور عنایت علی
اور ان کے قلیل ہمراہیون کی نسبت ابتک کوئی بات ایسی نہین معلوم ہوئی ہے جس سے
یہہ ثابت ہو کہ وہ ہندوستان مین گورنمنٹ انگریزی پر حملہ کرنے کا منصوبہ رکہتے تہے چنانچہ ۱۸۶۵ع
[illegible] مین بعد انکا انتقال ہوا اور اس کے بعد ان کے ہمراہی ادہر ادہر چلے گئے - البتہ یہہ بات
بالکل ثابت ہے کہ جب تک یہہ مولوی سرحد پر مقیم رہے اس وقت تک آدمی اور روپیہ پٹنہ اور

بنگالہ کے دیگر اضلاع سے سرحد پہ پہنچتا رہا لیکن کسی شخص کو یہہ یقین نہ تہا کہ وہ انگریزون پر حملہ کرنے مین کام آوین گے اور نہ یہہ امر قرین قیاس ہے کہ ایسی کمزور فوج ایسی زبردست انگریزی سلطنت کی تہ و بالا کرنیکا ارادہ کرے۔ پس میرے علم و یقین کے موافق وہابیت کے بانچوین زمانہ کو بہی جہاد سے کچہہ تعلق نہین ہے کیونکہ مین خوب جانتا ہون کہ مولوی ولایت علی اور عنایت علی کے انتقال کے بعد جہاد کے سرانجام کے واسطے بنگالہ سے نہ تو روپیہ بہیجا گیا اور نہ آدمی گئے البتہ ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ کے بعد ہندوستان کے بعض سرکش آدمی جنکو ساتہہ کچہہ باغی بہی تہے ملکا اور ستانا واقعہ ترائی نیپال اور بیکانیر اور راجپوتانہ کو بیابانون سے جارہے تہے اور وہان ان کے جارہنے کا سبب یہہ تہا کہ انہون نے ان مقامات کو سنگین سزا سے بچنے کے لیے امن کا مقام خیال تہا جو غدر کے سبب سے ان ایام مین لوگون کو سرکار کیطرف سے ہوئی تہی اور جو لوگ گوشہ شمال و مغرب کی سرحد کو بہاگ گئے تہے ان کا ایک عام خوف سے ایک موقع پر جمع ہو جانا ایک عقلمندی کی بات تہی حالانکہ اس مجمع مین خاص مسلمان ہی نہ تہے بلکہ ہر ایک قوم کے ہندو اور مسلمان سب تہے پس ان لوگون کی نسبت یہہ خیال کرنا (جیسا کہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے بیان کیا ہے) کہ وہ گورنمنٹ پر حملہ کرنے کی نیت سے جمع ہوئے تہے میرے نزدیک بیہودہ بات ہے کہ اس کی جانب کوئی دانشمند التفات کرے گا البتہ یہہ بات ممکن ہے کہ ان مفرورون کی جماعت مین سے بعض شخص ایسے بہی ہون جو اپنے گہر والون سے ہندوستان مین خط و کتابت رکہتے ہون اور اس بات کا بہی تعجب نہین ہے کہ ان کے عزیز و اقارب ان لوگون کو روپیہ پیسہ بہیجتے ہون اس لیے کہ انکی بغاوت کے سبب سے ان کے قرابتی لوگون پر یہہ بات لازم تہی کہ وہ ان سے خط و کتابت نکرتے بلکہ ایسی ہی حالت مین اپنے یگانہ کا زیادہ خیال کرتے اور پاس محبت سے ایسے شخص کی مدد کرنا گویا اپنے ذمہ فرض سمجہتے ہین ۔ پس ظن غالب یہہ ہے کہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے اس خیال بندی کے واسطے کہ گورنمنٹ انگریزی پر جہاد کرنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے واسطی برابر انتظام کے ساتھہ روپیہ اور آدمی یہان سے پہنچتے تہے" بلاشبہ یہی ایک معاملہ
ایک بڑی پکی بنیاد ہوئی ہوگی اور دوسری وجہ اس خیال کی شاید یہہ ہوئی ہو کہ ہندوستان
سے اخوند سوات کی پاس روپیہ جاتا تہا - مگر جو لوگ میرے اس مضمون کو پڑہین گے وہ غالباً
اس بات سے واقف ہونگے کہ مسلمانون کی شریعت مین ہر مالدار مسلمان پر سال کے اخیر مین
اپنی مالیت کا چالیسوان حصہ خدا کیواسطے نکالنا فرض ہے اور اس چالیسوین حصہ کو انکی شریعت
مین زکوۃ کہتی ہین اس گو بہت سی مسلمان اپنی شریعت کی اس فرض کو ادا نہین کرتے اور
اس صورت سے اپنے ہم جنسون کا فائدہ نہین چاہتے لیکن جو پکے مسلمان وہابی کہلاتے
ہین یا جنکی طبیعت کا میلان اس سچے عقیدے وہابیت کیطرف ہے وہ اس فرض کو بہی مثل
اور فرضون کی نہایت مضبوطی اور احتیاط کے ساتھہ ادا کرتے ہین اور جو روپیہ وہ اپنے
خزانہ مین سے زکوۃ کے طور پر نکالتے ہین اسکو حتی الامکان اپنے قرب وجوار کے
مساکین اور ان مسافرون مین تقسیم کردیتے ہین جنکا گذر اُن کے قصبون اور دیہات میں
ہو - اور مسافر اور مساکین کے علاوہ ان نامی گرامی متوکل عالمون اور عابدون کو دیتے ہین جو ترک
تعلق کرکے گوشہ عزت مین بیٹھتے ہین اور ان کے سوائے جو طلبا مسجدون وغیرہ مین رہتے
ہین ان کی تعلیم کیواسطے بہی دیتے ہین اور اس رفاہ کے کام اور نیک فعل مین اُنپر مذہب
کی روسے کچھہ یہہ بات فرض نہین ہے کہ جس شخص کو وہ زکوۃ کا روپیہ دین اس کے حالات
تحقیق بہی کرلیا کرین - مگر ہم دیکھتے ہین کہ اس زمانہ کے مسلمانون کو بغاوت مین مدد دینے
کے الزام سے محفوظ رہنے کا اس قدر اندیشہ ہوگیا ہے کہ اب وہ مسافرون وغیرہ کو اس قسم
کا روپیہ نہین دیتے اور اکثر اوقات اس باب مین احتیاط کرتے ہین اور حقیقت مین بہی ایسا
ہی ہے کہ جو مسلمان زکوۃ دینے والے ہین وہ ضرور اس الزام مین مشتبہ ہین اخوند سوات
کی نسبت مجہکو بہی گمان ہے کہ بلاشبہ اسکی پاس بہت سی دولتمند مسلمان زکوۃ
بہیجتے ہونگے لیکن جیسی اس بات کا گمان ہے اسیطرح پر اسبات کا یقین ہے کہ اخوند سوات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہابی نہین ہے اور جو روپیہ اُس کے پاس پہنچتا ہوگا اُسکو گورنمنٹ پر جہاد کرنے کا کچھہ سروکار نہوگا۔ دہلی مین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم کا مدرسہ اور شاہ غلام علی صاحب کے خانقاہ دونون ایسے مقام تھے کہ وہان علاوہ ہندوستان کے تمام دنیا سے روپیہ پیسہ آتا تھا پس اگر کوئی شخص یہہ بات کہدے کہ شاہ عبد العزیز صاحب کے مدرسہ اور خانقاہ مین جہاد کے واسطے روپیہ آتا تھا تو اُسوقت یہہ بات بھی تسلیم کی جاوے گی کہ اخوند سوات کے پاس جہاد کے واسطے روپیہ جاتا تھا یہہ ہندوستانی وہابیون کی گویا تاریخ بیان کی ہے اور مین درخواست کرتا ہون کہ جب وہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی کتاب کی بنسبت میری رائے کو پڑہین تو وہ اس مختصر تاریخ کا ضرور خیال رکھین مین یقین کرتا ہون کہ میری اس مضمون سے یہہ بات بخوبی ثابت ہوگئی کہ ہندوستان کے وہابیون کا وہ جہاد جسکو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے گورنمنٹ انگریزی کے متعلق بیان کیا ہے صرف سکہون کے مغلوب کرنے کے واسطے ہوا تھا۔ اور گو باغیون کی اس جماعت نے جو مقام ملکا اور ستانا مین رہتے تھے ۱۸۵۷ء کے بعد ہماری گورنمنٹ کو کسی قسم کی تکلیف دی ہو لیکن سرحد کی جماعت کو جس مین ہندو اور مسلمان دونون شریک ہون ہرگز جہادیونکی جماعت نہین کہہ سکتے جب ہم ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی کتاب کہولتے ہین تو ہم اُسکے اول ہی صفحہ مین یہہ فقرہ درج پاتے ہین کئی سال سے ہماری سرحد پر باغیون کی ایک جماعت نے شورش مچا رکہی ہے اور اکثر اوقات وہان کے اکثر گروہون نے ہمارے لشکر پر آکر حملہ کیا ہے اور دیہات مین آگ لگا دی اور ہماری رعایا کو قتل کیا چنانچہ ہماری فوج کو ان کی یورش کی وجہ تین مرتبہ سرحد پر بڑی لڑائیون مین جانا پڑا۔ پس ڈاکٹر صاحب کی یہہ تحریر نہایت لطف کی ہے کیونکہ اُس کے مطالب کو ان الفاظ سے مزین اور مستحکم کیا ہے۔ "باغیونکی جماعت متعصب گروہون"۔ لیکن ہمارے مضمون کے ایسے پڑہنے والے جو تعصبات سے بری ہین فورًا ڈاکٹر صاحب سے یہہ بات دریافت کرینگے کہ اس جماعت سے صاحب موصوف کن لوگون کو مراد لیتے ہین اگر صاحب موصوف اس جماعت سے ان وہابیون

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طرف اشارہ کرتے ہین جو سکھون پر جہاد کرنے کیواسطے سرحد پر سکونت پذیر ہوئی تھی۔ تو مین ابھی کہہ چکا ہون کہ یہہ بیان محض بے اصل ہے اور اگر اُن کی مراد اس جماعت سے وہ لوگ ہین جو سنہ ۱۸۶۵ء کے بعد ملکا اور ستھانا مین جا رہے تھے جس مین ہندو اور مسلمان دونو شامل تھے تو اس صورت مین ڈاکٹر صاحب کی اس سوال کا کیا مطلب ہوگا کہ کیا ”ہندوستان کے مسلمانون پر اپنے مذہب کی رو سے ملکہ معظمہ سے جہاد کرنا فرض ہے“۔ کیونکہ ان لوگون کے فتنہ و فساد کو اس سے کیا تعلق ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب اپنی کتاب کی اول صفحہ مین لکھتے ہین کہ ”ابر ہا سرکاری تحقیقاتون سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہندوستان کے تمام اضلاع مین سازش و فساد کا گویا جال پھیل رہا ہے اور پنجاب سے آگے جو پہاڑ برف سے ڈھکے ہوئے ہین وہان سے لیکر ان گرم میدانون تک جنمین سے گذر کر دریائے گنگ سمندر مین گرتا ہے برابر باغی لوگ بستے ہین اور سرکاری رستون سے برابر دو ہزار میل تک یہہ لوگ روپیہ اور آدمی منزل بمنزل باغیون کے لشکر مین پہنچتے ہین اور اس سازش مین اکثر دولتمند اور تیز فہم لوگ بھی شریک ہین مگر وہ اپنے روپیہ کو بڑے انتظام اور ہوشیاری سے روانہ کرتے ہین پس ایسی امور کے لحاظ سے گویا اب بغاوت کا نہایت خوفناک کام بمنزلہ ایک ساہوکاری کے ہو گیا ہے“ پس اس فقرہ کے دیکھنے سے اور جو فقرہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی کتاب کے آغاز مین لکھا ہے اسکی دیکھنے سے اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ یہہ سازش بنگالہ کے مسلمانون نے انگریزی حکومت کی تہ و بالا کرنے کے واسطے علانیہ تمام ہندوستان کے مسلمانون کے ساتھہ کی ہوگی حالانکہ میری دانست مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب بھی اس بات کو تسلیم کرینگے کہ یہہ سازش بغاوت کی علاوہ اور امور مین بھی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ میری اور ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی دونو کی رائے مین اب یہہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ ہندوستان مین کبھی سکھون پر حملہ کرنے کے واسطے بھی یہہ سازش ہوئی تھی پس اس سازش کو گورنمنٹ ہند کے مطالب کے برخلاف بیان کرنا اور اس کے سبب سے تمام فرقہ اہل اسلام کی جانب سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عام لوگون کو بدظن کرنا ہرگز بجا نہین معلوم ہوتا۔

[اس بعد ڈاکٹر مہنر صاحب کے اُس قول کا جواب تہا جس مین اُنہون بعض سرکاری خیرخواہ اخبار نویس مسلمانون پر کچہہ حرف گیری اتہی ہم نے اُسکو سرحدی بیان سے اجنبی سمجہکر نقل نہین کیا۔ اسکے بعد اس رسالہ مین کہا ہے ——]

صفحہ ۱۲ مین ڈاکٹر منہر صاحب نے اُن باغیون کا ذکر کیا ہے جو سرحد پر رہتے ہین اور انہی کی ذیل مین سید احمد صاحب کے حالات بہی بیان کیے ہین اور جسطرح بہ وہابیت کہ مخالفین نے مذاق سے یہہ کہدیا تہا کہ سید احمد صاحب گویا ایک پیغمبر ہین اور ان کے فلان شخص چار خلیفہ ہین اسیطرح ڈاکٹر صاحب نے بہی انکو پیغمبر لکہا ہے۔ اور صفحہ ۱۳ مین بیان کیا ہے سید احمد صاحب نے اپنے گماشتے اس واسطے مقرر کر دیے تہے کہ جو بڑے بڑے قصبہ ان کے راہ مین واقع تہے وہان جاکر وہ لوگ تجارت کے منافع مین سے اپنا ایک محصول لیا کرین مگر ہماری دانست مین ڈاکٹر صاحب کے اس بیان کے واسطے کچہہ سند نہین صفحہ ۱۴ مین ڈاکٹر صاحب لکہتے ہین کہ سید احمد صاحب نے ان خلیفون کی دنیوی طمع کو اپنی لوٹ کہسوٹ کے بڑے بڑے وعدون پر بہت کچہہ برقرار رکہا تہا اور ان کے عقیدہ کو اس بات پر پکا کر دیا تہا کہ مجہکو خداوند تعالے نے تمام کفار یعنے سکہون سے لیکر چینی والون تک نیست و نابود کرنے کا حکم دیا ہے"۔ ڈاکٹر صاحب کے بیان کو مطابق کرتے ہین تو ہمکو چینی والون کا کہین پتہ نہین ملتا۔ پس امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب ہمکو از راہ مہربانی ضرور مطلع فرمائینگے کہ انہون نے چینی والون کا ذکر کہان سے لیا ہے اور اسکی کیا سند ہے صفحہ ۱۵ مین ڈاکٹر صاحب موصوف فرماتے ہین۔ "شمالی ہندوستان کے ان سردارون اور راجاؤن نے جو دل مین کچہہ ناراض تہے برابر سید احمد صاحب کے لشکر کو فوجین بہیجی نہین"۔ اگر ڈاکٹر صاحب اس مقام پر اپنا مطلب زیادہ وضاحت کے ساتہہ بیان کرتے تو نہایت مناسب ہوتا۔ کیونکہ اس فقرہ سے کسی شخص کو صاف صاف یہہ بات نہین سمجہ مین آتی کہ یہہ ناراض سردار کون

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تھے۔ اور وہ کس سے ناراض تھے۔ علاوہ اس کے جو ماجرا کوہ ہمالیہ میں وقوع ہوا تھا اس کے بیان میں صاحب موصوف نے اپنی قوت متخیلہ سے زیادہ کام لیا ہے اور اس کے بعد فقرہ ذیل میں اس سے بھی کچھ زیادہ خیال بندی فرمائی ہے "سید احمد صاحب نے جو خلیفے ۱۸۲۱ء میں مقام پٹنہ معین کیے تھے ان میں سے دو شخص سرحد کیجانب گئے اور انہوں نے وہان جاکر اس بات کو لوگون کے خوب ذہن نشین کیا کہ سید احمد صاحب نے انتقال نہیں فرمایا بلکہ وہ صرف بطور کرامت غائب ہو گئے ہیں آئندہ کسی مناسب وقت میں ایک ملکوتی فوج لیکر ظاہر ہون گے اور ہندوستان سے کفار کو نکالدینگے"۔ یہہ بیان محض افترا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اس بیان کو وہابیون٭ کے ساتوین عقیدہ کے اس معنی کی تصدیق کے واسطے درج کیا ہے جو انہون نے اپنی طرف سے بیان فرمائی ہین شاید ڈاکٹر صاحب نے یہہ بات کسی ایسے شخص کی زبانی سُنی ہوگی جو وہابیون کے مخالف عقیدہ رکھتا ہوگا یا وہابیون پر جھوٹھا الزام لگانے کیواسطے آمادہ ہوگا کیسی افسوس کی بات ہی کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی کتاب مین مسلمانون کے عقائد بیان کرنے مین نہایت پوچ باتون پر بھروسہ کیا ہے اور ایک ایسے عالم نے صریح ظلمت و نور مین امتیاز نہین کی جس کے سبب سے اس کی ہوشیاری مین بڑا بٹا لگتا ہے ایک اور فقرہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اپنی کتاب مین ایسا لکھا ہے کہ جو انگریز اپنی رعایا کے دلون مین اپنی محبت کا تخم بویا چاہتے

٭ وہ عقیدہ یہہ ہے جو انڈایبل صاحب نے اپنے رسالے کے صفحہ ۸ مین ڈاکٹر صاحب سے نقل کیا ہے۔ "ہفتم مرشد کامل کی اطاعت کرنا" پر مصنف۔ لکھا ہے کہ مین نہین سمجھتا کہ مرشد کے لفظ سے جو ساتوین مسئلہ مین بیان ہوا ہے مصنف موصوف کی کیا مراد ہے۔ اگر اس سے انکی مراد ایمان کی رہنمائی ہے تو یہہ انکی غلطی ہے کیونکہ تیسرے مسئلے کے بموجب انپر بلا سمجھے سوچے کسی مرشد کی اطاعت کرنا فرض نہین ہے۔ اگر انکی مراد اس سے مذہب اسلام سے ہے تو انکا بیان صحیح ہے۔ مگر صاحب موصوف ایک بات کا بیان کرنا بھول گئے ہین وہ یہہ ہے کہ جب تک کوئی کافر بادشاہ مسلمانون کے مذہب مین دست اندازی نکرے اسوقت تک انپر اس کافر کی اطاعت کرنا فرض ہے۔

© rasailojaraid.com

ہین وہ ہرگز ایسے فقرہ کو نہ لکہین گے جس سے ان کے مطلب مین خلل پڑتا ہے وہ فقرہ یہہ ہے ہر ایک مسلمان نے جو اسقدر سرگرم تہا کہ عیسائی گورنمنٹ کی عہد مین خاموش نہین رہ سکتا تہا اپنی کمر باندہی اور ستانا کے لشکر مین جانے کو مستعد ہوا" پس تمام ایسے مسلمانون کی نسبت جو چپ چاپ ہندوستان مین بیٹھے تہے یہہ کیسی عام تہمت ہے معلوم ہوتا ہے شاید ڈاکٹر صاحب اس بات سے واقف نہین ہے کہ مسلمانون کے مذہب مین خصوصًا وہابیون کے عقاید کے موافق اس باب مین کیا ہدایت ہے یا شاید ڈاکٹر صاحب دیدہ و دانستہ ان کے معنی غلط بیان کرتے ہین وہابی لوگ اپنے رسول کے احکام کی سچی سچی اطاعت کرتے ہین اور یہہ بات مشہور ہے کہ جب آنحضرت کی زمانہ مین مکہ کے مسلمانون کو اذیت پہونچی تو آنحضرت نے اپنے پیروان کو حکم دیا کہ حبش کے عیسائی سلطنت مین جاکر پناہ لین پس اب یہہ بات کہنا کہ پکے مسلمان انگریزی سلطنت مین خاموش نہین رہ سکتے تھے اور سرحد پر جانا چاہتے تہے محض افترا ہے کیا ڈاکٹر صاحب کے نزدیک جو مسلمان ہندوستان مین باقی رہے تہے ان مین کوئی بہی پکا مسلمان نہ تہا۔ مین نے یہہ بیان کیا تہا کہ جو لوگ جہاد کیواسطے سرحد پر جمع ہوئے تہے وہ گورنمنٹ انگریزی پر جہاد کرنا نہین چاہتے تہے چنانچہ میرے اس بیان کی تصدیق ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی اس تحریر سے ہوتی ہے جو اُن کی کتاب کے صفحہ ۲۳ مین موجود ہے وہ لکہتے ہین کہ "اُسی سال یعنے ۱۸۵۲ء مین اُنہون نے ہمارے ایک رفیق یعنے ریاست امب کے سردار پر حملہ کیا جس کے سبب سے انگریزی فوج کا روانہ کرنا ضرور معلوم ہوا" بعد اُس کے ڈاکٹر صاحب تحریر فرماتے ہین کہ "مین اُن زیادتیون اور لوٹ کہسوٹ اور قتل و قتال کا مفصل ذکر نہین کرتا جسکی باعث سے ۱۸۶۳ء مین گورنمنٹ انگریزی کو سرحد کی قومون سے لڑنا پڑا اور اس عرصہ مین سرحد کی قومون کو ہمیشہ متعصب مسلمانون نے گورنمنٹ انگریزی کی مخالفت پر برانگیختہ رکہا" پس مین پوچہتا ہون کہ ڈاکٹر صاحب نے اس بیان کی سند کیا رکہتے ہین اور اُن کو کیسے معلوم ہوا کہ سرحد کی قومون کی یہہ دائمی مخالفت متعصب مسلمانون کے برانگیختہ کرنے سے تہی اگر صاحب موصوف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پنچے اس خیال کو اس بنا پر پیدا کیا ہے کہ سرحد کی قومین سیکڑون برس سے ان لوگون کے
ساتھ جنگ و پرخاش رکھتی تھین جو ان کے متصل رہتے تھے تو میری دانست مین صاحب موصوف
کی جانب سے ہمارے مسلمانون پر ناحق کی تہمت ہے اور مجھکو اس کے سبب سے سخت حیرت ہے کیونکہ
قومین تو خود ہی اس قدر جنگجو اور پر کینہ ہین کہ ان کو کسی کی ترغیب و تحریک کی ضرورت
ہی نہین ہے اس کے بعد صاحب موصوف لکھتے ہین کہ اس عرصہ مین یعنی ۱۸۵۰ لغایت ۱۸۵۷ء مین ان
باغیون نے جو ستانا مین تھے بنظر دانشمندی یہہ کام کیا کہ خود تو سرکاری فوج سے علانیہ مقابل
نہوئے مگر در پردہ سرحد کی قومون کے دلون مین جوش و خروش پیدا کرتے رہے اور متعصبانہ
اثر ان کی طبیعتون مین ڈالتے رہے"۔ مگر ان کے اس بیان سے میرے اس قول کی تصدیق ہوتی
ہے کہ جس جہاد کا منصوبہ ہندوستان مین ہوا تھا وہ سکھون کی نسبت تھا گورنمنٹ انگریزی
پر حملہ کرنے کے واسطے نہ تھا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو جو لوگ مذہبی جوش کے پیدا کرنے مین ایسے
سرگرم تھے کہ وہ اپنے جوش مین آکر سکھون سے لڑتے تھے دس برس تک گورنمنٹ انگریزی پر حملہ کرنے سے باز رہتے اور یہہ
ایک ایسی بات ہے جسکو میری دانست مین لوگ تسلیم کرینگے مگر ڈاکٹر ہنٹر صاحب اس قابل تسلیم
بات سے اس لیے اپنی لاعلمی ظاہر کرتے ہین کہ اس کے سبب سے انکا یہہ قصہ نہایت پر تاثیر ہو
جاوے اور جو سرنامہ انہون نے اپنی کتاب کے واسطے تحریر کیا ہے جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ کیا ہندوستان
کے مسلمانون پر ملکہ معظمہ پر جہاد کرنا فرض ہے"۔ اس سرنامہ کے معنی کو تقویت حاصل ہو اب
ہم سنہ ۱۸۵۷ و ۱۸۵۸ و ۱۸۶۱ و ۱۸۶۳ع کا ذکر کرتے ہین ڈاکٹر ہنٹر صاحب یہان فرماتے ہین کہ ۱۸۵۷ع
مین ستانا کے باغیون نے گورنمنٹ انگریزی پر حملہ کرنے کے لیے ایک عام سازش کرلی چاہیے
اور نہایت جرأت کے ساتھ انہون نے گورنمنٹ انگریزی سے اس بات کا تقاضا کیا کہ وہ ان کو
ایک تاوان کے وصول مین مدد دی اپنی کتاب کے حاشیہ مین ایک مقام پر صاحب موصوف
نے خاص کر یہہ بیان کیا کہ قوم یوسف زئی اور پنجتار بھی اس سازش مین شریک تھین پس
مین یہہ بات جانتا ہون کہ البتہ یہہ پچھلی دونو قومین ۱۸۵۸ع مین گورنمنٹ انگریزی سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لڑنے کا ضرور ارادہ رکھتے ہونگے - اس لیے کہ اس ہنگامہ مین لوٹ کھسوٹ اور دنیوی فائدہ
کا نہایت عمدہ موقع حاصل تھا - اور اس عرصہ مین بلاشبہ بہت سی قومین بھی اسباب پر ایسی
آمادہ تھین کہ ان کو کچھہ ستانا کے باغیون کی تحریک کی ضرورت نتھی علاوہ اس کے اس
بات کو سنکر ہر شخص تعجب کریگا کہ جب ۱۸۵۷ء مین ستانا کے باغیون کی جانب سے ایسی عام
سازش ہوئی تھی تو صرف ایک ہی برس بعد یعنے ۱۸۵۸ء مین ستانا اور سرحدی قومون مین
باہم کیون اسقدر نفاق ہوگیا کہ ان قومون نے انپر حملہ کیا اور اُن کا بڑا متعصب سردار سید
عمر شاہ نامی جسکا ذکر صفحہ ۵۲ کے حاشیہ مین ہے اس حملہ مین مارا گیا میری دانست مین
تو اس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ پہاڑی قومون مین انکا کچھہ رعب نہ تھا - ڈاکٹر ہنٹر صاحب کا
بیان ہے کہ یہہ لوگ قرب و جوار کے پہاڑی باشندون سے محصول لیا کرتے تھے (صفحہ ۴۲)
مگر میری یہہ راے ہے کہ عنایت علی اور ولایت علی کے انتقال کے بعد چند آدمی اہل جماعت
مین کے رہگئے تھے اور وہ اس قدر کمزور تھے اور خود انہی مین باہم اس قدر نفاق تھا
کہ وہ اس قسم کا ارادہ ہرگز نہین کرسکتے تھے البتہ ۱۸۶۳ء مین اور اس کے بعد کچھہ سرکار کی
فوج کے بگڑے ہوئے سپاہی اور کچھہ اور لوگ ستانا مین جمع ہوگئے تھے اور ان مین ہندو
اور مسلمان سب تھے اور ہمارے پہلے بیان کے موافق یہہ وہی لوگ تھے کہ ہندوستان سے
جلاوطن کردیے گئے تھے اب ہمکو خود ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے بیان سے یہہ بات ثابت ہوگئی
(صفحہ ۴۶) کہ ۱۸۵۸ء سے لیکر ۱۸۶۳ء تک ان متعصب مسلمانون اور انگریزی فوج
مین کبھی لڑائی نہین ہوئی جنکا ذکر ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے لکھا ہے البتہ ۱۸۵۸ء کے بعد
کئی لڑائیان ہوئین لیکن ان لڑائیون سے کیا نتیجہ نکلا - میری دانست مین تو ان سے
صاف صاف یہہ نتیجہ نکلا کہ جو کچھہ اس سال کے بعد ظہور مین آیا اوسمین اغوا کرنے والے
سرکاری فوج کے باغی سپاہی تھے سید احمد شاہ صاحب کی گروہ مین کا ایک شخص بھی
اسمین شریک نہ تھا اور جسطرح سے ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے اور اقوال کی سند نہین اسطرح انکے

© rasailojaraid.com

اس قول کی بھی اصل نہین ہے کہ جو شعلہ ہندوستان مین بھڑکا تہا اس شعلہ کو ہندوستان کے متعصب مسلمان اور زیادہ بھڑکاتے تہے" جو ہنگامی انگریزی گورنمنٹ کی مقبوضہ دیہات مین بچون کی چوری اور غارت گری اور آتش زدگی وغیرہ کے ظہور مین آئی ہین اُن مین سرحدی قومون کی بہت کچہہ سازش اور شراکت تہی پس ان ہنگامون کو سید احمد صاحب کے پیروؤن کیطرف منسوب کرنا اور ان کے باعث سے ہندوستان کے تمام مسلمانون کو متہم کرنا نہایت ہی نازیبا ہے۔

ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی کتاب اوّل کے اخیر مین امبیلہ کی لڑائی اور سرحد کی قومون کی اس فساد کا بھی ذکر ہے جو ۱۸۶۳ء مین انہون نے کیا تہا مگر اس مقابلہ کی نسبت میری یہہ رائے ہے (اور جو انگریزی افسر اس موقع پر موجود تہے وہ بہی اُسکی تصدیق کرتے ہین) کہ انکا یہہ مقابلہ کچہہ مقام ملکا کے باغیون کی محبت کے سبب سے نہ تہا بلکہ گورنمنٹ انگریزی نے جو ان کی مرضی کے خلاف ان کے ملک مین ہوکر حملہ کیا تہا اس سبب سے وہ ناراض ہو گئی تہین مگر ان کی ناراضی بہی حق بجانب تہی اگر انکو یہہ اطلاع ہوتی کہ ہم صرف درہ امبیلہ سے راستہ چاہتے ہین تو غالباً وہ سب گورنمنٹ انگریزی کی طرفدار ہوتین مگر ان کو ہمارے منصوبون کی اطلاع نہوئی اس سبب سے ان کے دل مین شبہ پیدا ہوا اور اسی شبہ کے سبب سے انہون نے ستانا کے گروہ کی طرفداری کی مگر مین یقین کرتا ہون کہ ایسے موقع پر اگر بجائے پہاڑی قومون کے انگریزی لوگ ہوتے اور اُن کو ایسی صورت پیش آتی تو وہ بہی ایسا ہی کرتے

صفحہ ۹۳ مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے محمد اسحاق اور محمد یعقوب اور مولوی عبداللہ ان تین سردارون کا ذکر کیا ہے لیکن یہہ نہین لکہا کہ تینون سردار کہان سے آئے تہے آیا پٹنہ سے آئے تہے یا جنوبی بنگالہ سے یا شمالی ہندوستان سے یا کہین اور سے آئے تہے۔ حالانکہ ہر شخص انکے حالات کی تفتیش اور تحقیق کا خواہان ہے مین ان کے نامون سے

© rasailojaraid.com

محض ناواقف ہون اور گو مین نے ان کی نہایت تحقیقات کی مگر مجھکو کہین پتہ نہین لگا۔
ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے گورنمنٹ پنجاب کیطرف سی اس بابت پر افسوس ظاہر کیا ہے کہ گورنمنٹ موصوف ہندوستان کے متعصب مسلمانون کو نہ نکال سکتی ہے اور نہ اس شرط سی گورنمنٹ کا مطیع کر سکتی ہے کہ وہ گورنمنٹ کی اطاعت قبول کرین اور ہندوستان مین اپنے گھرون کو لوٹ آوین (صفحہ ۴۱ و ۴۲) مگر صاحب موصوف ذی نظر دانشمند ہی یہہ نہین لکھا کہ وہ متعصب مسلمان ۱۸۵۷ع کے باغی تھے یا سید احمد صاحب کے گروہ کے باقیماندہ لوگ تھے اگر صاحب موصوف اس بات کا بھی مفصل ذکر کرتے تو یہہ باب عمدہ طور سے ختم ہو جاتا۔ ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی کتاب کے صفحہ ۵۴ مین ایک شریر اور زبردست آدمی تتو میان نامی کی اُن زیادتیون کا ذکر ہے جو اُس نے معاملات اراضی کے متعلق کی تھین اور ہندؤن کے گائون کو بجبر حلال کیا تہا۔ اور یہہ بھی لکھا ہے کہ اسی عرصہ مین کسی دولتمند مسلمان کی بیوہ لڑکی کا نکاح بغیر رضامندی اس کے وارثون کے اس گروہ کے کسی سردار سے ہوا تہا اور ان سب باتون کو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے وہابیون کی ایک ایسی سازش کا نتیجہ قرار دیا ہے جو انگریزی حکومت کی تہ و بالا کرنے کے واسطے کی گئی تھی حالانکہ یہہ ایسی فضول اور لغو تہمتین ہین کہ اُن کا جواب دینا بھی فضولیات معلوم ہوتا ہے کیونکہ ایسے فساد اور جھگڑے ہمیشہ تمام ہندوستان مین ہوتے رہے ہین مگر ان کو کبھی سرکاری معاملات سی کچھ سروکار نہین ہوا اور نہ اُن کو کسی نے انگریزون پر جہاد سمجھا۔ ڈاکٹر صاحب نے سید احمد صاحب کی کرامتاً غائب ہو جانے کے قصہ کو کسیقدر مبالغہ اور اصرار کے ساتھہ بیان کیا ہے حالانکہ یہہ ایک ایسا لغو قصہ ہے جسکو اُسوقت کے عام مسلمان بھی اپنے اعتقاد مین نہایت ضعیف سمجھتے تھے بس حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف ان مسلمانون کی ضعیف الاعتقادی کو لوگون کے ذہن نشین کرنا چاہتے ہین در حقیقت اسکی کچھہ اصل نہ تھی۔

اب مین اس مضمون کی ناظرین کو اس خط کے مضمون کی جانب مائل کرتا ہون جو

© rasailojaraid.com

بنگالہ کے ایک راسخ الاعتقاد عالم نے لکھا تہا اس خط مین عالم مذکور نے اولاً سید احمد صاحب
کے کرامتہً غائب ہوجانے کی قصہ کی اصلیت دریافت کی ہے اور اسکے بعد اپنے معتقدین کو
یہہ ہدایت کی ہے کہ وہ وہان سے اپنے گہرون کو واپس چلے آوین پس ذرا سوچنا چاہیے
کہ اس عالم کی اس چہٹی اور اس ہدایت کا نتیجہ کیا نکلتا ہے ہمارے نزدیک تو اس سے
صاف یہہ عمدہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہہ شخص اپنی صفائی طبیعت سے اس بات کو بہت برا سمجہتا تہا
کہ مذہبی سرگرمیون کو دہوکہ بازی سے برانگیختہ کرے اور اسکا یہہ منشا ہرگز نہ تہا کہ
وہ سلطنت انگریزی مین کسی قسم کا فتور برپا کرے حالانکہ ڈاکٹر صاحب نے اسکو بہی ایک متعصب عالم
لکہا ہے ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی کتاب کے صفحہ ۱ مین سید احمد صاحب اور عبد الوہاب کی ایک مفصل تاریخ
لکہی ہے وہ تحریر فرماتے ہین کہ جو باتین اب تک ان کے دلمین بطور خواب و خیال کے تہی وہ انجام کار
ایک آتشین شعلہ بنکر اس درجہ کو پہونچی کہ وہ اپنے دل مین جملہ اضلاع ہندوستان مین اسلام
کا جہنڈا قائم خیال کرنے لگے اور انگریزون کے مذہبی آثار کو ان کے نعشون کے ساتھہ گویا زمین
مدفون سمجہنے لگے پس اسمین شبہ نہین کہ سید احمد صاحب اور اگر ٹہیک ٹہیک سمجہو تو مولوی
اسمعیل صاحب نے اپنی تمام ہمت کو اس بات پر مصروف کیا تہا کہ جہانتک ممکن ہو ہندوستان
مین اپنے مذہب اسلام کی تہذیب اور اصلاح کرنی چاہیے اس لیے کہ ہندوستان مین بہت سی
بے اصل باتین مسلمانون کے مذہب مین داخل ہوگئی تہین اور اسی لحاظ سے ڈاکٹر صاحب کا یہہ قول
نہایت صحیح ہے کہ سید احمد صاحب تمام اضلاع ہندوستان مین اپنی مذہبی تہذیب کا جہنڈا
قائم کرنا چاہتے تہے مگر یہہ بالکل غلط ہے کہ وہ گورنمنٹ انگریزی کے مذہب کے نیست و نابود کرنیکی
فکر مین تہے ہماری دانست مین ڈاکٹر صاحب کی یہہ رای بالکل بے سند ہے اور اس قابل نہین ہے
کہ اسپر ذرا بہی التفات کیا جاوے جو اطلاع سید احمد صاحب نے مسلمانون کو دی تہی وہ صرف
اس بات کی تہی کہ وہ سکہون پر جہاد کرنے کے لیے آمادہ ہون پس ڈاکٹر صاحب کی رائے خود سید احمد
صاحب کی اس ہدایت سے بہی باطل ٹہرتی ہے اور کوئی وہابی ایسی رائے ظاہر بہی نہین کرسکتا تہا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس لیے کہ وہ ان کے عقائید کے خلاف ہوتی ہین جانتا ہون بلکہ مجھکو کامل یقین ہے کہ غالباً اس معاملہ مین ڈاکٹر صاحب کو کسی ایسے شخص نے دہوکہ دیا ہے جو وہابیت کے خلاف اعتقاد رکھتا ہے مگر اس تفصیل کو (جو انرایبل سید احمد خان سے ایس آئی نے کی ہے) پڑہنے اور سننے کے بعد کسی منصف مزاج کو جسکو فرقہ اہل حدیث سے عناد نہو گا کسی فرد اہل حدیث کی نسبت (سرحدی ہو خواہ ساکن پٹنہ وغیرہ بلاد ہندوستان) یہہ گمان نہو گا کہ اُس نے گورمنٹ کی بغاوت کی ہے یا باغیان گورمنٹ کو کسی طرح سے مدد دی ہے

اس تفصیل کا مؤید یہہ امر بھی ہے کہ سابق ویسرای لارڈ رپن بالقابہ نے اس گروہ کے ان موجودہ اشخاص کو (جو سرکاری تحقیقات کی رو سے بجرم بغاوت یا اعانت بغاوت مجرم و ملزم قرار پاکر سزای عبور دریای شور سزایاب ہو چکے تھے) رہا کر دیا۔ جسکی ایک وجہ یہی ہے کہ اس تحقیقات کا مشتبہ ہونا اور ان لوگون کا اس جرم سے بری ہونا ثابت ہو گیا تھا۔

بہ اس تحقیقات کے مشتبہ ہونے پر ایک دلیل ان دنون اختتام تحریر مضمون ہذا کے بعد ہماری نظر سے گذری جسکا الحاق اس حاشیہ مین مناسب معلوم ہوا۔ وہ دلیل کیا ہے ایک مستقل رسالہ ہے جسکا نام تواریخ عجیب ہے اور اُسکا مؤلف منشی محمد جعفر تہانیسری ہے (جو منجملہ ان اشخاص کے جو بمقدمہ جرم اعانت بغاوت مین سرکاری تحقیقات سے ماخوذ ہو کر بسزا عبور دریاے شور سزایاب ہوئے تھے اور پھر بعہد عاطفت مہد لارڈ رپن مین وہ رہا ہوئی) ایک مشار الیہ شخص ہے۔

ہرچند وہ رسالہ ایک مدعی یا مدعا علیہ کا بیان ہے جس سے باصول شہادت اسمین قطعی ثبوت نہین مل سکتا۔ ولیکن وہ اُس اشتباہ کی تائید سے تو قاصر نہین۔ اور اسکی طرز بیان اور سادگی اظہار سے اسکی ایسی صداقت ظاہر ہوتی ہے جس سے منصف مزاج کو طمانیت ہو سکتی ہے۔ ہمنے اس رسالہ کو متفرق مقامات سے دیکھا ہے جہانتک ہماری نظر نے گذر کیا ہمکو اس رسالہ سے سرکاری تحقیقات کا مشتبہ ہونا بخوبی معلوم ہوا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۵ مین بضمن مضمون "وہابی اور لارڈ ریبن" وجہ ثبوت کا بیان ہو چکا ہے) اس بات کو کوئی نہ مانے اور تفصیل آزاہل سید احمد خان کو صحیح نہ جانے تو اس کے مقابلہ مین اس قوم کی برارت مین وجہ دوم پیش ہو سکتی ہے۔

تفصیل وجہ دوم

ان حالات و مقدمات کو مشتبہ نہ کہنے اور سرحدی بغاوتون مین بعض اہل حدیث کی شراکت یا معاونت تسلیم کر لینے سے عام گروہ اہل حدیث پر الزام بغاوت قائم نہو سکنے کی وجہ یہ ہے کہ بعض افراد و چند اشخاص کا فعل تمام قوم کا فعل ہرگز نہین ہو سکتا اور نہ اس فعل سے جملہ اشخاص قوم یا اس کے مذہب پر الزام عاید ہو سکتا ہے۔ یہہ ہو تو دنیا مین کوئی قوم مہذب یا غیر مہذب مسلم یا غیر مسلم بغاوت سے بری نہین ہو سکتی کیونکہ ہر ایک قوم اور

اور ہمارا یہہ ظن غالب و قوی ہو گیا کہ پٹنہ یا کسی ضلع ہندوستان کے کسی اہل اسلام نے گورنمنٹ کی باغیون کو مدد نہین دی۔ سرحدی لوگون مین سے جسکو کسینے کچھ دیا ہے وہ انکو باغی سمجھ کر نہین دیا اپنا قرابتی اور غریب الوطن اور خوف مواخذہ سے مفرور ایک جانے اس مین محصور سمجھکر دیا ہے (چنانچہ سید احمد خان نے بیان کیا ہے) اور اس مقدمہ مین جو ان لوگون کے ذمہ الزام اعانت بغاوت قائم کیا گیا تھا اس مین بناوٹ اور جھوٹی شہادت کا بہت دخل ہوا ہے۔

اگرچہ ہم مؤلف سے خار جاپوری واقفیت نہین رکھتے (صرف اتفاقیہ ایک دفعہ سنہ ۱۸۹۲ء مین سملہ جاتے ہوئے ایک دوست کے مکان پر انبالہ چھاونی مین ہمنے انکو دیکھا ہے) مگر انکا کلام "یُعرف الرجل بمقالتہ" (جسکو انگریزی مین ان الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے (اے مین از نون بائی ہز سپیچ) ہمسکو

A man is known by his speech.

صاف بتاتا ہے کہ وہ جھوٹ بولنے والا آدمی نہین ہے جسکو ہمارے اس بیان مین شک ہو وہ اسکا اصل رسالہ (جو ۸ مرتبت پر انبالہ چھاونی سے مؤلف کے پاس سے ملتا ہے) منگالے اور ملاحظہ فرمائے۔

© rasailojaraid.com

ہر ایک ملک مین بعض افراد سے خود اپنی ہی سلطنت کی بغاوت و بدخواہی وقوع مین آچکی ہے ۔ جسکی نظایر یوروپ و ایشیا وغیرہ ممالک مین ایک نہین صدہا موجود ہین ازانجملہ دو چار نظیرین اس مقام مین ذکر کی جاتی ہین ۔

(۱) مہذب ملکون اور سلطنتون مین ان کے اپنی ہی قوم کے بعض افراد مین ڈائنامیٹ کا سلسلہ جاری ہے

(۲) بہت سلاطین یوروپ و ایشیا کو انہی کے ہم قوم و ہم مذہب کے اشخاص نے ہلاک کیا ۔

(۳) ہماری ملکہ قیصر ہند پر اس کے ہم قوم و ہم مذہب لوگون نے (جن مین ایک حضرت سکلین بھی تھا جنہون نے تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ ان پر گولی چلائی تھی) کئی دفعہ حملہ کیا ۔

(۴) اسوقت جو یوروپ مین اور خاصکر لنڈن ایرلنڈ وغیرہ مین ایرش وغیرہ سے فساد کا بازار گرم ہے وہ اپنے ہی ہم قوم و ہم مذہب اشخاص کے ہاتھون سے ہو رہا ہے ۔ وعلی ہذا القیاس ۔

ومعہذا اِن شخصی اور افرادی مخالفتون کے سبب سے اُن تمام اقوام عیسائی کو کوئی شخص باغی قوم نہین قرار دیتا بلکہ آج کل کے مفسدین ایرش کے لیے تحریک ہو رہی ہے کہ انکو مدد معاش ملے تاکہ وہ بے روزگاری کے سبب پھر فساد نکرین پس اہلحدیث کی بعض افراد کے ذاتی اور شخصی بغاوت کے سبب (اگر اُسکا وقوع تسلیم کر لیا جاوے) کل گروہ اہل حدیث کو باغی و بدخواہ سلطنت کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے خصوصًا اس حالت مین کہ اُس قوم کے اکثر اکابر اور پیشواؤن نے نازک وقتون مین گورنمنٹ کی خیرخواہی ثابت کر دکھائی ہو اسی نظر سے سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب سر ہنری ڈیوس صاحب نے باوجود تسلیم اس امر کے کہ بعض اضلاع ہندوستان کے بعض اشخاص اہلحدیث نے گورنمنٹ کی مخالفون کو مدد دی ہے)

کل فرقہ اہلحدیث کو بدخواہ سلطنت قرار نہ دیا بلکہ اہل حدیث پنجاب کا خیرخواہ گورنمنٹ ہونا بذریعہ سرکلر مورخہ ۲۹ - اکتوبر سنہ ۱۸۷۶ء مشتہر کیا -

ہمارے ایک اسلامی پالٹیشن بزرگ کا یہہ قول ہے جو از قومی یکے بیدانشی کرد ✤ نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را ✤ ہمارے اس بیان کا مخالف نہیں - اس قول سے ان کا یہہ مقصود نہیں ہے کہ ایسا ہونا چاہیے یا یہہ عقل و انصاف کا مقتضے ہے - بلکہ اس قول سے انکا مقصود یہہ ہے کہ عام لوگوں میں (جو عقل و انصاف کی پابند نہیں) ایسا ہوتا ہے وہ ایک کے فعل سے اس کے سب گروہ کو برا سمجھتے ہیں گو عقل و انصاف کے رو سے یہہ امر جائز نہ ہو اس وجہ دوم کو چشم انصاف سے دیکھنے کے بعد تو سرحدی بغاوتوں و سازشوں کو اہل حدیث کے ذمہ لگانے والے بہی یقین کر سکتے ہیں کہ ان بغاوتوں و سازشوں کے سبب اگر انکو واقعی تسلیم کر لیا جاوے کل گروہ اہلحدیث کو بدخواہ سلطنت قرار دینا انصاف کے مخالف ہے - بالجملہ ہماری اس طولانی (مگر ضروری) بحث سے عام ناظرین اور زیادہ عہدہ داران گورنمنٹ کو امر سوم کا یقین ہوگا - جیسا گورنمنٹ کو پہلے ہی سے اس امر کا یقین ہے -

تائیدات امور ثلثہ ختم ہوئیں - امید ہے گورنمنٹ ہماری درخواست کیطرف توجہ کرنے کے وقت ان تائیدات کو پیش چشم رکھے گی اور اس خیرخواہ فرقہ کو اس ناسزا لقب "وہابی" سے مخاطب کرنے سے معاف فرمائیگی - اور اپنے ملازموں اور عہدہ داروں کے نام بذریعہ سرکلر عام اور قطعی حکم نافذ کرے گی کہ وہ سرکاری تحریرات و احکام میں اس گروہ کو اس لفظ سے مخاطب نکیا کریں - انکی بجائے لقب "اہلحدیث" سے انکو مخاطب کیا کریں -

گورنمنٹ نے ہماری اس درخواست کی طرف توجہ نہ کی تو لوگوں میں تنازع و اختلاف پھیلیگا - اور لائیبل کی نالشوں کا دروازہ کہلیگا✤ - سب سے پہلے سرکاری

✤ لاہور میں اس تہمت وہابیت کو اٹھانے کے لیے ایک خاص کمیٹی قائم ہوی ہے جو

© rasailojaraid.com

عہدہ داروں پر جو وقتاً فوقتاً بعض خیر خواہ اشخاص اہل حدیث کو وہابی کہدیتے ہین لائبل کی نالشین دائر ہونگی - ان کے ساتھہ ہی ان اخبار نویسون پر جو اپنی اخبارون مین اس گروہ کے حق مین یہہ لفظ استعمال کرتے ہین - اُن کے بعد اہل حدیث کی مقابل فرقہ ہائے اسلامی کے بعض اشخاص پر جو اس لفظ سے انکو یاد کرتے ہین

جسکا نتیجہ بجز اسکے کہ رعایا مین باہم بُغض و فساد پیدا ہو اور انکی باہمی اتحاد و امن مین خلل واقع ہو اور کچہہ نہ نکلیگا -

ہماری دیسی اور انگریزی اخبارون کے ایڈیٹر (جو وقتاً فوقتاً اس گروہ کو وہابی کے نام سے تعبیر کرتے ہین - اور آج کل اس گروہ کے وکیل رسالہ اشاعۃ السنۃ کو وہابی اخبار لکھہ چکے ہین جیسے ایڈیٹر پاینیر الہ آباد - سول و ملٹری گزٹ لاہور - مسلم ہرلڈ مدراس - اودہ اخبار لکھنؤ - شمس الاخبار مدراس - اخبار چنار - عالم التصویر کانپور - سراج الاخبار وغیرہ) اس نتیجہ کیطرف غور و امعان کی نگاہ کرین - اور ہمارے اس مضمون کا خلاصہ اپنی اخبارون مین درج کر کے اس دل شکن و توہین آمیز لفظ کی استعمال پر عذر کرین - گورنمنٹ کی توجہ کی منتظر نہ رہین ایسا نہو کہ ہم اور وہ بجائے دوستانہ ملاقات عدالت کے کمرون مین باہم ملاقات کرین

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہین اور اسکے خاتمہ مین ان چٹھیات سرکاری کو نقل کرتے ہین جنکا اثنائے مضمون مین حوالہ دیچکے ہین

محمڈن ڈیفنس کمیٹی (یعنے قومی محافظت یا مدافعت کی مجلس) کے نام سے موسوم ہوئی ہے - اس کمیٹی کے ممبرون نے اس امر اہم کیلیے سردست ایک ایک پیسہ فی آمدنی بطور چندہ دینے تسلیم کر لی ہے - اس مضمون کی گورنمنٹ اور خاص ملک پر تاثیر ہوئی اور عدالت تک پہنچنے کی نوبت آئی تو یقین ہے کہ تمام ہندوستان کے لوگ اس کمیٹی کے ممبر ہو جائینگے اور اپنی آمدنی سے کافی روپیہ اس کی مدد کو دینگے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خاتمہ متضمن نقل چٹھیات

نقل مراسلہ اردو گورنمنٹ پنجاب جو بسر کلر انگریزی مورخہ ۹ اکتوبر کا ترجمہ ہے

انگریزی کا ترجمہ
نکل یہ ہے مہر

مہر عدالت

از محکمہ عالیہ گورنمنٹ پنجاب وغیرہ

بنام مولوی محمد حسین و مولوی رحیم اللہ وسہ صد و یگر سائلان

حسب الارشاد جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر جناب نواب محتشم الیہ بہادر کیطرف سے اوس عرضی کا جواب لکھا جاتا ہے جسپر قریب تین سو اشخاص نے دستخط ہین اور جسمین کئی ہزار دن اشخاص کی رائے اور خواہشون کا اظہار ہے جو اہل اسلام مین سے اوس فرقہ سے تعلق رکھتے ہین جو عوام الناس مین وہابی کے نام سے مشہور ہین۔

(۲) سائلون کا بیان ہے کہ اگرچہ وہ ایسے خیر خواہ سلطنت مین جیسے کوئی اور رعایا حضرت علیا ملکہ معظمہ دام اقبالہا مین سے تو بھی وہ بسبب اشتباہ بدخواہی بہت سی تکلیفون کے زیر بار اور کئی ایک لاچاریون کے متحمل کیے جاتے ہین کہ وہ اپنے مذہب کی رسوم کو آزادی کے ساتھہ ادا کرنے نہین پاتے حالانکہ ملکہ معظمہ کے اشتہار نے سب کو آزادی کا وعدہ دیا کہ وہ مسجدون سے اور اسلامی جلوسون سے الگ کیے جاتے ہین اور لوگ عموماً سرکار کے طریقہ کی پیروی کر کے انکو حقارت اور بے اعتباری سے دیکھتے ہین کہ کسی وہابی کے لیے عدالت ہائے قانونی مین انصاف پانا بھی ناممکن ہے کیونکہ اُس کی ملت کی حال معلوم ہوتی ہے حاکم عدالت اوس کے برخلاف مدبر ہو جاتا ہے۔ اخیر مین ان کی یہہ درخواست ہی کہ وہ گورنمنٹ کو اعتبار میں لیے جاوین کہ لوگون کو روکا جاوے کہ وہ ان کو بدخواہ سلطنت نہ خیال کرین اور ان سے ایسا سلوک نکرین جیسا بدخواہون کے ساتھہ ہوتا ہے کہ وہ خبر گیری اور نظر بندی سے خلاص کیے جاوین اور اپنے مذہب کی رسوم کو آزادانہ ادا کرنے پاوین اور یہہ کہ ملازمان سرکار جو وہابی رایون کے مقر ہین وہ آیندہ شبہ سے بری ہون اور ترقی سے محروم نہ ہین۔

(۳) جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خوش ہین کہ سائل اپنی تکالیف کے اظہار کے لیئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پیش قدم ہوئے اور ان کی درخواست کو پورے جواب دینے کو آمادہ ہین ۔ اول حسب الحکم جناب نواب مفتخر الیہ بہادر قلمی ہے کہ اگرچہ سائل نام وہابی کو رد کرتے ہین لیکن یہہ وہ نام ہے جس سے وہ عموماً مشہور ہین اور جہان تک لقب مذکور تحریر ہذا مین مستعمل ہوا ہے حقارت کے کلمہ کے طور نہین ہوا ہے ۔

(۴) ماسوائے اس کے جناب معلی القاب نواب محتشم الیہ بہادر اس مضمون کے ملاحظہ سے نہایت محظوظ ہوئے کہ سائل بالکل خیال بدخواہی دولت حضرت علیا ملکہ معظمہ دام سلطنتہا سے بھی منکر ہین ۔ اور اپنے تئین اون وہابیون کے حرکات مخالفانہ اور رسا[ئ]یون سے جو کئی سالون سے خفیہ فتنہ پردازی یا ظاہر مخالفت مین مشغول رہے ہین بالکل بے تعلق ظاہر کرتے ہین ۔ جناب نواب مفتخر الیہ بہادر ان گذارشات اطمینانی کے قبول کرنے کے لیے بہمہ وجوہ رضامند ہین اس جماعت نے جس کیطرف سے سائل معروض رسان ہین کچھہ عرصہ گذشتہ سے پنجاب مین نہایت خیر خواہی اور آشتی کے طریقہ سے سلوک رکہا اور جناب معظم الیہ بہادر اون کو یقین دلاتے ہین کہ جب تک کہ وہ حضرت ملکہ معظمہ کی نیک رعایا کی مانند کاربند رہین گے سرکار باوقار اونکو برابر اوسی مہربانی سے سلوک کرے گی جیسے کسی اور جماعت رعایا ملکہ ممدوحہ سے ۔ اگر فرقہ المشہور وہابی کی نسبت بدگمانی رہی ہے تو اوسکا باعث یہی کہ اس کے ارکین مین سے بہت لوگ خصوصاً ہندوستان کے دیگر حصون مین طریقہ بدخواہی سے کام کیا خاصکر اس معاملہ مین کہ انہون نے اس گروہ باغیان کو امداد دی جو مقام ملکا سرحد ہزارہ پر آباد ہین لیکن جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا یہہ منشا نہین ہے کہ اورون کے جرائم سائلون کو یا کسی اور کے جو ان کیطرح خیر خواہی چست کا اظہار کرین اور نیکو رعایا کی مانند کاربند ہین ذمہ لگا دین ۔

(۵) بحوالہ لاچاری ہائے درباب پرستش مذہبی حسب الارشاد جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر مرقوم ہے کہ جناب نواب محتشم الیہ بہادر چاہتے ہین کہ گورنمنٹ عالیہ کے اشتہار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی جنکی رو سے ہر ملت کے پیروون کو استحقاق ہے کہ اپنی پرستش بلا بندش کرین تا وقتیکہ امن عوام کو خطرہ نہ پڑے ہر طرف سے تعمیل کیجاوے - لیکن جو مخالفت وہابی طریق کی پرستش کے عام عمل کے باب مین ہے وہ خود اہل اسلام کیطرف سے ہے نہ سرکار سے - وہابی ایک فرقہ ایسے اشخاص کا ہے جو اوس طریقہ اہل اسلام سے جو عموماً پنجاب مین رائج ہے اتفاق کلی نہین کرتے اور گو وہ اپنے مسجدون مین اپنی رسوم کے آزادانہ عمل کرنے اور اوس جگہہ اپنے خاص مسئلون کے وعظ کرنے کے استحقاق کا اظہار کرین لیکن وہ اون مساجد کے استعمال کے بابت مین جو راسخ مسلمانونکی زر سے اور انکی استعمال کے لیے بنی ہوئی ہین اصرار نہین کر سکتے

(۶) جہانتک کہ پولیس کا تعلق ہے فی الحال وہابی کسی خاص نظربندی مین نہین ہین اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر سائلون کے گذارشات اطمینانی سے اس امر کے یقین کرنے کو بہت خوش ہین کہ اُسکے آیندہ بہی ضرورت نہ پڑے گی

(۷) علاوہ برین سرکار اپنے اون اہلکارون کو جو سائلون کی ملت سے ہین نامہربانی سے نہین دیکھتے اور نہ ان کو ترقی سے محروم رکھتی ہے جو کچھہ اپنے ملازمون سے سرکار چاہتی ہے وہ یہہ ہے کہ وہ اپنے فرایض کے انجام مین سرگرمی ظاہر کرین اور حسیت خیرخواہی سے ملبوس رہین - اس کے ثبوت مین تذکرۃً لکہا جاتا ہے کہ سید ہدایت علی تحصیلدار بٹالہ جو فرقہ وہابی مین بہت مشہور ہین کچھہ عرصہ ہوا کہ عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی پر مترقی ہوئے اور کم سے کم ایک اور شخص کا نام جو اسی ملت مین سے ہے اور جسکی خدمات اکثر دفعہ پسند ہوئین ایسی ہی ترقی کے لیے جو کسی مناسب وقت پر عمل مین آوے فہرست مین درج ہے

(۸) جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خوش ہین کہ انکو یہہ موقعہ سائلون کے اطمینان کرنے کا ملا کہ جب تک اون کا چال وچلن ایسے نیک رویہ سے اور ایسا خیرخواہانہ جیسیکہ اب ہے رہیگا تو اون سے سرکار با وقار نامہربانی سے نہ سلوک کریگی - یہہ مراسلت صاحبان کمشنران قسمت ہای کی اطلاع کے لیے بہیجی جاویگی - فقط ۱۰ نومبر ۱۸۷۶ء کوہ مری -

© rasailojaraid.com

ترجمہ یادداشت گورنمنٹ ممالک مغرب و شمال نمبر ۲۷۹ مورخہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۸۸۲ء

اصل یادداشت حصہ انگریزی میں ہے

صیغہ عام

ممالک شمال و مغرب و اودھ از کیمپ لکھنو مورخہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۸۸۲ء

یادداشت دفتر

مالک و مہتمم پرچہ اشاعۃ السنہ لاہور کو انکی درخواست (موسومہ گورنمنٹ رپورٹر دیسی اخبارات اینڈیا) مورخہ ۱۱ جنوری سنہ ۱۸۸۲ء کے جواب میں لکھا جاتا ہے کہ راقم کو اسکا سخت افسوس ہے۔ کہ ان اضلاع کی رپورٹ سالانہ بابت سنہ ۱۸۸۰ و ۱۸۸۱ء میں مالک و مہتمم مذکور کا مذہبی خطاب ایسے نام سے لیا گیا ہے جو انکو ناگوار گزرا جس لفظ پر وہ اعتراض کرتے ہیں وہ اس غرض سے نہیں لکھا گیا کہ انپر کسی طرح کا حرف آوے اور آیندہ بکمال احتیاط اس سے پرہیز کیا جاویگا۔ (دستخط) سی۔ رابرٹسن سیکرٹری گورنمنٹ ممالک شمال و مغرب و اودھ۔

ترجمہ چٹھی ڈبلیو جی واٹر فیلڈ صاحب بہادر قائم مقام کمشنر سابق دہلی

اصل چٹھی انگریزی انگریزی میں ہے

مولوی نذیر حسین اور انکے پسر مولوی شریف حسین صاحب نے معہ دیگر مردم خاندان کے مسٹر لیسن کی میم کی غدر میں جان بچائی تھی اسوقت میں یہہ اسکو اپنے گھر لے گئے تھے جسوقت میں وہ زخمی پڑی تھی سو اپنے مکان میں ساڑھے تین مہینے تک رکھا۔ آخر سرکاری کیمپ میں پہنچا دیا۔ ان کے بیان سے ظاہر ہوا کہ سرکاری انگریزی چٹھیاں اس آگ سے جل گئیں ہیں جو انکے مکان میں لگی تھی۔ میں خیال کرتا ہوں یہ امر صحیح ہے انکے پاس چٹھیاں لول چمبرلین صاحب اور جرنیل برن صاحب اور کرنیل نکلسن صاحب بہادر کی تھیں اور مسٹر لیسن کی میم کے انکی کل حقیقت مجھکو یاد ہے انکو دو سو روپیہ ایکمرتبہ اور چار سو روپیہ ایک مرتبہ انعام ملا اور سات سو روپیہ بعوض گرجانے مکانات کے ملا۔ لیس یہ خاندان قابل لحاظ اور مہربانی کے ہے

دستخط

ڈبلیو جی واٹر فیلڈ قائم مقام کمشنر

© rasailojaraid.com

ترجمہ چٹھی مسٹر جی ای ینگ صاحب بہادر سابق کمشنر دہلی

اصل انگریزی حصہ انگریزی میں ہے

مین نے بچشم خود دیکھا اور میم صاحبہ سے بھی سنا فی الحقیقت یہ سارٹیفکٹ درست ہی اور اس میں یہ لکھا ہے کہ مولوی نذیر حسین اور شریف حسین نے انکی جان دشمنوں سے بچائی

دستخط

جی ای ینگ صاحب

۱۶ دسمبر ۱۸۸۱ء

ترجمہ چٹھی جی ڈی ٹرملیٹ صاحب بنگال سول سروس سابق کمشنر دہلی

اصل چٹھی کی انگریزی عبارت حصہ انگریزی میں ہے

مولوی نذیر حسین دہلی کے ایک بڑے رہنما (یا نامور) مولوی ہیں جنہوں نے مشکل وقتوں میں اپنی نمک حلالی گورنمنٹ پر ثابت کی ہے اب وہ اپنے فرض زیارت کعبہ کی ادا کرنے کو جاتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ جس کسی افسر برٹش گورنمنٹ کی وہ مدد چاہیں گے وہ انکو مدد دیگا کیونکہ وہ کامل طور سے اس مدد کے مستحق ہیں۔

دستخط

جی ڈی ٹرملیٹ بنگال سول سروس

کمشنر دہلی ۱۰ اگست ۱۸۸۳ء

نقل مراسلہ گورنمنٹ پنجاب بنام ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ

ناہر عنایت

شرافت و فضیلت پناہ ابو سعید مولوی محمد حسین بعافیت باشند۔ واضح ہو کہ آپکا اشاعۃ السنۃ نمبر دوازدہم بابت ماہ دسمبر ۱۸۹۴ء اور رسالہ جات قبل ازیں ملاحظہ سے گذری آپ کی تحریرات مشعر ترقی رابطہ و اتحاد مابین اقوام اہل اسلام و سرکار انگلشیہ قابل تحسین ہیں۔ اور آپکی سعی در بارہ امر مذکور باعث مسرت و شکریہ ہے۔ فقط

مرقوم ۲۳ مئی ۱۸۹۵ء

(نمبر ۵۷)

مقام شملہ۔

© rasailojaraid.com

نقل روبکار ترکی سید عثمان پاشا کمانڈر انچیف و گورنر حجاز

مدینۂ منورہ محافظین علیہ سنہ

سعادتلو افندم حضرتلری

علمای ہندیہ دن نذیر حسین ایلہ تلامیذندن
بر نفر حقلرندہ کندیلری ہمشہریلری طرفندن اسناد
اعتزال اولنمغلہ مکہ مکرمہ دہ کندولری بالمواخذہ
تحقیقات اجرا اولنمش و فقط اسناد واقع مذکوردن
موما الیہمانن براتلری ثابت اولمش اولدیغندن
اورادہ دہ شاید حقلرندہ بویولدہ بر سوز ایدیلکہ
جک اولور ایسہ برائت ذمتلری معلوم اولمق
اوزرہ بیان کیفیتہ ابتدار قلندیغی اولبابدہ
امر وارادہ افندم حضرتلرینکدر

فی ۲۶ ذالحجہ سنہ ۱۳۰۰ و فی ۱۲ تشرین اول سنہ ۹۹

والی و قوماندار حجاز مکہ مکرمہ دہ

سید عثمان نوری

ترجمہ

بجناب محافظین مدینہ منورہ
سعادت مآب حضرت صاحبو
ہندوستانی مولویوں
سے نذیر حسین اور ایک شخص
انکے شاگردوں سے ان دو
پر ان کے ہم وطنوں کی طرف سے
جو معتزلہ (وہابی) ہونیکی تہمت لگائی
گئی تھی اسکی (ان دونو پر)
مواخذہ کر کے ضروری تحقیقات
کی گئی مگر اس تہمت سے ان دونو
کا بری ذمہ ہونا ثابت ہوا
وہان بھی اگر ان کے حق میں
اس قسم کا کوئی الزام لگایا
جاوے تو اس سے انکی برارت ذمہ معلوم ہونے کے لیے یہہ تحریر کی جاتی ہے -

سید عثمان نوری گورنر و کمانڈر انچیف عربستان از مکہ تاریخ ۱۶ ذالحج سنہ ۱۳۰۰ - ۱۲ تشرین اول ۹۹

اس روبکار ترکی کا فوٹوگراف ہمارے پاس موجود ہے ہر شائق اس فوٹوگراف کو ملاحظہ کر سکتا ہے -

اہلحدیث قدیم ہین یا جدید

اهل الحديث هم اهل النبي وان — لم يصحبوا نفسه انفاسه صحبوا

جو لوگ اس زمانہ مین بلا تقلید فقہا حدیث پر عمل کرتے ہین وہ اہل حدیث کہلاتے ہین۔ اور اپنے لقب کو قدیم بتلاتے ہین۔

انکے مخالف مقلدین فقہا ان کو نیا فرقہ اور ان کے مذہب کو نیا مذہب کہتے ہین اور بجائے اہل حدیث انکا وہابی نام رکہتے ہین۔

انکی (مخالفین) کی غلطی خیال و مقال ہم کئی دفعہ پہلے بہی بیان کرچکے ہین سنہ ۱۸۹۶ء و سنہ ۱۸۹۷ء مین جلد ۳ و ۵ اشاعۃ السنۃ کے کئی نمبرون مین یہہ ثابت کرچکے ہین کہ یہ لوگ وہابی نہین ہین اور ان کو وہابی کہنے کی کوئی وجہ نہین اور محمد بن عبد الوہاب نجدی جسکیطرف وہابی فرقہ کو منسوب کیا جاتا ہے تیرہوین صدی ہجری مین پیدا ہوا۔ اور یہہ فرقہ اہل حدیث پہلی صدی سے چلا آتا ہے۔ اس فرقہ اہل حدیث کو وہابی کہنا ایسا ہی جیسا اہل کتاب کا حضرت ابراہیم کو یہودی یا نصرانی کہنا جنکے جواب مین خدا تعالے قرآن مین فرماتا ہے کہ توراۃ و انجیل (جنپر یہودیت و نصرانیت کی بنا قائم ہوئی ہے) تو حضرت ابراہیم کے پیچہے نازل ہوئے ہین پہر ابراہیم کو یہودی یا نصرانی کہنا کیا معنے رکہتا ہے؟۔ ان پرچون مین یہہ بہی کہا گیا تہا کہ عبد الوہاب نجدی سے اہل حدیث ہند نے کسی وجہ سے استفادہ نہین کیا۔ نہ اُسکی شاگردی کی نہ اس کے مرید ہوئے نہ اُسکی کوئی ایسی کتاب جس مین اہلحدیث کے جملہ اصول و فروع کا بیان ہو ان کے پاس پہونچی نہ اوس کے خاص اعتقاد و عمل (تکفیر اہل قبلہ و قتل مخالفین) سے ان کو اتفاق ہے۔ بلکہ اس کے اس اعتقاد و عمل کو وہ برملا برا کہہ چکے ہین۔ پہر انکو وہابی کہنا اور مذہب محمد بن عبد الوہاب کیطرف منسوب کرنا کیا معنی رکہتا ہے؟۔

> یا اہل الکتاب لم تحاجون فی ابراھیم وما انزلت التورٰۃ والانجیل الا من بعدہٖ افلا تعقلون ھا انتم ھؤلاء حاججتم فیما لکم بہٖ علم فلم تحاجون فیما لیس لکم بہٖ علم واللّٰہ یعلم وانتم لا تعلمون ما کان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین
> (آل عمران ع ۷)

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پہلے ۱۸۹۱ء میں بضمن نمبر ۳ جلد ۷ اشاعۃ السنۃ یہہ ثابت کر چکے ہین کہ فرقہ اہل حدیث قدیم سے چلا آتا ہے۔ اکثر کتب فقہ و حدیث و تفسیر میں ان کا ذکر موجود ہے اور بہت سی (جیسے جلالین) اور بڑی (جیسے طحطاوی شرح درمختار۔ معالم التنزیل۔ جامع ترمذی۔ حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ) کتب فقہ و حدیث وغیرہ میں اسی لقب سے انکو یاد کیا گیا ہے۔

اور اس سے پہلے جلد اول ضمیمہ اشاعۃ السنۃ کے نمبر اول میں بشہادت بستان المحدثین بیان کر چکے ہین کہ کتاب صحیح بخاری کی تالیف ہی اسی غرض سے ہوئی ہے کہ حدیث پر عمل کرنے والے اس کتاب کی احادیث کو دستور العمل بناویں اور مجتہدین کیطرف رجوع کرنیکے محتاج نہ ہوں۔ اور اسی جلد ضمیمہ کے نمبر ۸ وغیرہ میں صفحہ ۵۹ سے صفحہ ۷۶ تک مذہب اہلحدیث کی مفصل تاریخ کتاب حجۃ اللہ البالغہ سے نقل کر چکے ہین جس میں اس گروہ کے اعیان و اکابر اور ان کے اصول مذہب کی تفصیل مذکور ہے

ان رسائل کے شائع ہونے کے بعد ان مضامین کو پڑھنے اور ان کتب کو جنکا ان مضامین میں حوالہ دیا گیا ہے دیکھنے والوں سے ہرگز متوقع نہ تہا کہ پھر وہ اہل حدیث کو نیا فرقہ کہتے اور ان کا وہابی وغیرہ نام رکہتے مگر افسوس وہ اب بہی وہی بات کہے چلے جاتے اور وہی نیا فرقہ وہابی وغیرہ انکا نام بتاتے ہین

اس مضمون میں ہم ان کی غلطی کا منشا بتاتے اور اس غلطی کے رفع کرنے کے لیے کوشش کرنا چاہتے ہین

ہمارے نامہربان (علاقی) اخوان مقلدین کو اس امر کا کامل یقین و صریح اعتراف ہے کہ اہل حدیث قدیم فرقہ ہے جس کے اعیان و اکابر امام بخاری و امام مسلم اور ان کے اساتذہ و اسلاف اور تلامذہ و اخلاف ہین اور اس مذہب کی کتابیں جنپر وہ فرقہ چلتا ہے صحیح بخاری و مسلم وغیرہ کتب صحاح و حسان ہین۔ و معہذا ان لوگون کا اہلحدیث زمانہ حال کو نیا فرقہ اور وہابی وغیرہ کہنا جہانتک ہمکو معلوم ہے انکے اس خیال پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مبنی ہے کہ زمانہ قدیم مین جو اہلحدیث کہلاتے تھے وہ کسی نہ کسی امام (ابو حنیفہ یا شافعی وغیرہ)
کے مقلد تھے۔ اور حنفی شافعی مالکی حنبلی کہلاتے۔ آجکل کے مدعیان عمل بالحدیث مطلق العنان
ہین کسی مذہب حنفی شافعی مالکی حنبلی کے مقلد نہین کہلاتے اور بلا واسطہ مجتہدین حدیث پر
عمل کرتے ہین۔ لہذا یہہ اہل حدیث سلف کے طریقہ پر نہین اور نہ اہل حدیث کہلانے کے مستحق
ہین انکو نجدی یا وہابی یا لامذہب ہی کہنا چاہیئے۔ جو نجد کے حدیث پر عمل کرنے والون کا
نام ہے۔ اور اپنے اس خیال کے مویدہ کئی امور پیش کرتے ہین اول یہہ ہے
کہ اکثر اہلحدیث سلف عام لوگون مین کسی نہ کسی مذہب کیطرف منسوب ہین کوئی حنفی کہلاتا ہے
(جیسے امام طحاوی وغیرہ) کوئی شافعی (جیسے امام بخاری امام ترمذی وغیرہ) کوئی مالکی۔
(جیسے امام قرطبی وغیرہ) کوئی حنبلی (جیسے شیخ ابن تیمیہ وغیرہ وغیرہ)۔
امر دوم یہہ کہ بعض اہل حدیث کو کتب طبقات مین خاص خاص طبقات مین شمار کیا گیا ہے
امر سوم (جو ان اکے شبہ یا خیال کا بڑا قوی مؤید ہے) یہہ کہ اکابر اہل حدیث نے نا اہل محدثین
کو بجای حدیث اتباع فقہ کے تاکید کی ہے چنانچہ امام بخاری سے قصہ رباعیات* مشہور
ہے جسمین اُنہون نے صاف فرمایا ہے کہ جو ان مشقتون کا جو محدث ہونے کے لیے ہم نے بیان

* شاید ہماری بعض ناظرین اس قصہ سے ناواقف اور اوراس کے شائق وطالب تفصیل ہون انکی اطلاع کے لیے ہم
اس قصہ کو قسطلانی شرح بخاری سے نقل کرتے ہین اسکی صفحہ ۴۱ جلد اول مین بسند ابو عصمہ نوح بن الفرغانی ابو

قال عبد العزیز الدمشقی حدثنا ابو عصمۃ نوح بن الفرغانی قال سمعت ابا المظفر عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن قت الخزنماجی وابا بکر محمد بن عیسے البخاری قال سمعت ابا ذر عمار بن محمد بن مخلد التمیمی یقول سمعت ابا المظفر محمد بن حامد بن الفضل یقول لما عزل ابو العباس الولید بن ابراہیم

المظفر بخاری سے منقول ہے کہ انہون نے فرمایا ابو العباس ولید بن ابراہیم ہمدانی رے کی قضا کر معزول ہوکر تو وہ شہر بخارا مین ہماری پرورش مین آرہے میرا استاد ابو المظفر مجھے ان کے پاس لے گیا اور ان سے اس کا طالب ہوا کہ وہ مجھے احادیث سنا دین جو انہی استادون سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی ہین متحمل نہو سکے وہ فقہ کا اتباع کرے اور اس زمانہ کے اہلحدیث کا یہ حال ہے کہ جسکو کسی ایک

ابن نیا الہمدانی عن قضاء الری ورد بخارا سنة ثلث عشرة
وتهیأة لتجدید المودة کانت بینه وبین الفضل
البلعمی فنزل فی جوارنا فحملنی معلمی ابو ابراهیم اسحق
بن ابراهیم الختلی الیه فقال اسالك ان تحدث هذا
الصبی عن مشائخك فقال مالی سماع قال فکیف وانت
فقیه فما هذا قال لانی لما بلغت مبلغ الرجال تاقت نفسی
الی معرفة الحدیث وروایة الاخبار وسماعها فقصدت
محمد بن اسمعیل البخاری ببخارا صاحب التاریخ
والمنظور الیه فی علم الحدیث واعلمته مرادی وسألته
الاقبال علی ذلك فقال لی یا بنی لا تدخل فی امر الا بعد
معرفة حدوده والوقوف علی مقادیره فقلت عرفنی
رحمك الله حدود ما قصدت له ومقادیر ما سألتك
عنه فقال لی اعلم ان الرجل لا یصیر محدثا کاملا فی حدیثه
الا بعد ان یکتب اربعا مع اربع کاربع مثل اربع
فی اربع عند اربع باربع علی اربع عن
اربع لاربع وکل هذه الرباعیات لا تتم الا باربع مع
اربع فاذا تمت له کلها هان علیه اربع وابتلی
باربع فاذا صبر علی ذلك اکرمه الله تعالی فی الدنیا باربع
واثابه فی الاخرة باربع قلت له فسرلی رحمك الله
ذکرت من احوال هذه الرباعیات من قلب صاف بشرح

سن چکے ہین - انہون نے جواب دیا کہ مجھے حدیث
کی سماع نہین ہے میری استاد نے کہا کہ آپ تو
فقیہ ہین پھر حدیث کی سماع کیون حاصل نہین
انہون نے جواب دیا کہ اسکا سبب یہی ہے جب مجھے حدیث
کا شوق ہوا تو مین امام بخاری کے پاس پہنچا
اور اپنے شوق و ارادہ سے انکو مطلع کیا انہون نے
فرمایا بیٹا کسی امر مین مداخلت کا قصد نکرنا چاہیے
جب تک کہ اسکی حدون اور مقدارون کی معرفت
نہو مین نے سوال کیا آپ مجھے علم حدیث کی حدون
اور مقدارون سے واقف کرین تو آپنے فرمایا
انسان کامل محدث تب ہی بنتا ہے جبکہ چار قسم
کی حدیثین (احادیث نبوی - آثار صحابہ - آثار
تابعین - اقوال علماء) قلم بند کرے - مع چار قسم کے
اوصاف کے (ان کے نام - کنیت - مکان و سکونت)
جیسے چار چیزون کے ساتھ چار چیزین ہین -
(خطبہ کے ساتھ حمد - دعا کے ساتھ توسل - سورہ
کے ساتھ بسم اللہ - نماز کے ساتھ تکبیر - چار اقسام
کی شکل (مسندہ - مرسل - موقوف - منقطع) اپنی
چارون زمانون (صغر سنی - بلوغت - جوانی -
اور پیر عمر -) مین چار اوقات (فراغت -

© rasailojaraid.com

کتاب حدیث پر بھی نظر نہین بلکہ ایک حدیث کی عربی عبارت پڑھنے کی لیاقت نہین وہ فقہ کا

کان فی بیان شاف طلبا للاجر الوافی فقال نعم الاربعة التی
یحتاج الی کتبہا ہی اخبار الرسول الله صلی الله علیه
وسلم وشرائعه والصحابة رضی الله عنهم و
مقادیرهم والتابعین واحوالهم وسائر العلماء و
تواریخهم مع اسماء رجالهم وکناهم وامکنتهم
وازمنتهم کالتحمید مع الخطب والدعاء مع التوسل
والبسملة مع السورة والتکبیر مع الصلوة مثل
المسندات والمرسلات والموقوفات والمقطوعات فی
صغره وفی ادراکه وفی شبابه وفی کهولته
عند فراغه وعند شغله وعند فقره وعند غناه
بالجبال والبحار والبلدان والبراری علی الاحجار
والاصداف والجلود والاکتاف الی الوقت الذی
یمکنه نقلها الی الاوراق عمن هو فوقه وعمن مثله
وعمن هو دونه وعن کتاب ابیه یتیقن انه بخط
ابیه دون غیره لوجه الله تعالی طلبا لمرضاته و
العمل بما وافق کتاب الله عز وجل منها ونشرها
بین طالبیها ومحبیها والتالیف فی احیاء ذکره
بعده ثم لا تتم له هذه الاشیاء الا باربع هی من کسب
العبد اعنی معرفة الکتابة واللغة
والصرف والنحو

مصروفیت - فقیری - تونگری -) چارون
موقعون (پہاڑون - دریاؤن - شہرون
جنگلون) مین رہکر - چارون لکھنے کی چیزون
(پتھرون - ٹھیکریون - چمڑون - ہڈی کے
شانون) پر اسوقت تک کہ ان احادیث کو کاغذ
پر نقل کر سکے - چارون قسم کے اشخاص اپنے
سے بڑون - برابر کے لوگون - اپنے سے نیچے
والون - اپنے باپون کی کتابون) سے چارون
غرضون (ثواب آخرت - عمل - اشاعت - تالیف)
سے پھر یہ سب جو کڑیان چار شرطون سے
پوری ہوتی ہین جو بندے کے اختیار مین ہین
کتابت کا علم - لغت کا علم - صرف کا علم -
نحو کا علم - مع چار شرطون کے جو خدا کے
اختیار مین ہین قدرت - صحت - فرصت -
حافظہ - جب یہ جو کڑیان پوری ہون تو اس
شخص کو چار چیزون کا چھوڑنا آسان ہو جاتا
ہے (بیوی - مال - اولاد - وطن) اور چار
بلاؤن مین مبتلا ہونا پڑتا ہے (دشمنون
کی خوشی دوستون کی ملامت - جاہلون کا طعن -
علماء کا حسد -) جب وہ ان مشقتون پر صبر

© rasailojaraid.com

تاہم ہمیں نتیجہ بلا واسطہ فقہ حدیث پر عمل کرنیکی مدعی ہیں پہر اس فرق کے ساتھہ جو ان میں اور اہلحدیث سلف میں ہی یہ لوگ اہلحدیث کہلانیکے کیونکر مستحق ہیں
ہمارے نزدیک انکا یہ خیال محض غلط ہے اور جو امور ثلثہ اس خیال کی تائید میں انہوں نے پیش کیے ہیں انمیں بھی وہ غلطی سے نہیں بچے اور
اہلحدیث زمانہ حال اور اہلحدیث زمانہ گذشتہ میں بلحاظ امور مذکورہ (عمل بالحدیث ترک تقلید عدم رجوع بمذہب معین) اصلا کوئی تفاوت نہیں

مع اربع هي من عطاء الله تعالى اعني القدرة والصحة
والحرص والحفظ فاذا تمت له هذه الاشياء كلها هان عليه
اربع الاهل والمال والولد والوطن وابتلي باربع شماتة
الاعداء وملامة الاصدقاء وطعن الجهلاء وحسد
العلماء فاذا صبر على هذه المحن اكرمه الله عز وجل في
الدنيا باربع بعز القناعة وبهيبة النفس وبلذة
العلم وبحياة الابد واثابه في الآخرة باربع بالشفاعة
لمن اراد من اخوانه وبظل العرش يوم لا ظل الا ظله
ويسقي من اراد من حوض نبيه صلى الله عليه وسلم
وبجوار النبيين في اعلى عليين في الجنة فقد
اعلمتك يا بني مجملا لجميع ما سمعت من مشايخي
متفرقا في هذا الباب فاقبل الآن الى ما قصدتني اليه او دع
فهالني قوله فسكت متفكرا واطرقت متأدبا فلما
راى ذلك مني قال وان لم تطق حمل هذه المشاق كلها
فعليك بالفقه يمكنك تعلمه وانت في بيتك
قار ساكن لا تحتاج الى بعد الاسفار ووطئ الديار و
ركوب البحار وهو مع ذا ثمرة الحديث وليس ثواب الفقيه دون
ثواب المحدث في الآخرة ولا عزه باقل من عز المحدث

صبر کرتا ہے تو خدا دنیا میں اسے چار چیزیں
انعام فرماتا ہے قناعت کی عزت ہیبت نفس
علم کی لذت ۔ ابدی حیات ۔ اور چار ثواب
آخرت عطا فرماتا ہے اپنے بھائیوں میں سے
جسکے لیے چاہے شفاعت ۔ عرش کا سایہ
جس دن بجز اسکے کسیکا سایہ نہوگا حوض کوثر سے
جسکو چاہے پانی پلانا ۔ اعلی علیین میں نبیوں کا
قرب ۔ یہہ کہکر انہوں نے فرمایا کہ میں نے تجھے
سبھی کچھہ اکٹھا سنا دیا جو اپنے مشائخ سے متفرق
طور سے سنا تہا اب تو یہہ مشکلات سوچکر
اپنے مقصود (طلب حدیث) کیطرف توجہ کر یا
اسکو چھوڑ دے مجھے انکی بات نے ڈرا دیا بس
میں فکر میں چپ ہو رہا اور ادب سے سر جھکا دیا جب
انہوں نے میری یہہ حالت دیکھی تو کہا تجھ سے ان مشقتوں
کا تحمل نہو سکے تو فقہ کو تھام لے اسکا سیکھنا تجھکو گھر سے
آسان ہوگا ۔ اور سفروں میں جانا نہ پڑیگا اور معہذا
وہ (فقہ) حدیث کا پھل ہے اور فقیہ کا ثواب محدث کے
ثواب سے کم نہیں اور نہ فقیہ کی عزت محدث کی عزت سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سلف سے خلف تک ہمیشہ اہل حدیث ایسے گذرے ہیں جو کسی مجتہد یا مذہب خاص کے مقلد نہ تھے اور بلا واسطہ مجتہدین و مذاہب خاص و کتب فقہ رسمیہ وہ حدیث پر عمل کرتے تھے۔ خصوصًا وہ امام جنکا یہ لوگ اپنی خیال کی تائید میں نام لیتے ہیں۔

ان میں بعض ائمہ حدیث کو کسی نے حنفی یا شافعی کہا یا ان کے **طبقات** میں داخل کیا ہے تو انکی ابتدائی **حالت کی نظر سے** یا اکثر مسائل میں ان مذاہب کے ائمہ سے انکے توافق رای کے خیال سے یا شہرت کے لحاظ سے۔ ورنہ در حقیقت وہ ان ائمہ مذاہب کے مقلد نہ تھے۔

اور قصہ **رباعیات** جو امام بخاری سے نقل کیا گیا اور جس میں حدیث کی علم و شغل کو رجوع جانے عمل) مشکل قرار دیا ہے اور اتباع فقہ کو سہل و آسان وہ **صحت کو نہیں پہنچا** اسکی اسناد میں جو ابو عصمہ نوح راوی ہے (جسکو قسطلانی نے ذکر کیا ہے) اگر یہہ وہی ابو عصمہ نوح بن ابی مریم ہے جو حدیث فضائل قرآن کے وضع کرنے کا اقراری ہے* تو اسکی روایت پر اعتماد

فلما سمعت ذلك نقص عزمي في طلب الحديث و اقبلت على دراسة الفقه (قسطلانی صـ۲۳ جلد ۱)	کم ہے یہ سنکر میں نے طلب حدیث کا عزم فسخ کیا اور فقہ کیطرف متوجہ ہوا۔

* چنانچہ شرح شرح نخبہ وغیرہ کتب اصول حدیث میں مذکور ہے کہ ابو عصمہ نوح کو لوگوں نے

روی عن ابی عصمة نوح ابن ابی مریم المروزی فاعنی مرو فیما رواه الحاکم بسنده الی ابی المروزی انه قیل لابی عصمة من این لک عن عکرمة عن ابن عباس فی فضائل القرآن سورة سورة ولیس عند اصحاب عکرمة هذا فقال انی رأیت الناس قد اعرضوا عن القرآن و اشتغلوا بفقه ابی حنیفة و مغازی ابن اسحق فوضعت هذا حسبة (شرح شرح نخبہ)	پوچھا کہ فضائل قرآن میں تجھے یہ حدیثیں کہاں سے ملی ہیں جو تو بواسطہ عکرمہ ابن عباس سے بیان کرتا ہے۔ عکرمہ کے شاگردوں کے پاس تو انکا نام و نشان نہیں ہے اسنے جواب میں کہا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ امام ابو حنیفہ کی فقہ اور محمد بن اسحق کے جنگ نامے پڑہتے تھے اور قرآن پڑہنے سے مونہہ پہیرے ہوئے تھے تو میں نے بہ نیت ثواب یہ حدیثیں فضائل قرآن میں خود بنائیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حلال نہین ہے اور اگر یہہ کوئی اور شخص ہے تو جب تک اسکی توثیق امیہ حدیث سے ثابت نہو

اور اس روایت کی صحت و اتصال معلوم نہو یہ روایت لائق احتجاج نہین۔

اور جس قدر علم و شغل حدیث مین اشکال بیان کیے گئے ہین اُن سے بڑھکر اشتغال و عمل فقہ مین ہین۔ بالجملہ بلا واسطہ مجتہدین و بلا مراجعت کتب فقہ حدیث پر عمل کرنا اور کسی مذہب خاص حنفی یا شافعی کا پیرو و مقلد نہ کہلانا ایسے امور نہین ہین جو صرف اسوقت کے اہل حدیث مین پائے جاتے ہون یہ امور اہل حدیث سلف مین بھی موجود تھے ان امور کی نظر سے اسوقت کے اہلحدیث اور اہلحدیث سلف مین سرموی تفاوت نہین ہے پھر ان امور کی نظر سے اسوقت کے اہلحدیث کو گروہ اہلحدیث سے خارج اور وہابی اور نجدی قرار دینا اور اہل حدیث سلف کا اہل حدیث و اہل سنت ہونا تسلیم کرنا انصاف نہین ہے

اس مقام مین ہم نے تین دعوی کیے ہین۔

اوّل۔ محدثین سلف بلا واسطہ مجتہدین حدیث پر عمل کرتے ۔

دوم۔ ان کا حنفی یا شافعی وغیرہ کہلانا توافق رائے یا انکی سابق حالت یا شہرت کی وجہ سے تہا۔ درحقیقت وہ مقلد نہ تھے۔

سوم۔ قصہ رباعیات لائق احتجاج نہین۔

ان دعاوی مین سے دعوی سوم کی نسبت تو ہم اس مقام مین اُس سے زیادہ کہنا نہین چاہتے جو کہہ چکے ہین کہ اس کے راوی نوح ابو عصمہ کی روایت لائق دست آویز نہین ہے گو اس قصہ کے موضوع و مفتری ہونے پر اور وجوہات عقلیہ و نقلیہ سے بہی بحث ہو سکتی ہے جو اس محل مین کسیقدر اجنبی ہے باقیماندہ دعاوی (اول و دوم) سے ہر ایک دعوی کو شواہد و نقول معتبرہ سے ثابت کیا جاتا ہے۔

دعوی اول کے شواہد۔

محدثین سلف کو جو کسی مذہب خاص کے مقلد نہ تہی اور بلا واسطہ مجتہدین حدیث پر عمل کرتے تہے

٭ اس امر کو ہم اشاعۃ السنۃ جلد اول کے متعدد نمبرون مین ثابت کر چکے ہین۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اگر ہم باستیعاب و تفصیل ذکر کرین تو ہمارے رسالہ کی کئی جلدین اس ذکر و تفصیل کے لیئے کافی نہون ۔ لہذا بطور مشتے نمونہ از خروار چند اکابر کا ذکر کیا جاتا ہے۔

واضح ہو امام ذہبی نے طبقات حفاظ حدیث مین اس قسم کے بہت سے اہل حدیث کو ذکر کیا ہے

ازانجملہ عبداللہ بن وہب ہین جنکی حق مین ذہبی نے فرمایا ہے کہ وہ خود اجتہاد کرتے کسی کے مقلد نہ تھے

عبد الله بن وهب بن مسلم الامام الحافظ جمع بين الفقه والحديث والعبادة كان ثقة حجة حافظا مجتهدا لا يقلد احدا ذا تعبد وتزهد وثقه غير واحد مات في شعبان سنه سبع وتسعين ومائة ۔ (ملخص طبقات ذهبي)

۱۹۷ھ ہجری مین وفات پائے۔

ازانجملہ وہ دو سو امام اہل حدیث ہین جنکا حال ذہبی نے ترجمہ حافظ ابی التقی کے بعد بیہ بیان فرمایا ہے کہ انکے زمانہ مین ایک مجلس مین اہل حدیث دس ہزار دو تین لیکر جمع ہوتے تھے جن مین دو سو امام تھے اور آثار نبویہ لکھتے تھے ۴۰۵ھ ہجری مین وہ لوگ فنا ہو گئے اور عرب سے منتشر ہو گئی تو اہل التقلید پیدا ہوئے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ اہل حدیث مقلد نہ تھے مقلد انکے بعد پیدا ہوگئے ہین

قال الذهبي بعد ترجمة ابي التقي فهؤلاء المسمون في هذه الطبقة هم نقاوة الحفاظ ولعل قد اهملنا طائفة من نظرائهم فان المجلس الواحد في هذا الوقت كان يجمع فيه ازيد من عشرة الاف محبرة يكتبون الاثار النبوية ويعتنون بهذا الشان وبينهم نحو من مائتي امام قد برزوا وتاهلوا للفتيا فلقد تفانى اصحاب الحديث و تلاشوا وتبدل الناس بطلبة يهزأ بهم اعداء الحديث والسنة ويسخرون منهم وصار علماء العصر في الغالب عاكفين على التقليد في الفروع (ملخص طبقات ذهبي)

اور ازانجملہ امام قرطبی ہین جنکو عام لوگ مالکی سمجھتے ہین ان کے حق مین ذہبی نے کہا ہے کہ وہ کسی کے مقلد نہ تھے خود اجتہاد کرتے

بقي ابن مخلد الامام شيخ الاسلام ابو عبد الرحمن القرطبي الحافظ صاحب مسند الكبير والتفسير كان اماما علما قدوة مجتهدا لا يقلد احدا

© rasailojaraid.com

ثقہ حجۃ۔ (ملخص طبقات ذہبی)

قاسم بن محمد بن قاسم بن محمد بن سیار الامام الحافظ الاندلسی القرطبی شیخ المحدثین و الفقہاء لازم بن عبد الحکم حتی برع فی الفقہ وصار اماماً مجتہداً لایقلد احداً وھو مصنف کتاب الایضاح فی الرد علی المقلدین کان یذھب الی الحجۃ والنظر ویمیل الی مذھب الشافعی ولم یکن بالاندلس مثلہ فی حسن النظر والبصر بالحجۃ قال ابن عبد البر لم یکن احداً بقرطبۃ افقہ منہ مات سنۃ ست وسبعین ومائتین (ا)

۲۷۵ھ ہجری میں فوت ہو کر اور از آنجملہ امام قاسم بن محمد ہیں انکے حق میں ذہبی نے فرمایا ہے کہ وہ کسی کے مقلد نہ تھے انہوں نے مقلدین کے رد میں ایک کتاب بھی لکھی ہے جسکا نام "ایضاح" ہے۔ انکا مذہب دلیل تھا اور انکو شافعی مذہب کیطرف بھی کچھ میلان تھا ۲۷۶ھ میں فوت ہوئے۔

اور از آنجملہ امام ابن خزیمہ ہیں۔ انکے حق میں ذہبی نے فرمایا ہے کہ وہ امام تھے لوگ ان کے پیچھے چلتے ان کا یہ قول تھا کہ خدا و رسول کے سامنے کسیکا قول لائق وسنت آوری نہیں ہے۔

ابن خزیمۃ الحافظ الکبیر الثبت امام الائمۃ شیخ الاسلام ابوبکر محمد بن اسحٰق بن خزیمۃ بن المغیرۃ بن صالح بن بکر السلمی النیسابوری قال ابو حاتم لما سئلوہ عن ابن خزیمۃ قال ویحکم ھو یسأل عنا لا یسئل عنہ ھو امام یقتدی بہ ومن کلام ابن خزیمۃ لیس لاحد مع رسول صلی اللہ علیہ وسلم قول اذا صح الخبر (ملخص طبقات ذہبی)

اور از آنجملہ حافظ ابن المنذر ہیں جن کے حق میں ذہبی نے فرمایا ہے کہ وہ مجتہد تھے کسی کے مقلد نہ تھے خود اجتہاد کرتے اور اختلاف اور دلائل کی معرفت میں بڑے کامل تھے اور اس امر میں موافق اور

ابن المنذر الحافظ العلامۃ الفقیہ الاوحد ابوبکر محمد بن ابراھیم بن المنذر النیسابوری شیخ الحرم وصاحب الکتب التی لم یصنف مثلھا وکان مجتہداً لایقلد احداً وکان غایۃ فی معرفۃ الاختلاف والدلیل واحتاج الی کتبہ المتفق

© rasailojaraid.com

والمخالف وفاته سنة ثمان عشرة وثلث مائة

اور مخالف اُن کی تصانیف کو محتاج رہے ۳۱۸ھ میں وہ فوت ہوئے۔

الحسن بن سعد بن ادريس الحافظ الكبير الامام ابو علي الكناني القرطبي كان علامة مجتهداً لا يقلد ويميل الى اقوال الشافعي قال ابن الفرضي كان يحضر الشورى فلما رأى القيادة على المالكية ترك شهودها وكان شيخا صالحا ولم يكن بضابط جداً مات يوم عرفة يوم الجمعة سنة احدى وثلثين وثلثمائة (ملخص طبقات ذهبي)

اور از انجملہ حسن بن سعد ہیں انکے حق میں بھی ذہبی نے یہی کہا ہے کہ وہ مقلد نہ تھے خود اجتہاد کرتے تھے اور امام شافعی کے اقوال کیطرف کچھ میلان رکھتے ۳۳۱ھ میں فوت ہوئے

ابن شاهين الحافظ الامام المفيد المكثر محدث العراق ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد البغدادي الواعظ المعروف بابن شاهين + + + + قال الخطيب سمعت محمد بن عمر الداودي يقول ابن شاهين ثقة تشبه الشيوخ الا انه كان لحانا ولا يعرف الفقه وكان اذا ذكر له مذهب احد يقول انا محمدي المذهب مات في ذي الحجة سنة خمس وثمانين وثلثمائة (〃)

اور از انجملہ ابن شاہین ہیں وہ ایسے عامل بالحدیث تھے اور کتب فقہ رسمیہ سے بیخبر کہ جب انکے پاس کبھی کسی امام مذہب کا کوئی ذکر کرتا تو آپ فرماتے کہ میں تو محمدی المذہب ہوں ۳۸۵ھ میں آپ فوت ہوگئے

اور از انجملہ امام ابو عیسیٰ ترمذی ہیں جنکا اجتہاد وخود حدیث پر عمل و استدلال کرنا خود انکی کتاب جامع ترمذی) سے ثابت ہے جس کے

ولذا قيل انه كاف للمجتهد ومغن للمقلد بل قال ابو اسمعيل الهروي هو عندي انفع من الصحيحين لان كل احد يصل الفائدة منه وهما يصل اليها منهما العالم المتبحر (شرح علي قاري)

حق میں علماء نے یہہ کہہ رکھا ہے کہ وہ مجتہد کے لیے کافی ہے اور مقلد کو اور کتابوں سے مستغنی کرنیوالی اور بعض ائمہ نے اس کتاب کو صحیح مسلم اور صحیح بخاری سے (جو اجتہاد کی کان ہے)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نفع عام کے نظر سے افضل کہا ہے ۔

امام ترمذی نے جابجا اپنی کتاب میں اپنا مذہب وہ مذہب اہل حدیث قرار دیا ہے جسکو کسی خاص امام شافعی وغیرہ سے کچھ خصوصیت نہیں ہے بلکہ وہ سبھی ائمہ مذاہب میں (امام شافعی و امام احمد و اسحق وغیرہ میں) مشترک ہو چنانچہ اس اشتراک کو خود ترمذی نے ظاہر کیا ہے اور اسی اشتراک کی نظر سے ان سب ائمہ کا اپنا ہم مذہب ہونا بلفظ اُصحابنا بیان فرمایا ہے ۔

اوائل کتاب میں (بصفحہ ۱۴ کتاب ترمذی مطبوعہ میرٹھ) آپ نے بوسہ کا ناقض نہ ہونا

وقال مالك بن انس والاوزاعي والشافعي واحمد واسحق في القبلة الوضوء وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وانما ترك اصحابنا الحديث عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا لانه لا يصح عندهم لحال الاسناد (جامع ترمذی ص۱۴)	امام مالک و اوزاعی و شافعی و امام احمد و اسحق کا مذہب بتایا ہے اور اس مذہب میں ان ائمہ کا اپنا ہم مذہب ہونا بلفظ اُصحابنا ظاہر کیا ہے

اور بصفحہ ۲۵ ۔ کتاب بھولی ہوئی نماز کو یاد آنے کے وقت (طلوع یا غروب آفتاب

ويروى عن علي انه قال في الرجل ينسى الصلوة يصليها متى ذكر في وقت او غير وقت ويروى عن ابي بكرة انه نام عن صلوة العصر فاستيقظ عند غروب الشمس فلم يصل حتى غربت وقد ذهب قوم من اهل الكوفة الى هذا واما اصحابنا قد ذهبوا الى قول علي ابن ابي طالب (ر ر ص۲۵)	کا وقت کیوں نہ ہو) پڑھ لینا امام احمد و اسحق کا مذہب بتایا ہے پھر اس مذہب میں ان ائمہ کا اپنا ہم مذہب ہونا بلفظ اُصحابنا ظاہر کیا ہے ۔

اور بصفحہ ۲۶ ۔ کتاب فجر اور عصر کی نماز کی ایک رکعت ملجانے سے پوری نماز کا مل جانا امام

وبه يقول اصحابنا الشافعي واحمد واسحق ومعنى هذا الحديث عندهم لصاحب العذر مثل الرجل ينام عن الصلوة او ينساها فيستيقظ عند طلوع	شافعی و امام احمد و امام اسحق سے نقل کیا ۔ اور ان ائمہ کو بلفظ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الشمس وعند غروبها سر ۲۶ رجب	اصحابنا اپنا ہم مذہب کہا ہے

اس قسم کی تصریحات (جنہین کئی ائمہ کو ترمذی نے اپنا ہم مذہب یا یون کہو کہ پیشوائے مذہب ٹہرایا اور ان کو اصحابنا کہا ہے) اس کتاب مین اور بہت ہین جنکی تفصیل مین خوف تطویل ہے ان تصریحات کی ساتہہ امام ترمذی کو ایک مذہب کا پابند سمجہنا یا امام شافعی کا مقلد قرار دینا علم و انصاف کا مقتضی نہین ہے۔

اور ازانجملہ امام الائمہ سراج الامۃ **امام محمد بن اسمعیل بخاری** ہین ان کے بلا واسطۂ تقلید اپنے فہم و اجتہاد سے حدیث سے استدلال کرنا۔ اور امام شافعی وغیرہ ائمہ مجتہدین کا مقلد نہونا آپکے کتاب (صحیح بخاری) سے بہی ثابت ہے (جسکو ہم اندرونی شہادت کہہ سکتے ہین) اور بیرونی شہادت (تصریحات و اقوال علما جنہین انکو مجتہد کہا گیا ہے) بہی پائی جاتی ہے۔

اندرونی شہادت کا بیان

امام بخاری کا باجتہاد خود حدیث سے استدلال کرنا اس کتاب (صحیح بخاری) کے تراجم (وہ مسائل جنکو باب کی ذیل مین وارد کیا گیا ہے جیسے باب تکبیر مسح موزہ وغیرہ) سے ظاہر ہے اسکے تراجم مین ادق مسائل اجتہادیہ کتاب و سنت سے استنباط کئے گئے ہین جنکی نظر سے بہت سی فضلاء نے کہہ رکہا ہے کہ بخاری کا اجتہاد اسکے تراجم ابواب مین ہے۔

> فلذا اشتہر قول جمع من الفضلاء فقہ البخاری فی تراجمہ۔ واکثر ما یفعل البخاری ذلک اذا لم یجد حدیثا علی شرطہ
> (مقدمۃ فتح الباری صفحہ ۱۳)

اور انکا **مقلد شافعی نہونا** اس کتاب سے اس طور پر ثابت ہے کہ اس کتاب مین امام شافعی سے کچہہ اخذ نہین کیا۔ صرف ایک جگہہ بلفظ "ابن ادریس" انکا نام تو لیا ہے پہر ان سے نہ کوئی حدیث لی ہے نہ کسی فقہی مسئلہ مین ان کے پیروی ظاہر کی ہے

یہ دیکہو صفحہ ۱۶۱ وغیرہ کتاب ترمذی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بلکہ جا بجا اُنکی مخالفت کا اظہار فرمایا ہے اور مسائل فرعیہ میں وہ مذہب اختیار کیا ہے جو امام شافعیؒ کا صریح مخالف ہے پھر انکا مقلد امام شافعی کیونکر متصور ہے۔

جس شخص کو کوئی ثقہ لائق اخذ روایت نہ سمجھے اور اُسکی پیروی کا اظہار نہ کرے بلکہ مخالفت کا دم بھرے اُسکو وہ اپنا امام کب سمجھتا ہے اور اُسکی تقلید کب اختیار کرتا ہے

ہاں امام بخاری نے امام شافعی پر اتنی مہربانی ضرور کی ہے کہ انکو ضعیف لوگوں میں شمار نہیں کیا جیسا کہ جناب امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کو ضعفاء میں شمار کیا ہے۔* چنانچہ امام رازی نے بعض رسائل میں بدست آویز تاریخ کبیر امام بخاری اس امر کا دعوے کیا ہے ولیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ اُن کو لائق اتباع و اخذ روایت بھی سمجھتے تھے ایسا سمجھتے تو انکی روایت کو ترک نہ کرتے۔

اما البخاری فقد ذکر الشافعی فی تاریخہ الکبیر فقال فی باب المیم محمد بن ادریس الشافعی القرشی مات سنة اربع ومأتین - ثم انہ ما ذکرہ فی باب الضعفاء مع علمہ بانہ کان قد روی شیئا کثیرا من الحدیث ولو کان من الضعفاء فی ھذا الباب لذکرہ کما ذکر اباحنیفة فی ھذا الباب (رسالہ رازی در ترجیح مذہب الشافعی)

* اس مقام میں ہمکو یہ دعوی ہرگز نہیں کہ امام ابوحنیفہ کو ضعیف سمجھیں یا امام شافعی کو قوی لائق اخذ روایت سمجھیں امام بخاری حق پر تھے اور یا امام الائمۃ شافعی ضعیف یا لائق اخذ روایت نہ تھے۔ ہمارا دعوی صرف یہ ہے کہ امام بخاری کے خیال میں یہ امام ایسے تھے (اس خیال میں وہ مصیب ہوں خواہ خطا پر) پھر انکو امام شافعی کا مقلد کہنا کیا معنے رکھتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امام بخاری کا امام شافعی کی حدیث و اتباع سے سالکت رہنا تو ناظرین کو اصل کتاب کے ملاحظہ سے معلوم ہو سکتا ہے انکے مذہب سے مخالفت کرنا بذکر چند مسائل اس مقام میں بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) امام شافعی کا قول ہے کہ انسان کے بال بدن سے جدا ہونے سے نجس ہو جاتے ہیں اور پانی جس میں وہ بال ہوں پلید ہے امام بخاری نے بصفحہ ۲۹ کتاب اس قول کو رد کیا ہے اور اس پانی کا پاک ہونا اختیار فرمایا ہے (دیکھو عینی شرح بخاری جسکی عبارت حاشیہ بخاری صفحہ ۲۹ میں منقول ہے۔

> قال ابن بطال اراد البخاری رد قول الشافعی ان شعر الانسان اذا فارق الجسد نجس واذا وقع فی الماء نجس (عینی شرح بخاری)

(۲) امام شافعی کا قول ہے کہ وضو میں تمام سر کا مسح واجب نہیں ہے ایک دو بال کا مسح بھی کافی ہے امام بخاری نے اسکا خلاف کیا اور اس کے مقابلہ میں بصفحہ ۳۱ کتاب امام مالک کا وہ قول وارد کیا ہے جس میں بعض حصہ سر کے مسح کا عدم جواز بیان ہوا ہے۔

> قال الشافعی احتمل قوله فامسحوا برؤسکم جمیع الرأس او بعضه فدلت السنة ان بعضه یجزی الخ (قسطلانی شرح بخاری)

(۳) امام شافعی وغیرہ جمہور مجتہدین کا قول ہے کہ مباشرت بلا استفراغ سے غسل واجب ہوتا ہے اور حدیث عثمان جسمیں صرف وضو کا حکم ہے منسوخ ہے امام بخاری نے اسکا خلاف کیا اور بصفحہ ۴۳ کتاب

> قال ابو عبد الله الغسل احوط وذلک الاخر (بخاری صفحہ ۴۳) اراد بهذا ان الحدیث غیر منسوخ (عینی)۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ومذهب الشافعي وجوب الغسل وان الحديث منسوخ (قسطلانی شرح بخاری صفحہ ۳۰۱ جلد ۱)

کہا ہے کہ غسل صرف احتیاطی امر ہے یعنی حدیث ہنوز منسوخ نہیں ہے۔ (دیکھو عینی و قسطلانی شرح بخاری)

(۴) امام شافعی کا آخری قول یہہ ہے کہ حاملہ عورت کو جو خون ظاہر ہو وہ حیض ہے امام بخاری نے اُسکا خلاف کیا۔ اور صفحہ ۴۶ کتاب اس مسئلہ کے مؤید حدیث وارد کی کہ حاملہ کو حیض نہیں آتا (دیکھو فتح الباری شرح صحیح البخاری جسکی عبارت حاشیہ بخاری میں منقول ہے۔

قال ابن بطال غرض البخاري بادخال هذا الحديث في باب الحيض تقوية مذهب من يقول ان الحامل لا تحيض وهو قول الكوفيين واليه ذهب الشافعي في القديم وفي الجديد انها تحيض (فتح الباری شرح صحیح البخاری)

(۵ و ۶) امام شافعی کا مذہب ہے (جیسا کہ حنفیہ کا ہے) کہ تیمم میں دو ضربیں ہیں ایک موںہہ کے لیئے دوسرے ہاتہوں کے لیئے اور ہاتہوں کی حد تیمم میں بنا بر قول اخیر امام شافعی کہنیوں تک ہی امام بخاری نے ان دونوں کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ تیمم میں موںہہ اور ہاتہوں کے لیئے ایک ضرب ہی اور ہاتہوں کی حد تیمم میں پہنچون تک ہے (دیکھو قسطلانی)

باب التيمم للوجه والكفين (بخاری صفحہ ۴۸) باب التيمم ضربة (بخاری صفحہ ۵۰) مفهومه (یعنی حدیث عمار) ان الزاد على الكفين فليس بفرض وهو مذهب احمد وحكى عن الشافعي في القديم وهو القوي من جهة الدليل + + + الا صح المنصوص ويعني عن الشافعي وجوب ضربتين (قسطلانی صفحہ ۴۱۸ و صفحہ ۴۴)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۷) امام شافعی کا مشہور قول یہہ ہے کہ مریض مرض کے سبب دو نمازون کو جمع نکرے امام بخاری نے اس کا خلاف کیا اور بصفحہ ۷۹ کتاب عطا تابعی کا قول مشعر جواز نقل کیا ہے (دیکھو قسطلانی شرح بخاری)

قال عطاء ویجمع المریض بین المغرب والعشا (بخاری صـ۷۹) وبہ قال احمد واسحق مطلقا وبعض الشافعیۃ وعن مالک بشرطہ والمشہور عن الشافعی واصحابہ المنع (قسطلانی صـ۵۷۲ جلد ۱)

(۸) امام شافعی کا قول ہے کہ امام کو نماز مین شک ہو تو وہ مقتدی کی تقلید نکرے اپنے یقین پر فیصلہ کرے۔ امام بخاری نے اسکا خلاف کیا ہے اور بصفحہ ۹۹ کتاب اس مضمون کو حدیث سے ثابت کیا ہے کہ امام کو شک ہو تو وہ مقتدی کا کہا مان لے۔

هل یاخذ الامام اذا شک بقول الناس (بخاری صـ۹۹) قال الشافعیۃ لایاخذ بقولهم وقال الحنفیۃ نعم ++ ظاهرہ (ای الحدیث) انہ صلعم رجع الی قولهم لاکن حملہ امامنا الشافعی علی انہ تذکر (قسطلانی صفحہ ۷۱ و ۷۲ جلد ۲)

(۹) امام شافعی کا قول ہے کہ سونے چاندی کی زکوۃ مین صرف درہم دینار لیے جاوین گے نہ انکی قیمت کے کپڑے وغیرہ امام بخاری نے اسکا خلاف کیا ہے اور بصفحہ ۱۹۴ کتاب یہہ ثابت کیا ہے کہ کپڑے وغیرہ بھی زکوۃ مین لینا درست ہے

باب العرض فی الزکوۃ (بخاری صـ۱۹۴) قال العینی احتج باصحابنا فی جواز دفع القیم فی الزکوۃ ولہذا قال ابن رشید وافق البخاری فی هذہ المسئلۃ الحنفیۃ مع کثرۃ مخالفتہ لهم قال الکرمانی وعند الشافعی لایجوز (هامش بخاری صـ۱۹۴) ومثلہ فی القسطلانی (صـ۴۶ جلد ۳)

(۱۰) امام شافعی کا مذہب ہے (جیسا کہ مالک کا ہے) کہ ایک شہر کی زکوۃ دوسرے شہر کے مساکین کے لیئے منتقل نہو۔ امام

باب اخذ الصدقۃ عن الاغنیاء وترد علی الفقراء حیث کانوا (بخاری صـ۲۰۲)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بخاری نے اسکا خلاف کیا اور بصفحہ ۲۰۲ کتاب فرمایا ہے کہ جہاں کہیں کے فقیر ہوں ان کو زکوۃ دیجاوے	ظاہر ان المؤلف یختار جواز نقل الزکوۃ من بلد المال وهو مذهب الحنفیة والاصح عند الشافعی والمالکیة عدم الجواز۔ (قسطلانی ص ۹۶ جلد ۳)

(۱۱) امام شافعی کا قول ہے (جیسا کہ مالک و احمد و اسحق وغیرہ کا مذہب ہے)

کہ محرم کو بحالت احرام نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ امام بخاری نے اسکا خلاف کیا۔ اور بصفحہ ۲۴۸ کتاب مذہب حنفیہ کے موافق یہ دعوے کیا ہے کہ محرم کو نکاح کرنا جائز ہے	باب تزویج المحرم (بخاری ص ۲۴۸) قال الکوفیون یجوز للمحرم ان یتزوج (قسطلانی صفحہ ۳۵۳ جلد ۳) و قال مالک والشافعی واحمد واسحق لا یجوز للمحرم ان ینکح (عینی شرح بخاری)

اس مخالفت کے نظائر اس کتاب صحیح بخاری میں ایک دو نہیں بیسوں ہیں ان نظائر کے ناظرین کو اس اندرونی شہادت میں کوئی اشتباہ نہیں رہ سکتا۔ اور ان نظائر کو دیکھکر کوئی منصف مزاج یہہ نہیں کہہ سکتا کہ امام بخاری امام شافعی کا مقلد تہا۔

یہہ مسلم ہے کہ امام بخاری کو بہت مسائل میں امام شافعی کی رائے سے اتفاق ہی ہے مگر چونکہ بہت مسائل میں ان سے اختلاف بھی ہے لہذا اس امر کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ بنظر مسائل اتفاقیہ ان کو امام شافعی کا مقلد سمجہا جاوے اور بنظر مسائل اختلافیہ انکو تارک تقلید امام شافعی خیال نکیا جاوے یہ ترجیح بلا مرجح ہے جسپر کوئی اہل عقل و انصاف اقدام نہیں کرسکتا۔

بیرونی شہادت کا بیان

© rasailojaraid.com

بہت سے اکابر ائمہ سلف نے امام بخاری کو فقیہ یعنے مجتہد تسلیم کیا ہے ۔ اور علماء مقلدین سے نکالدیا ہے ۔ اس مقام مین از انجملہ چند علماء کے اقوال مقدمہ فتح الباری شرح صحیح بخاری سے نقل کیے جاتے ہین ۔

امام ابو مصعب‡ نے فرمایا ہے امام محمد بن اسمعیل بخاری ہمارے خیال مین

حدثنا حاشد بن اسمعیل قال لی ابو مصعب احمد بن ابی بکر الزهری محمد بن اسمعیل افقه عندنا وابصر بالحدیث من احمد بن حنبل فقال له رجل من جلسائه جاوزت الحد فقال له ابو مصعب لو ادرکت مالکا ونظرت الی وجهه ووجه محمد بن اسمعیل لقلت کلاهما واحد فی الحدیث والفقه (مقدمہ فتح الباری صفحہ ۵۶۱)

امام احمد بن حنبل سے بڑھکر مجتہد اور عارف حدیث ہین ۔ اسپر کسی نے اعتراض کیا کہ اس مین آپنے مبالغہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اگر مین امام مالک کا زمانہ پاتا اور ان دونو اماموں (مالک و بخاری) کو دیکھتا تو کہتا کہ یہ دونو اجتہاد‡ اور حدیث مین برابر ہین ۔

قتیبہ بن سعید نے فرمایا ہے کہ مین مجتہدون ۔ زاہدون اور عابدون کا

وقال قتیبة بن سعید جالست الفقهاء والزهاد والعباد فما رأیت منذ عقلت مثل محمد بن اسمعیل وهو فی زمانه کعمر فی الصحابة وعن قتیبة ایضاً قال لو کان محمد ابن اسمعیل فی الصحابة لکان آیة وقال محمد بن یوسف الهمدانی کنا عند قتیبة فجاء رجل

ہم نشین رہا ہون مینے جب سے ہوش سنبھالا ہے محمد بن اسمعیل (بخاری) جیسا کسیکو نہین پایا وہ اپنے زمانہ مین ایسے تھے جیسے صحابہ مین حضرت عمر اور فرمایا کہ اگر امام بخاری صحابہ کے زمانہ مین ہوتے تو (قدرت خداوندی کے) ایک نشان ہوتے

‡ ابو مصعب اور بقیہ اشخاص جن سے ہمنے بخاری کی توصیف نقل کی ہے اور وہ ائمہ جن سے بخاری کو انہون نے افضل کہا ہے سب سب امام بخاری کے استاد ہین ۔ اور اکثر ان مین مجتہد ۔

‡ [illegible] (صفحہ ۲۴۴)

شعرانی یقال لہ ابو یعقوب فسالہ عن محمد بن اسمعیل فقال یا ھولاء نظرت فی الحدیث ونظرت فی الرأے وجالست الفقہاء والزہاد والعباد ما رأیت منذ عقلت مثل محمد بن اسمعیل البخاری قال وسئل قتیبۃ عن طلاق السکران فدخل محمد بن اسمعیل فقال قتیبۃ للسائل ھذا احمد بن حنبل واسحق بن راھویہ وعلی بن المدینی قد ساقہم اللہ الیک واشار الی البخاری۔

(در ۱۵۶ھ و ۲۶۵ھ)

ایک روایت مین قتیبہ سے

یہہ منقول ہے کہ مین حدیث مین نظر رکہتا ہون اور اجتہادات بہی دیکہتا ہون اور مجتہدون زاہدون عابدون کا ہم نشین رہا ہون مینے بخاری جیسا کسیکو نہین پایا قتیبہ سے کسینے نشہ والے کی طلاق کا مسئلہ پوچہا تو آپ نے سائل کو امام بخاری کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ یہہ (امام بخاری) احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ اور علی بن مدینی ہین خدا اُن کو تیرے پاس لے آیا ہے (یعنی یہ مسئلہ ان سے دریافت کرلے)

وقال یعقوب بن ابراھیم الدورقی ونعیم بن حماد الخزاعی محمد بن اسمعیل البخاری فقیہ ھذہ الامۃ وقال بندار محمد بن بشار ھو افقہ خلق اللہ فی زماننا وقال الفربری سمعت محمد بن ابی حاتم یقول سمعت حاشد بن اسمعیل یقول کنت بالبصرۃ فسمعت بقدوم

امام یعقوب بن ابراہیم اور نعیم بن حماد خزاعی

نے کہا ہے امام بخاری اس امت محمدیہ کے ایک مجتہد تہے امام بندار محمد بن بشار نے کہا ہے کہ امام بخاری ہمارے زمانہ کے سب لوگون سے بڑہکر مجتہد تہے ایک دفعہ امام بخاری بصرہ مین آئے۔ تو امام محمد بن بشار نے کہا کہ آج مجتہدون کے سردار اس شہر مین داخل

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

محمد بن اسمٰعیل فلما قدم قال محمد بن یحییٰ دخل الیوم سید الفقہاء (ر ر صفحہ ۵۶۹)

ہوئے ہین

امام اسحٰق بن راہویہ کی امام بخاری نے ایک حدیث مین غلطی نکالی

قال حاشد بن اسمعیل رأیت اسحٰق بن راھویہ جالساً علی المنبر والبخاری جالس معہ واسحٰق یحدث فمر بحدیث فانکرہ محمد فرجع اسحٰق الی قولہ وقال یا معشر اصحاب الحدیث انظروا الی ھذا الشاب واکتبوا عنہ فانہ لو کان فی زمان الحسن بن ابی الحسن البصری لاحتاج الیہ لمعرفتہ بالحدیث وفقہہ + + + +

وقال البخاری کنت عند اسحٰق بن راھویہ فسئل عمن طلق ناسیاً فسکت طویلاً متفکرا فقلت اما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ تجاوز عن امتی ماحدثت بہ انفسہا مالم تعمل بہ اوتکلم وانما یراد مباشرۃ ھو کان الثلث العمل والقلب والکلام

تو امام اسحٰق نے مان لی اور فرمایا ای گروہ اہلحدیث اس نوجوان کو دیکھو اور اس سے حدیث سنو یہہ شخص امام حسن بصری کے زمانہ مین ہوتا تو وہ بھی حدیث کی پہچان اور اجتہاد مین اس کے محتاج ہوتے۔ ایک دفعہ امام اسحٰق سے کسی نے حالت نسیان مین طلاق دینے کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے فکر و تامل مین سکوت فرمایا امام بخاری یہہ حدیث نبوی کہ خدا تعالے نے میری امت کی ان باتون سے درگذر فرمایا ہے جو ان کے دل مین گزرین جب تک کہ وہ انکو عمل اور کلام مین نہ لاوین سنا کر کہا کہ اس حدیث مین اسی فعل کو معتبر ٹھہرایا ہے جو دل سے اور ارادہ سے ہو اور جب نسیان

© rasailojaraid.com

والقلب وهذا لم يعتقد بقلبه فقال اسحق ثبتني قوالك الله وافتى به - (مقدمة فتح الباري ص۵۰۴)

کی حالت مین ارادہ نہین تو طلاق کیونکر واقع ہو سکتی ہے۔ امام اسحق نے فرمایا تو نے مجھے سدد دی خدا تجھ مدد دے۔ اور پھر اُس کے موافق فتویٰ دیا۔

اور امام علی بن حجر نے فرمایا کہ خراسان مین تین ہی شخص ہوئے ہین۔ ان مین امام بخاری

وقال علي بن حجر اخرجت خراسان ثلاثة البخاري فبدأ به وقال وهو ابصرهم واعلمهم بالحديث وافقههم فقال لا اعلم احدا مثله وقال احمد بن اسحق السرماري من اراد ان ينظر الى فقيه بحقه وصدقه فلينظر الى محمد بن اسمعيل (مقدمہ فتح الباری ص۵۰۴)

کو ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ ان سب سے بڑے صاحب بصیرت بڑا عالم اور مجتہد تھے مین ایسا کسی کو نہین جانتا۔ اور امام احمد بن اسحق سرماری نے فرمایا ہے کہ جو شخص ٹھیک اور سچے مجتہد کو دیکھنا چاہیے وہ امام بخاری کو دیکھے۔ اس قسم کے اقوال ائمہ سلف کے امام ابن کثیر نے بھی تاریخ البدایہ والنہایہ مین امام بخاری کے حق مین نقل کیے ہین جو ہمارے رسالہ منح الباری مین منقول ہین۔

ان دونو شہادتون (اندرونی و بیرونی) سے کس و ناکس کو جو فہم و انصاف سے بے بہرہ نہو قطعاً و یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ امام بخاری امام شافعی کے مقلد نہ تھے۔ بلکہ وہ اپنے فہم و اجتہاد سے حدیث پر عمل و استدلال کرتے تھے۔

یہہ تفصیل ہمارے دعوے اول کے ثبوت کا کافی ہے۔ ان ائمہ کے علاوہ اہل حدیث سلف مین اور بہت لوگ گذرے ہین جو کسیکے مقلد نہ تھے انکا ہم ایک اجمالی نقشہ دکھاتے ہین جسمین صرف ان کے نام اور سنہ وفات یا پیدایش اور مختصر الفاظ جو ان کے حق مین کہے گئے ہین درج ہونگے ان کے تفصیلی حالات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بحوالہ کتب معتبرہ ہم اُسوقت بتائینگے جب ہمارے دعوی کے مخالفین تفصیل معروضہ بالا کو ناکافی سمجھکر اسکا شافی جواب دینگے ۔

وہ نقشہ یہ ہے

نمبر	نام	سنہ وفات یا پیدائش	مختصر الفاظ جو ان کے حق مین لکھے گئے
۱	محمد بن جریر طبری مشہور شافعی	پیدائش سنہ ۲۲۴ھ	آپ کسی کے مقلد نہ تہے اپنا مذہب مستقل رکھتے جس کے بہت لوگ پیرو تہے ۔
۲	یحیی بن یحیی صمودی مشہور مالکی	وفات سنہ ۲۳۴	آپ مذہب امام مالک کی مخالف فتوی دیدیا کرتے تہے ۔
۳	دارمی مشہور شافعی	وفات سنہ ۳۷۵	آپ مذہب امام شافعی کے مخالف فتوی دیتے کوئی کوئی معترض ہوتا کہ یہہ فتوی تو مذہب شافعی کے مخالف ہیں تو آپ فرماتے تجہپر افسوس ہے یہہ تو حدیث کا فتوی ہے ۔ کبہی سائل سے یہ کہتے کہ تو امام شافعی کا قول پوچہتا ہے یا جو میرے خیال مین ہے ۔
۴	حافظ ابن حزم مشہور ظاہری	پیدائش سنہ ۳۸۴	آپ تقلید کو برا کہنے مین ضرب المثل ہین انکا فی الجملہ حال ہماری پرچہ نمبر ۶ مین بیان ہوچکا ہے ۔
۵	حافظ ابن مندہ مشہور حنبلی	وفات سنہ ۴۷۰	آپ عامل بالحدیث تہے اور تارک اقوال مخالف حدیث ۔
۶	ہروی مشہور حنبلی	وفات سنہ ۴۸۱	آپ اہلحدیث کے مذہب پر تہے اور اتباع مین عبد اللہ بن المبارک کی مثل ۔
۷	ابو الوفا مشہور حنبلی	وفات سنہ ۵۱۳	آپ فرماتے پیروی دلیل اچہی ہے نہ پیروی امام احمد
۸	مغافری مشہور مالکی	وفات سنہ ۵۴۳	آپ تارک تقلید تہے اور اصول (کتاب و سنت) سے فروع نکالتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نمبر	نام	سنہ وفات یا پیدائش	مختصر الفاظ جو اُنکے حق مین کہے گئے
۹	ساغانی	سنہ وفات ۵۴۶	آپ مذہب اہلحدیث کی موافق فتوی دیتے
۱۰	محی الدین ابن عربی صاحب فتوحات	سنہ وفات ۶۳۸	آپ اتباع حدیث اور ترک تقلید مین بے نظیر تھے اور علم حدیث کا ایک ایسا دریا جسکا کنارہ نظر نہین آتا اور قیاس کے منکر
۱۱	ابو شامہ مشہور شافعی	سنہ وفات ۶۶۵	آپنے مذمت تقلید و ترغیب اتباع مین ایک مستقل کتاب تالیف فرمائی ہے جسکا نام "الکتاب المؤمل فی الرد الی الامر الاول" ہے اور اُسکی عبارتین ہمارے ضمیمہ نمبر ۱ و ۲ جلد ۳ مین منقول ہین۔
۱۲	شیخ ابن تیمیہ مشہور حنبلی	سنہ وفات ۷۲۸	آپکا تارک تقلید و باجتہاد خود عامل بالحدیث ہونا آپکی نام سے زیادہ مشہور ہے
۱۳	شیخ ابن القیم مشہور حنبلی	سنہ وفات ۷۵۱	" " "
۱۴	محمد بن ابراہیم وزیر مشہور زیدی	سنہ پیدائش ۷۷۵	آپ عامل بالحدیث اور تارک تقلید تھے کسی مذہب زیدی وغیرہ کے مقلد نہ تھے
۱۵	جلال الدین محلی مشہور شافعی	سنہ وفات ۸۶۴	آپ جس شخص کے پاس حق پاتے اس کیطرف رجوع کرتے شافعی مذہب کے ملتزم نہ تھے
۱۶	شہاب الدین منزلادی	سنہ وفات ۹۵۱	آپ کتاب و سنۃ پر عمل کرتے اور سنی محمدی کہلاتے
۱۷	مقبلی صنعانی	سنہ پیدائش ۱۰۴۷	آپ اصحاب رسول اللہ کے مسلک پر تھے (جو بجز رسول اللہ کسیکا اتباع نکرتے) اور تقلید کے ایسے تارک تھے کہ اسکے سبب مقلدین نے اُنپر کفر کے فتوی لگائے جن سے وہ بحکم سلطان روم امتحان کے بعد بری کیے گئے
۱۸	کوکبانی	سنہ پیدائش ۱۱۳۵	کسی کے مقلد نہ تھے باجتہاد خود عمل کرتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نمبر	نام	سنہ پیدایش یا وفات	مختصر الفاظ جو ان کے حال مین کہہ گئے
۱۹	زبیدی مشہور حنفی	۱۱۵۹ سنہ پیدایش	آپ فرماتے میرا دین وہ نہین ہے جو امام ابوحنیفہ اور ان کے شاگردون کا قول ہے اگر وہ حدیث صحیح کے مخالف ہو ۔
۲۰	علی بن عبد اللہ صنعانی	۱۱۶۵ سنہ پیدائش	کسی کے مقلد نہ تھے حدیث پر عمل کرتے ۔
۲۱	عبد اللہ بن لطف اللہ صنعانی	سنہ وفات ۱۱۷۲	تقلید سے سخت متنفر تھے ۔
۲۲	عبد الرحمن بن احمد صنعانی	۱۱۸۰ سنہ پیدائش	کسی کے مقلد نہ تھے ۔ خود حدیث پر عمل کرتے ۔
۲۳	امام محمد بن علی شوکانی	سنہ وفات ۱۲۵۰	آپ کسی کے مقلد نہ تھے باجتہاد خود حدیث پر عمل و استدلال کرتے آپ کے زمانہ مین اور اسکے بعد آپ کی شاگردون مین ایسے بہت لوگ ہوئے ہین جو کسی کے مقلد نہ تھے ۔ باجتہاد خود عمل بالحدیث کرتے
۲۴ ۲۵	. . . . .	. . . . .	جیسے محمد بن احمد متوفی سنہ ۱۲۳۶ اور محمد بن حسن متوفی سنہ ۱۲۵۷ھ وغیرہ ۔

اس اجمالی نقشہ مین اور اس سے پہلے تفصیلی تمثیلات مین دوسری صدی سے لیکر تیرہوین صدی تک ہر زمانہ مین تارکین تقلید اور بلا واسطہ مجتہدین عاملین بالحدیث کا وجود ثابت ہوا ۔ اور اس سے پہلے نمبر ۱۲ جلد ۲ و نمبر ۱ جلد ۳ ضمیمہ اشاعۃ السنۃ مین ایک ایسی اجمالی فہرست دی گئی ہے جس سے پہلی صدی (زمانہ صحابہ) سے ترک تقلید ثابت ہوتی ہے ۔ اور اس سے پہلے ضمیمہ* نمبر ۱۰ جلد ۱ ۔ مین یہہ ثابت ہو چکا ہے کہ پہلی اور دوسری صدی مین کسی خاص مذہب کی تقلید کا نام

* اس ضمیمہ کی تہوڑی سی عبارت بصفحہ (۳۲۰) وغیرہ منقول ہوگی ۔

© rasailojaraid.com

وشایان نہ تھا۔ دوسری صدی کے بعد خاص خاص مذاہب کے اصول پر اجتہاد
کرنا شروع ہوا مگر ابھی چوتھی صدی تک تقلید محض کسی خاص مذہب کی شروع نہوئی
تھی۔ یہہ رسم چوتھی صدی کے بعد نکلی ہے۔ اور اس سے پہلے ہمارے رسالہ تبیان
میں (جو فتح الباری فی ترجیح صحیح البخاری کے ساتھہ ملحق ہے) اس امر کی خوب تفصیل
ہو چکی ہے ان سب مضامین کو غور وانصاف سے ملاخطہ کرنے کے بعد ہمارے دعوی
اول کے ثبوت مین کون شک کرسکتا ہے؟ اور کون کہہ سکتا ہے کہ ترک تقلید
نیا امر جو صرف اسوقت کے اہلحدیث مین پایا جاتا ہے۔ اہلحدیث سلف مین
یہہ امر پایا نہ جاتا تھا۔

اتنا بیان سنکر ہمارے نامہربان علاقی خوان اپنے اس سابق دعوی سے
کہ اہلحدیث سلف بھی نہ کسی مذہب کے مقلد تھے " دست بردار ہو جاوین اور اہلحدیث زمانہ
حال کو اہلحدیث سلف کے طریق سے مخالف بنانے اور ترک تقلید کے سبب سے نجدی وہابی
لامذہب ٹھہرانے کے لیے یہہ نیا دعوی کرین کہ محدثین سلف جنکا مقلد نہونا تمہاری
بیان سے ثابت ہوا ہے مجتہد تھے اس لیے وہ خود اجتہاد کرتے کسی کی تقلید نہ کرتے تھے
اس زمانہ کے اہلحدیث ہی لائق کہان ہین کہ وہ خود اجتہاد کرسکین اور مجتہدین کی تقلید
سے مستغنی ہون پھر وہ ترک تقلید مین اہل حدیث سلف کے طریق پر کیونکر ہوسکتے ہین اور
انکو بجز لامذہب ووہابی ونجدی کیا کہہ سکتے ہین؟

[illegible] انکا یہہ دعوی اسپر دلیل قائم ہونے سے پہلی لائق التفات وجواب نہین ہے
ولیکن چونکہ ہم مقام وصل مین ہین نہ فصل مین اور اپنے بھائیون سے ملاطفت چاہتے
ہین نہ مخاصمت لہذا اسکے جواب مین حسبۃً وللنصیحہ یہہ گذارش کرتے ہین کہ
ہر زمانہ مین (پہلا ہو خواہ پچھلا) دو قسم کے لوگ چلے آئے مین* عوام اور خواص۔
عوام (خواہ کسی زمانہ کے ہون) مجتہد ہوسکتے ہین نہ کسی مذہب کے مقلد انکا کسی مذہب

* اس بیان کی موید حجۃ اللہ البالغہ کی عبارت دعوی دوم کے شواہد قسم دوم مین منقول ہوگی بصفحہ (۳۲۷)

کی جانب منسوب ہونا اور حنفی شافعی کہلانا ایسا ہے جیسا اُن کا اَن پڑھ ہو کر کسی علم کیطرف
منسوب ہونا اور نحوی منطقی کہلانا اسی نظر سے محققین حنفیہ وغیرہ نے کہدیا ہے کہ عامی کا
کوئی مذہب نہین ہے انکا کسی مذہب کیطرف منسوب ہونا اور حنفی شافعی یا اہلحدیث کہلانا
صرف اس وجہ سے ہوتا ہے کہ ان کے علمار وقت جنکے فتوی پر وہ چلتے ہین ان مذہب کیطرف
منسوب ہین اور حنفی شافعی یا اہلحدیث کہلاتے ہین (اس مسئلہ کو ہم نمبر ۵ جلد ۴
ضمیمہ اشاعۃ السنہ مین بصفحہ ۱۳۲ بحوالہ معتبرات حنفیہ بخوبی ثابت کر چکے ہین) اور کہ
خواص علمار ہر زمانہ کے (پہلا ہو خواہ پچھلا) مجتہد بھی ہو سکتے ہین (جو کتاب و سنت کو
حنفی اور باریک مسائل نکال سکین) اور مقلد بھی (جو بلا امر اجتہاد و دلیل علمار سابقین کی
پیروی کرین) اور ان دونون قسمون کے ما بین قسم سوم (عاملین بظواہر کتاب و سنت)
بھی ہو سکتے ہین (جنکو نہ مجتہد کہا جا سکتا ہے نہ مقلد) - اس قسم سوم و قسم اول کے لوگ
پچھلے زمانون مین پہلے زمانون کی نسبت زیادہ ہو سکتی ہین - اگر وہ کتاب و سنت سے
استدلال کرنیکا قصد کرین - اور پچھلے زمانون مین اجتہاد اور عمل بالحدیث کے اسباب و آلات
پہلے زمانون کی نسبت زیادہ مہیا و میسر ہین (اس مضمون کو ہم ضمیمہ اشاعۃ السنہ [illegible]
نمبر ۱۲ جلد اول سے نمبر ۸ جلد ۲ تک ۲۴۱ صفحہ مین بحوالہ اصول و فروع ایسا
ثابت کر چکے ہین کہ اسمین کسی منصف کو مجال مقال نہین ہے - لہذا کوئی وجہ نہین [illegible]
زمانہ حال کے خواص اہلحدیث کو جو شبانہ روز درس قرآن و حدیث مین مشغول ہین اور [illegible]
یا بات معانی محدثین سابقین کتاب و سنت کے اسرار و لطائف بیان کرنے مین [illegible]
توجیہات سے متعارض احادیث باہم متوافق اور ناسخ کو منسوخ سے ممتاز کرتے ہین [illegible]
تقلید سابقین مین معذور نہ سمجھین اور انکو فہم و استنباط خود عمل بالحدیث کی اجازت نہ دین
اور اس ترک تقلید و عمل بالحدیث کے سبب ان کا لا مذہب یا غیر مقلد وغیرہ نام رکھین اور
اسکی کوئی وجہ ہے کہ اس زمانہ کے عوام اہلحدیث کو جو اپنے علمار وقت سے کوئی حدیث مسئلہ [illegible]

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یا اس کے موافق ان سے فتوے لیکر عمل کرتے ہین گروہ اہلحدیث مین داخل نہ سمجھا جائے
اور انکو عوام مقلدین کی مثل (جو اصل مذہب سے بالکل واقف نہین ہوتے صرف اپنے مذہب
کے علمار کی اتباع سے اس مذہب مین داخل سمجھے جاتے ہین) تسلیم نہ کیا جاوے۔
ہان بعض عوام کالانعام گروہ اہلحدیث مین ایسے بھی ہین جو اہلحدیث کہلانے کے مستحق
نہین۔ ان کو لامذہب بدمذہب ضال مضل جو کچھ کہدیا ہے بجا ہے وہ لوگ ہین جو نہ خود کتاب
و سنت کا علم رکھتے ہین نہ اپنے گروہ کے اہل علم کا اتباع کرتے ہین کسی سے کوئی حدیث سنکر
یا کسی اردو مترجم کتاب مین دیکھکر نہ صرف اسکے ظاہری معنے کے موافق (جو کسی سے سنتے ہین
یا اردو کتاب مین دیکھتے ہین) عمل کرنے پر صبر و اکتفا کرتے ہین۔ بلکہ اسمین اپنی خواہش نفس کے
موافق استنباط و اجتہاد بھی شروع کر دیتے ہین جسمین وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہین
اور اورون کو گمراہ کرتے ہین۔ ولیکن ان چند افراد کے فعل سے عام گروہ اہلحدیث پر
الزام قائم نہین ہوسکتا اور ان کی لامذہبی سے کل گروہ کو لامذہب کہنا انصاف نہین
ایسے بیقید و آزاد لوگ عوام مقلدین مذہب ہین بلکہ بعض انکے خواص متبعین مین بھی
ہین جو امام ابوحنیفہ و شافعی سب کے اقوال کو بالائے طاق رکھہ دیتے ہین۔ اور اپنی ہوائے
نفسانی پر عمل کر لیتے ہین۔ باینہمہ انکی اس بے دینی و آزادی کے سبب کل گروہ حنفیہ و شافعیہ
کو کوئی برا نہین کہتا۔ پس گروہ اہلحدیث کی بعض افراد کی آزادی سے کل گروہ اہلحدیث کو لامذہب کہنا کیونکر جائز ہے
بالجملہ گروہ اہلحدیث زمانہ حال کے خواص علمار اور انکے عوام اتباع ترک تقلید مذاہب خاص
مین ویسے ہی معذور ہین جیسے کہ محدثین سابقین۔ اور وہ عمل بالحدیث سے ویسے ہی مامور
و مجاز ہین جیسے کہ ائمہ محدثین۔ (گو تصحیح و تنقید احادیث مین یہہ وہ برابر نہین۔ وہ اس مین
بھی مجتہد تھے اور یہہ ان کے مقلد)[*] اب امید ہے کہ ہمارے علاقی اخوان مقلدین اپنے
نئے دعوی کو بھی واپس لے لینگے جیسے کہ وہ ایسی دعوی سابق کی ہم ان سے امید
کر چکے ہین اور بدوہ صاف اقرار کرینگے کہ تقلید اور عمل بالحدیث مین اہلحدیث زمانہ حال

[*] دیکھو ریویو رسالہ قول المتین بصفحہ (۲۲۵) رسالہ نمبر ۸ جلد ۸ - اشاعۃ السنۃ -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور زمانہ سابق مین مشہور ہوئے فرق نہین انکے لیے یہہ امور جائز تھے تو ان کے لیے بھی جائز ہین - لہذا یہہ لوگ بھی ویسے ہی اہلحدیث کہلانے کے مستحق ہین جیسے کہ وہ تھے - یہہ ان امور کے سبب لامذہب اور وہابی ونجدی کہلانے کے مستحق نہین ہین جیسیکہ وہ نہین -

دعوای دوم کے شواہد

ہمارے اس دعوی پر کہ محدثین سلف جو کسی مذہب حنفی یا شافعی کیطرف منسوب تھے صرف توافق رائے یا سابق حالت یا شہرت کی وجہ سے منسوب تھے درحقیقت وہ ان مذاہب کے مقلد نہ تھے "خود ان محدثین کے اقوال واعمال بھی شاہد ہین - اور اُن سے پچھلے علمائ کے اقوال بھی اسپر شاہد ہین ان دونو قسم کے شواہد کو اس مقام مین پیش کیا جاتا ہے

شواہد قسم اول

(۱) امام ابو جعفر طحاوی (جنکو لوگ حنفی مذہب کا مقلد سمجھتے ہین) کا قول ہے (چنانچہ

نقل الحافظ ابن حجر فی لسان المیزان عن الطحاوی انه قال او کل ما قال ابوحنیفة اقول به وهل یقلد الا غبی او عصبی وطارت هذه الکلمة بمصر حتی صارت مثلا (ایقاف علی سبب الاختلاف ملا محمد حیات سندہی مشہور حنفی)

حافظ ابن حجر نے لسان المیزان مین ان سے نقل کیا ہے) کہ کیا جو کچھہ امام ابوحنیفہ نے فرمایا ہے مین اسکا قائل ہون؟ - مقلد تو وہی ہوگا جو غبی (کند ذہن) ہوگا یا متعصب حافظ ابن حجر نے فرمایا ہے کہ امام طحاوی کا یہ قول مصر مین اڑ گیا اور ضرب المثل ہو گیا

امام طحاوی نے اس بات کو صرف زبانی کہنے پر اکتفا نہین کیا بلکہ اپنی کتاب شرح معانی

قال فی اول کتاب شرح الاثار - اذکر فی کل کتاب ما فیه الناسخ والمنسوخ وتاویل العلماء واحتجاج بعضهم علی بعض و اقامة الحجة لمن صح عندی قوله (ما ظوة الحق)

الآثار مین اسپر عمل کرکے بھی دکھا دیا ہے چنانچہ پہلے خطبہ کتاب مین کہا ہے کہ مین اس کتاب مین ناسخ ومنسوخ کو ذکر کرونگا اور علماء کی تاویلات کو اور ایک کے مقابلہ مین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دوسرے کے دلایل کو رد کرونگا اور جسکا قول میرے نزدیک صحیح ہوگا اوسپر دلیل قایم کرونگا۔

پھر اس کے موافق کئی جگہہ (جہان امام ابوحنیفہ کا قول مخالف دلیل پایا) صاف کہدیا ہے کہ اس باب مین جو امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے کہا ہے وہ باطل (یعنے غلط) ہے

ی ھذا ابو جعفر الطحاوی مع مبالغتہ المفرط فی نصرۃ المذھب اذا قامت الحجۃ علی ابی حنیفۃ تارۃ فی معانی الآثار یاتی بکلام حدیث ... فانہ فی بعض المواضع فما قال ابو حنیفۃ باطل (دراسات ص ۲۷۹ و ص ۸۳)

(۲ و ۳ و ۴) ابوبکر قفال و ابو علی و قاضی حسین (جو شافعی مذہب کے مقلد مشہور ہین) کا قول ہے کہ ہم لوگ امام شافعی کے مقلد نہین ہین ہماری راے انکی راے سے موافق ہوگئی ہے

قال القفال الشافعی و القاضی ابو علی الشافعی و القاضی حسین الشافعی لسنا مقلدین للشافعی بل وافق راینا رایہ (مختتم الحصول فاطو الحق)

(۵ و ۶) اسی مضمون کا ابو الوفا (مشہور حنفی) کا قول کہ دلیل کی پیروی واجب ہے نہ قول امام احمد کی اور زبیدی (مشہور حنفی) کا قول کہ مین امام ابوحنیفہ اور انکے شاگردون کے اقوال کا اگر وہ مخالف حدیث ہون مقلد نہین ہون نقشہ اجمالی مین منقول ہوچکا ہے۔

یہہ ان حضرات کی اقوال ہین۔ ان اقوال کے موافق جو ان سے عمل ہوا ہے اور جن مسائل مین انہون نے ائمہ مذاہب کا خلاف کیا ہے اسکی تفصیل ہم اس محل مین نہین کرسکتے اجمال پر کوئی صاحب اکتفا کرین تو اس عمل کے چند نظیرین حضرت شاہ ولی اللہ کے رسالہ عقد الجید مین ملاحظہ کرین۔

شواہد قسم دوم

(۱) شیخ عبد الوہاب شعرانی نے میزان کبرا کے صفحہ ۲۶ مین شیخ عبد القادر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فان قلت قد تقدم ان الولی الکامل لا یکون مقلدا وانما یاخذ علمه من العین التی اخذ منها المجتهدون مذاهبهم ونری بعض الاولیاء مقلدا لبعض الائمة فالجواب قد یکون ذلک الولی لم یبلغ الی مقام الکمال او بلغه ولکن اظهر تقلیده لا رفق تلک المسئلة بمذهب بعض الائمة ادبا معه حیث سبقه الی القول بها وجعله الله تعالی اماما یقتدی به واشتهر فی الارض دونه وقد یکون عمل ذلک الولی بما قال به ذلک المجتهد لاطلاعه علی دلیله لا عملا بقول ذلک المجتهد علی وجه التقلید له بل لموافقته لما ادی الیه کشفه فرجع تقلید هذا الولی للشارع لا لغیره وماثم ولی یاخذ علما الا عن الشارع ویحرم علیه ان یخطو خطوة فی شیء لا یری قدم نبیه امامه فیه وقد قلت مرة لسیدی علی الخواص رضی الله عنه کیف صح تقلید سیدی الشیخ عبد القادر الجیلی للامام احمد بن حنبل وسیدی محمد الحنفی الشاذلی للامام ابی حنیفة مع اشتهارهما بالقطبیة الکبری وصاحب هذا

جیلانی کے حنفی کہلانے اور شیخ شاذلی کے حنفی کہلانے۔ ایسا ہی اور اکابر اولیا اکثر خاص خاص مذاہب کی طرف منسوب ہونے کی یہی وجہ بیان کی ہے کہ وہ عام لوگوں میں اسی نام سے مشہور ہے تھے یا ان کی رائے کو ائمہ مذاہب کی رائے سے توافق ہوگیا تھا۔ یا لوگ ان کی سابق حالت کے قیاس سے انکو حنبلی شافعی کہتے تھے۔ یہی وجوہات ان محدثین اور مجتہدین کے حنفی شافعی کہلانے کے ہوسکتے ہیں گو ان کے مقلد نہونے کی وہ وجہ نہیں ہے جو امام شعرانی نے اولیاء اللہ کے مقلد نہونے کی وجہ ٹھرائی ہے کہ وہ کشف اور معائنہ باطنی سے اصل چشمہ شریعت سے احکام اخذ کرتے تھے۔ بلکہ ان کے مقلد نہونے کی وجہ یہہ ہے کہ وہ ظاہری علم سے ادلہ شریعت پر خود نظر رکھتے تھے

حضرت شاہ ولی اللہ کے توافق رائے

اور اتحاد طریق اجتہاد کے سبب اہل حدیث اور اہل اجتہاد کا حنفی شافعی کہلانا اور

© rasailojaraid.com

المقام لا یکون مقلداً الا للشارع وحده قال رضی اللہ عنہ قد یکون ذلک منھما قبل بلوغھما الی مقام الکمال ثم لما بلغا الیہ استصحب الناس ذلک اللقب فی حقھما مع خروجھما عن التقلید انتھی

فاعلم ذالک (میزان کبریٰ صفحہ ۲۲)

اور طبقات حنفیہ و شافعیہ میں شمار کیا جاتا اور اسی وجہ سے امام بخاری۔ بیہقی نسائی وغیرہ کا شافعی مشہور ہونا معہ تفصیل سے بیان کیا ہے اپ کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں صفحہ ۱۵۷ فرماتے ہیں جان لے کہ چوتھی صدی سے پہلے لوگ کسی ایک مذہب کی تقلید محض پر

باب حکایۃ حال الناس قبل المائۃ الرابعۃ وبعدھا

اعلم ان الناس کانوا قبل المائۃ الرابعۃ غیر مجتمعین علی التقلید الخالص لمذھب واحد بعینہ۔ قال ابو طالب المکی فی قوت القلوب ان الکتب والمجموعات محدثۃ والقول بمقالات الناس والفتیا بمذھب الواحد من الناس واتخاذ قولہ والحکایۃ لہ من کل شئ والتفقہ علی مذھبہ لم یکن الناس قدیماً علی ذلک فی القرنین الاول والثانی انتھی۔ اقول وبعد القرنین حدث فیھم شئ من التخریج غیر ان اھل المائۃ الرابعۃ لم یکونوا مجتمعین علی التقلید الخالص علی مذھب واحد والتفقہ لہ والحکایۃ لقولہ کما یظھر من التتبع بل کان فیھم العلماء

متفق نہ تھے ابو طالب مکی نے (کتاب) قوت القلوب میں کہا ہے کہ کتابیں اور تالیفات سب پیچھے کر نکلے ہیں اور لوگوں کے اقوال سے قائل ہونا اور ایک شخص کے مذہب پر فتویٰ دینا اور ہر امر میں اسی کے قول کو تھام رکھنا اور اسکو نقل کرنا اور اسی کے مذہب پر اجتہاد کرنا ان سب قدیمی لوگ پہلو اور دوسرے زمانہ کے نہ تھے۔ میں (مصنف حجۃ اللہ) کہتا ہوں کہ ان زمانوں کے بعد کچھ کچھ تخریج شروع ہوئی۔ پر چوتھی صدی کے لوگ کسی ایک مذہب کی تقلید محض اور اسی کے مذہب پر اجتہاد کرنے اور اسی کی کلام کو نقل کرنے پر نہ تھے چنانچہ انکے حالات ٹٹولنے سے معلوم ہوتا ہے بلکہ ان میں دو قسم کے لوگ تھے (خاص) علماء اور عام لوگ تمام

© rasailojaraid.com

و العامة ۔ وکان من خبر العامة انہم
کانوا فی المسائل الاجماعیة التی لا اختلاف
فیما بین المسلمین او جمهور المجتهدین
لا یقلدون الا صاحب الشرع و کانوا
یتعلمون صفة الوضوء و الغسل و الصلوٰة
و الزکوٰة و نحو ذلک من آبائهم او معلمی
بلدانهم فیمشون حسب ذلک و اذا
وقعت لهم واقعة استفتوا فیها ای مفتی
وجدوا من غیر تعیین مذهب و کان
من خبر الخاصة انه کان اهل الحدیث
منهم یشتغلون بالحدیث فیخلص الیهم
من احادیث النبی صلی الله علیه وسلم
و آثار الصحابة ما لا یحتاجون معه الی شیٔ
آخر فی المسئلة من حدیث مستفیض
او صحیح قد عمل به بعض الفقهاء و لا عذر
لتارک العمل به او اقوال متظاهرة لجمهور
الصحابة و التابعین مما لا یحسن مخالفتها
فان لم یجد فی المسئلة ما یطمئن به
قلبه لتعارض النقل و عدم وضوح الترجیح
و نحو ذلک رجع الی کلام بعض من مضی
من الفقهاء فان وجد قولین اختار

لوگون کا تو یہہ حال تہا کہ وہ ان مسائل اتفاقیہ
مین (جنہین تمام مسلمانون یا جمہور مجتہدون کا
اختلاف نہین) بجز صاحب شریعت (آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم) کسی کی تقلید نہ کرتے وہ
وضو و غسل و نماز و زکوٰۃ وغیرہ اپنی بزرگوار
یا استادون سے سیکھتے اور اسپر چلتے ۔ اور
جب انکو کوئی (اور) واقعہ پیش آتا تو ہر
مین جس مفتی کو پاتے فتوی پوچھہ لیتے بجز
اسکے کہ کوئی مذہب خاص معین کرتے اور
خاص علماء کا یہ حال تہا کہ انمین اہلحدیث
تو حدیث سے مشغول رہتے ۔ پس انکو احادیث
نبویہ و آثار صحابہ اس قدر پہنچ جاتے جنکے
ہوتے وہ کسی مسئلہ مین کسی اور قول و اجتہادی
بات کے محتاج نہ ہوتے یا انکو اقوال جمہور صحابہ
و تابعین ایکدوسرے کے مؤید جنکی مخالفت
پسندیدہ نہ ہو پہنچ جاتے اور اگر کسی مسئلہ
مین ایسی حدیث یا اثر نہ پاتے تو بعض مجتہدین
سابق کے اقوال کیطرف مراجعت فرماتے
اور اگر اقوال مجتہدین مین بہی اختلاف پاتے
تو ان مین جس قول کو زیادہ مضبوط دیکھتے
عمل مین لاتے ۔ اہل مدینہ کا ہو خواہ کوفہ کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

او فقههما سواء كان من اهل المدينة او من اهل الكوفة. وكان اهل التخريج منهم يخرجون فيما لا يجدونه مصرحا ويجتهدون في المذهب وكان هؤلاء ينسبون الى مذهب اصحابهم فيقال فلان شافعي وفلان حنفي وكان صاحب الحديث ايضا قد ينسب الى احد المذاهب لكثرة موافقته به كالنسائي والبيهقي ينسبان الى الشافعي فكان لا يتولى القضاء والافتاء الا مجتهد ولا يسمى الفقيه الا مجتهدا ثم بعد هذه القرون كان ناس آخرون ذهبوا يمينا وشمالا وحدث فيهم امور (حجة الله البالغة)

اور اہل تخریج (بات سے بات نکالنے والے) جس مسئلہ میں مجتہدین کا صریح قول نہ پاتے اسکو انکے اقوال و اشارات سے (بحسب تفصیل سابق) نکال لیتے اور مذہب میں اجتہاد کرتے۔ یہہ لوگ انہیں اماموں (جنکے اقوال سے تخریج مسائل کرتے ہیں) کیطرف منسوب کئے جاتے تھے کسیکو شافعی کہا جاتا کسی کو حنفی۔ اور اہلحدیث بھی کبھی کسی مذہب کیطرف کثرت توافق رائے کے سبب سے منسوب کئے جاتے تھے جیسا کہ نسائی اور بیہقی امام شافعی کیطرف منسوب تھے اسوقت قاضی و مفتی بجز مجتہد کے کوئی نہ ہوتا اور نہ غیر مجتہد کو کوئی فقیہ کہلاتا ان زمانوں کے بعد ایسے لوگ ہوئے جو داہنے بائیں چل نکلے اور ان میں کئی امر پیدا ہو گئے۔

اور آپنے رسالہ الانصاف فی بیان اسباب الاختلاف میں فقیہ ابن زیاد یمنی شافعی سے امام بلقینی کا مجتہد منتسب المنسوب بمذہب شافعی ہونا نقل کرکے فرمایا ہے

قال بعد ذكر البلقيني وغيره من المجتهدين المطلقين المنتسبين ومعنى انتسابهم الى الشافعي انه جرى على طريقته في الاجتهاد واستقراء الادلة وترتيب بعضها على بعض ووافق اجتهاده اجتهاده واذا خالف احيانا لم يبال بالمخالفة ولم يخرج عن طريقته

کہ مذہب شافعی کیطرف انکا منسوب ہونا یہہ معنے رکھتا ہے کہ طریق اجتہاد اور تلاش و ترتیب دلائل میں انکا اجتہاد امام شافعی کے اجتہاد کے موافق ہو گیا تھا کبھی وہ اس کے مخالف بھی ہوتا تو اسکی وہ پروا نہ کرتے اور اس مخالفت کے سبب وہ امام شافعی کے

© rasailojaraid.com

الا فی مسائل وذلک لا یقدح فی دخولہم فی مذہب الشافعی ومن ہذا القبیل محمد بن اسمعیل البخاری فانہ معدود فی طبقات الشافعیۃ وممن ذکرہ فی طبقات الشافعیۃ تاج الدین السبکی وقال انہ تفقہ بالحمیدی وتفقہ الحمیدی بالشافعی واستدل شیخنا العلامۃ علی دخول البخاری فی الشافعیۃ بذکرہ فی طبقاتہم وکلام النووی شاہد لہ (رسالہ الانصاف نقلا عن فتاوی الفقیہ بن زیاد مختصرا)

طریق سے خارج نہ سمجھے جاتے۔ اسی طرح امام محمد بن اسمعیل بخاری تھے جنکو سبکی نے طبقات شافعیہ میں شمار کیا ہے۔ اور اس سے ہمارے استاذ نے امام بخاری کا شافعی ہونا ثابت کیا ہے اور امام نووی کا کلام بھی اس پر شاہد ہے

اسکے بعد جناب شاہ صاحب نے کتاب انوار سے نقل کیا ہے کہ شافعی وحنفی ومالکی و

ومن شواہد ما ذکرنا ایضا ما فی کتاب الانوار حیث قال والمنتسبون الی مذہب الشافعی وابی حنیفۃ ومالک واحمد اصناف احدہا العوام وتقلیدہم للشافعی متفرع علی تقلید المیت والثانی البالغون الی رتبۃ الاجتہاد والمجتہد لا یقلد مجتہدا وانما ینسبون الیہ لجریہم علی طریقتہ فی الاجتہاد واستعمال الادلۃ وترتیب بعضہا علی بعض والثالث المتوسطون وہم الذین لم یبلغوا رتبۃ الاجتہاد لکنہم وقفوا علی اصول الامام وتمکنوا من قیاس ما لم یجدوہ منصوصا علی ما نص علیہ وہؤلاء مقلدون لہ (الانصاف نقلا عن الانوار)

حنبلی کہلانیوالے لوگ کئی قسم ہیں اول عام لوگ۔ انکا شافعی وغیرہ کہلانا مسئلہ تقلید میت کی فرع ہے (جسکو بعض جائز کہتے ہیں بعض ناجائز پھر جائز کہنے والے عوام کو برائے نام مقلد امام مانتے ہیں اور درحقیقت انکو علماء وقت کا مقلد سمجھتے ہیں) قسم دوم وہ لوگ جو رتبہ اجتہاد کو پہنچ چکے ہیں۔ وہ لوگ امام شافعی وغیرہ کے مقلد نہیں کیونکہ ایک مجتہد دوسرے کا مقلد نہیں ہوتا۔ انکا شافعی حنفی کہلانا صرف اس لئے ہے کہ وہ طریق اجتہاد اور ترتیب واستعمال دلائل میں انکی چال چلتے ہیں قسم سوم

© rasailojaraid.com

ان دو نو قسم کے بیچ کے لوگ ہین یہہ وہ ہین جو نہ محض عامی ہین نہ رتبہ اجتہاد کو پہونچے ہین ولیکن وہ اصول امام سے واقف ہین اور امام کے اقوال سے وہ باتین نکال سکتے ہین جو امام نے نکلی ہون۔ یہہ لوگ امام کے مقلد ہین۔ (یعنے گو مجتہد فی المذہب کہلاتے ہین)۔

اسکے بعد آپنے مجتہد کے اقسام ثلثہ (مجتہد مستقل مجتہد منتسب مجتہد فی المذہب) بیان کیے ہین جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مجتہد منتسب (منسوب بمذہب غیر) اس مذہب کا مقلد نہین ہوتا جس مذہب کیطرف وہ منسوب ہوتا ہے۔

آپ فرماتے ہین مجتہد مطلق کبھی خود مستقل ہوتا کبھی منتسب۔ مجتہد مستقل اور مجتہدون سے تین وصف سے ممتاز ہوتا ہے اول اصول وقواعد بنانا جنکے ذریعہ سے کتاب وسنت سے احکام ومسائل کا استنباط ہوتا ہے دوم احادیث وآثار کو جمع کرکے ان کے مواضع استنباط احکام کو جاننا۔ اور متعارض احادیث کو باہم متفق کرنا۔ انمین تاویل کرکے یا ایک کو دوسرے پر ترجیح دیکر۔ سوم نئے مسائل استنباط کرنا جو پہلے مجتہدون نے استنباط نکیے ہون

مجتہد منتسب پہلی وصف مجتہد مستقل کیلیے مسلم سمجھتا ہے اسکے بنائے ہوئے قواعد بنظر دلائل نہ بتقلید محض (تسلیم کرلیتا ہے۔ از خود نئے قواعد نہین بناتا اور دو دوسری وصفون مین وہ مجتہد مستقل کا ہمسر ہوتا ہے یعنی احادیث وآثار کو جمع کرتا ہے اور انمین تطبیق وترجیح وغیرہ عمل مین لاکر

قال رحمه الله تعالى اعلم ان هذا المجتهد قد يكون مستقلا وقد يكون منتسبا الى المستقل والمستقل من لمتاز عن سائر المجتهدين بثلاث خصال احدها ان يتصرف فى الاصول والقواعد التى يستنبط منها الفقه وثانيها ان يجمع الاحاديث والآثار فيحصل احكامها ويتنبه لما خذ الفقه منها ويجمع مختلفاتها ويرجح بعضها على بعض ويعين بعض محتملاتها وثالثها ان يفرع التفاريع التى ترد عليه مما لم يسبق بالجواب فيها من القرون المشهود لها بالخير والمجتهد المنتسب هو المقتدى المسلم له فى الخصلة الاولى الجارى مجراه فى الخصلة الثانية والمجتهد فى المذهب هو الذى سلم منه الاولى والثانية وجرى مجراه فى التفاريع

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علی منہاج. تقاریجہ (انصاف مختصر اغایۃ الاختصار)	موانع استنباط احکام کو جانتا ہو (وعلی ہذا القیاس

ی) وصف سوم مین وہ اسکا ہمسر ہوتا ہے) اور جو مجتہد فی المذہب (قسم سوم) کہلاتا ہے وہ پہلی اور دوسری

(دونو صنف) مجتہد مستقل کے لیے مسلم سمجھتا ہو صرف وصف سوم مین وہ اسکا ہمسر ہوتا ہے۔

ناقل ایڈیٹر کہتا ہو۔ مجتہد منتسب مجتہد مستقل کا مقلد نہین ہوتا صرف دلائل کی نظر سے اسکی اصول وقواعد کو

تسلیم کرتا ہو اور اسکی رای کو مجتہد مستقل کی رائے سے توافق ہوجاتا ہے تو اسکا لازمہ یہہ ہو کہ کہین نہ

کہین اسکی رای کو اسکی رای سے تخالف بھی ہوگا اور کسی دوسرے مجتہد کی رای سے توافق اسے یہ ثابت

ہوا کہ کسی خاص مذہب یا مجتہد کیطرف کسی مجتہد منتسب کا منسوب ہونا اکثر مسائل مین توافق کی نظر سے

ہے بعض مسائل کی نظر سے اسکو دوسری مذہب یا مجتہد کیطرف جس سے ان مسائل مین اسکو توافق ہو منسوب کرنا

بھی صحیح ہے اور ایک مجتہد منتسب کو حنفی شافعی حنبلی مالکی سب کچہ کہنا جائز ہو اور مجتہد منتسب خود تو

صرف دلیل کا پیرو ہوتا ہے خواہ کسی کے پاس ملے نہ کسی خاص مجتہد یا مذہب کا پس اہل مذاہب اسکو اپنے

مذہب کا پیرو سمجھتی ہین اور اپنی طبقات مین داخل کر لیتے ہین اسی خیال سے امام بخاری ونسائی

وغیرہ شافعی بنائی گئے ہین حقیقت مین وہ امام شافعی کے پیرو و پابند ومقلد نہ تھے ان دونو قسم

کے شواہد کی شہادت سے امید ہو ناظرین منصفین کو یقین ہوگا کہ اہلحدیث سلف کی حنفی شافعی

کہلانے سے انکا مقلد مذہب حنفی یا شافعی ہونا ثابت نہین ہوتا۔ جس ہمارا دعوی دوم ثابت ہو

جیسا کہ شواہد دعوای اول سے دعوای اول ثابت ہوچکا ہو۔ اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہین اور

اسکی خاتمہ پر اپنے علاقی اخوان مقلدین کیخدمت مین بادب وانکسار ملتمس ہین کہ ہماری بیان سے

انکو اپنی غلطی خیال کا علم ویقین ہو تو وہ زمانہ حال کے اہلحدیث کی اہلحدیث کہلانے پر شگفتہ خاطر ہون

اور اگر وہ ہماری بیان کو غلط سمجھین اور ان لوگونکو بجائے اہلحدیث نجدی وہابی کہنے کی کوئی اور وجہ

موجود رکھتے ہین تو ہمکو اسپر مطلع فرما دین ہم اسکو اپنے اسی رسالہ مین بخوشی درج کرینگے

اور اسپر مناسب ریویو کرینگے۔ مگر اسکی ساتھہ اتنی عنایت ضرور کرین کہ اپنے بیانمین سخت کلامی اور

درشتی سے پیش نہ آوین شائستہ کیطرح ملاطفت اور نرمی سے کام لین۔ واللہ الموفق والمعین

© rasailojaraid.com